امام مہدی عج

تالیف:

علی محمد علی دُخیل

ترجمہ:

سید تلمیذ حسنین رضوی

امام مہدی علیہ السّلام

تالیف:

علی محمد علی دُخیّل

ترجمہ:

سیّد تلمیذ حسنین رضوی

نشر دانش ریسرچ اکیڈمی (امریکا)

بہ شکریہ:

ڈاکٹر سجّاد اصغر

سیّد رضا رضوی

نشید انور

ندیم بلگرامی

اور

ڈاکٹر ثروت حسین

ترتیب

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۔	حرفِ آغاز از مترجم	۷
۲۔	یہ کتاب (تعارف) از مؤلّف	۱۰
۳۔	کتاب کی اہمیت از ڈاکٹر عبداللّٰہ فیاض	۱۴
۴۔	امام مہدی۔ایک مختصر جائزہ	۱۶
۵۔	ائمّۂ اثنا عشر کے بارے میں رسولِ اکرمؐ کی نص	۱۸
۶۔	امام مہدی کا تذکرہ قرآنِ کریم میں	۳۷
۷۔	رسولِ اکرمؐ امام مہدی علیہ السّلام کے ظہور کی بشارت دیتے ہیں	۶۵
۸۔	امیر المومنین امام المتّقین حضرت علی ابن ابی طالب ظہور امام کی بشارت دیتے ہیں	۸۲
۹۔	ائمّہ علیہم السّلام ظہور امام مہدی کی بشارت دیتے ہیں	۹۱
۱۰۔	صحابہ اور تابعین کی بشارت امام مہدی کے بارے میں	۹۷
۱۱۔	وہ صحابۂ کرام جنھوں نے امام مہدی کے بارے میں رسول اللّٰہؐ کی احادیث کی روایت کی ہے۔	۱۰۳
۱۲۔	اسمائے صحابہ اور کتب حوالہ	۱۱۵
۱۳۔	امام مہدی کے بارے میں آں حضرت کی روایت تابعین کے ذریعے	۱۱۸
۱۴۔	امام مہدی کی ولادتِ باسعادت	۱۲۱
۱۵۔	امام مہدی کی ولادت کا اعلان	۱۲۴
۱۶۔	امام مہدی سے ملاقات کرنے والے افراد	۱۲۷
۱۷۔	امام مہدی نے غیبت کیوں اختیار کی	۱۴۷
۱۸۔	کیا امام مہدیؑ کے علاوہ کوئی اَور بھی غیبت کے لیے مجبور ہوا؟	۱۵۱

حرفِ آغاز

دنیا کا ہر فرد ایسے نجات دہندہ کا منتظر ہے جو آئے اور دنیا سے ظلم و جور کو مٹائے اور اسے امن کا گہوارہ بنائے۔ آج کی دنیا میں ہر طرف قتل و غارت گری کا بازار گرم ہے، فتنہ وفساد عام ہے، آفات و بلیات کا بسیرا ہے، ہر طرف افراتفری ہے، بے گناہ انسانوں کا لہو بہایا جا رہا ہے نہ داد ہے نہ فریاد، امن، چین، سکون اور قرار رخصت ہو چکا ہے، ہر شخص مضطرب اور پریشان ہے، ہر متنفس سلامتی کی تلاش میں سرگرداں ہے ایسے میں امید کی کرن صرف اور صرف امام مہدی آخرالزمان کی ذات ہے جو بقول پیغمبر اکرمؐ **یملا الارض قسطا و عدلا کما مُلِئت ظلما و جورا** زمین کو عدل و داد سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی۔

دنیا کے تمام مذاہب ایسی ہستی کی تلاش میں ہیں اور بالخصوص تمام مسلمانوں کو ایسی عظیم ہستی کا انتظار ہے، مسلمانوں کے تمام فرقے امام مہدی علیہ السّلام کی تشریف آوری پر متفق ہیں صرف اختلاف اتنا ہے کہ وہ ابھی پیدا ہوئے یا پیدا ہوں گے لیکن سب یہ جانتے اور مانتے ہیں کہ وہ اہلِ بیت کے فرد ہیں، حضرت فاطمہؑ زہرا کی اولاد سے ہیں وہ فرزند رسولؐ ہیں ان کا نام محمد اور کنیّت ابوالقاسم ہوگی۔ آں حضرتؐ نے ان کی تشریف آوری کی پہلے سے اطّلاع دے دی تھی۔ آیات قرآنی اور احادیث کا ضخیم مجموعہ اس امر پر شاہد ہے علما اور محدثین نے اس موضوع پر بیش بہا اور وقیع کتابیں تصنیف کی ہیں۔

صحاح ستّہ میں اس موضوع پر احادیث موجود ہیں۔ مہدی فقیہ الایمانی نے مجمع عالمی اہلِ بیت کی جانب سے ایک ضخیم کتاب شائع کی ہے جس میں علمائے اہلِ سنّت کے اکابرین کی کتابوں کے ان اجزا کو زینت کتاب بنایا ہے جن میں امام مہدی کا تذکرہ

کے الفاظ دوسری حدیث سے مختلف ہیں نیز ائمّہ اطہار، صحابہ کرام اور تابعین رضی اللہ عنہم کے کلمات اور اقوال بھی اس ضمن میں زینت کتاب ہیں۔

اور اس کتاب میں پچاس صحابیوں اور پچاس تابعین کی روایات پیش کی گئی ہیں جو انھوں نے نبی اکرمؐ سے نقل کی ہیں اس کے علاوہ معمّرین کی ایک فہرست دی گئی ہے جنھوں نے طویل زندگیاں پائی تھیں۔

امام عالی مقام کی دعائیں اور ان کے خطوط جو انھوں نے غیبت کے دوران علما و محدثین کو لکھے تھے وہ بھی موجود ہیں۔ شعرائے کرام نے جو نذرانہ ہائے عقیدت پیش کیے ہیں مختصراً اس کا بھی تذکرہ ہے۔

اس کتاب میں ایک عنوان ہے: **الامام المهدی فی کتب السنة** امام مہدی کتب احادیث میں اس میں صحاحِ ستّہ کے علاوہ تیس دیگر کتابوں کے اسامی ہیں جو امام مہدیؑ کے بارے میں لکھی گئی تھیں۔

اس کے علاوہ ۱۴۴؍ کتابوں کا حوالہ جات سے ساتھ ذکر ہے جنھوں نے امام مہدیؑ کی غیبت علامات ظہور اور ان کی حکومت و اقتدار کا تذکرہ کیا ہے۔

پھر آخر میں اہلِ سنّت کے ۶۰؍ افراد کی فہرست دی گئی ہے جنھوں نے امام مہدی کے وجودِ مسعود کا اعتراف کیا ہے۔ اس وقیع اور اہم کتاب کا ترجمہ حاضر خدمت ہے اس کتاب کی درستی میر مراد علی خاں اور رضوان رضوی صاحب نے کی ہے۔

سیّد تلمیذ حسنین رضوی

❁ ❁ ❁

بجائے سطحی اور بعید از فہم موضوعات میں اپنے آپ کرا لجھائے رکھا۔ وہ بجائے اس کے کہ زندگی میں جو عجائبات اور غرائبات ہیں ان کا ادراک واحساس کرے وہ خالق حیات وکائنات کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کرنے میں سبقت کرتا ہے۔ اور یہ کہنے لگتا ہے اللّٰہ کا کوئی وجود نہیں اور کوئی معبود اور خالق نہیں، وہ اس قبیل کے جملے بغیر کسی تحقیق کے گھڑ لیتا ہے اور بسا اوقات اس انکار اور تشکیک کی بنیاد پر وہ اپنے اور دوسرے افراد کے بارے میں یہ تصور کرتا ہے کہ وہ بہت بڑا فلسفی ہے۔ یا بڑا ماہر اور محقّق ہے (جو اس نوعیت کی انوکھی تحقیقات کر رہا ہے) کیوں کہ اس نے اللّٰہ کا انکار کر دیا ہے۔ اور جب انسان اللّٰہ کا انکار کر دیتا ہے جس کا ہر شے سے ظہور ہوتا ہے

ہر چیز میں جلوہ ہے تری قدرت کا
جس پھول کو سونگھتا ہوں، بو تیری ہے

تو پھر ایسا شخص امام مہدیؑ کا انکار کیوں نہ کرے جب کہ وہ اللّٰہ تبارک وتعالےٰ کی ایک مخلوق ہیں۔

اور کس قدر آسان ہے کہ کہنے والا یہ کہے کہ امام مہدیؑ کا کوئی وجود نہیں۔ وہ بھلا ہزار سال سے کیسے زندہ ہیں جب کہ ہماری عمریں تو سو سال بھی نہیں پہنچتی؟ وہ دکھائی کیوں نہیں دیتے کہ ہم انھیں دیکھ لیں؟ الخ

یہ کتاب یہ دعوےٰ نہیں کرتی کہ اس نے امام مہدیؑ کے موضوع کا مکمّل احاطہ کر لیا ہے بلکہ وہ اس موضوع کی جانب ایک اشارہ سریع ہے اور امام مہدی کے بارے میں کچھ پہلوؤں کو اجاگر کرنا ہے۔ اور اُن کے بارے میں شبہات کو دور کرنا ہے اور اُن اوہام وشکوک کو دفع کرنا ہے جو ان کے بارے میں وارد کیے جاتے ہیں۔

یہ کتاب آپ کو قرآنِ کریم کی پچاس آیتوں سے روشناس کرائے گی جو امام مہدی علیہ السّلام کے متعلّق ہیں اور رسولِ اکرم صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی پچاس حدیثیں آپ کے مطالعے میں آئیں گی جو امام مہدی علیہ السّلام کے بارے میں وارد

میں اپنی بات کر مختصر کرتے ہوئے آپ کو اس کتاب کے مطالعے کی دعوت دیتا ہوں امید ہے کہ آپ کو یہ کتاب پسند آئے گی اللہ میری اس سعی کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کرے گا۔

علی محمد علی ذخیّل

یہ کتاب امام مہدیؑ کے بارے میں شیعہ امامیہ کے عقیدے کو اجاگر کرتی ہے۔

ڈاکٹر عبداللہ فیاض

پرنسپل کلیہ اصول دین، بغداد

ہوتے تھے۔

اُن میں پہلے: ابوعمرو، عثمان سعید بن عمرو عمری، اسدی۔ (امام ہادیؑ اور عسکری علیہ السّلام کے وکیل)

دوسرے: ان کے فرزند ابوجعفر محمد بن عثمان بن سعید متوفی ۳۰۴ ہجری ہیں۔

تیسرے: ابوالقاسم حسین بن روح بن ابی البحر متوفّی ۳۲۶ھ

چوتھے: ابوالحسن علی بن محمد سمری متوفّی ۳۲۹ ہجری

دوسری غیبت: اس کا نام غیبت کبرٰے ہے جس کا آغاز علی بن محمد سمری کی وفات ۳۲۹ھ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اللّٰہ امام کو اذنِ خروج عطا کرے۔

نقشِ خاتم: پرچم پر یہ تحریر ہے البیعة ﷲ بیعت اللّٰہ کے لیے ہے: انا حُجّة اللّٰه و خَاصَّتُه: میں اللّٰہ کی حجّت اور اس کا خاص نمائندہ ہوں۔

انصار: ۳۱۳ مرد صاحبان بدر کی تعداد یہ مخصوص اصحاب ہیں اور علم بردار جو بعد میں مختلف شہروں میں آپ کے گورنر ہوں گے۔

جائے ظہور: مکّۂ مکرّمہ

جائے بیعت: رکن و مقام کے درمیان

لشکر: دس ہزار

حکومت: پوری دنیا شامل ہے۔ آں حضرتؐ سے متواتر حدیث مروی ہے:
یملا الارض قسطًا و عدلا کما ملئت ظلمًا وجورًا
کہ آپ زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جیسی وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

عرصۂ حکومت: اکثر روایات سے یہ صراحت ہوتی ہے کہ آپ پانچ سال یا سات سال یا نو سال یا اُنّیس سال حکومت کریں گے۔ اِس بارے میں کافی روایات موجود ہیں۔

۞ ۞ ۞

ارادہ کریں یا قرآنِ کریم کا ہمسر بنائیں۔اس کے مقابل میں لاتعداد احادیث ہیں جن میں ائمہ کے ناموں کی صراحت ہے ان کی کثرت اور ثبوت کے سبب اُن سے اغماض ممکن نہیں۔

میرا عقیدہ ہے کہ منکر کچھ احادیث کو مخدوش قرار دے سکتا ہے سوائے ان احادیث کے جن میں بطور نص ائمہؑ اثنا عشر کا تذکرہ ہے ان احادیث کے تواتر، کثرتِ رواۃ اور علما اعلام کی تخریج کے سبب۔[1]

ہر حدیث کی تاویل ممکن ہے سوائے ان احادیث کے جو صرف ائمہؑ اثنا عشر پر منطبق ہوتی ہیں۔

شیخ سلیمان قندوزی نے کہا کہ بعض محقّقین نے کہا ہے: کہ وہ احادیث جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ رسول اللہؐ کے بعد خلفا کی تعداد بارہ ہے بہت طریقوں سے مشہور ہوئی ہے۔ زمانے کی تشریح اور مکان کی تعریف سے پتا چلتا ہے کہ اس حدیث سے رسولِ اکرم کی مراد یہ ائمہؑ اثنا عشر ہیں جو آپ کی عترت اور اہلِ بیتؑ سے ہیں۔آپ کے بعد خلفا کو اصحاب پر محمول کرنا ممکن نہیں کیوں کہ اُن کی تعداد بارہ سے کم ہے۔اور بنو امیہ کے بادشاہوں پر بھی منطبق کرنا ممکن نہیں کیوں کہ ان کی تعداد بارہ سے زیادہ ہے، اُن کا ظلم الم نشرح ہے سوائے عمر بن عبدالعزیز کے۔

اس کے علاوہ ان کے بنو ہاشم سے نہ ہونے کے سبب بھی جیسا کہ عبدالملک نے جابر سے روایت کی ہے۔اور پیغمبرؐ کا اس قول پر خاموشی اختیار کرنا اس روایت کو راجح قرار دیتا ہے کہ وہ بنو امیہ کی خلافت کو پسند نہیں کرتے۔شاہانِ عبّاسی پر بھی محمول کرنا ممکن نہیں کیوں کہ وہ مذکورہ تعداد سے زیادہ ہیں اور اس لیے بھی کہ **لا اسئلکم علیہ اجرًا**

---

[1] کئی مشہور مصنّفین نے اس اس موضوع پر مستقل کتابیں تصنیف کی ہیں جس میں اُن تمام احادیث کو جمع کیا ہے جو ائمہؑ اثنا عشر کے سلسلے میں وارد ہوئی ہیں۔دیکھو کتاب، کفایۃ الاثر فی النصوص علی الائمۃ الاثنی عشر تالیف شیخ علی بن محمد بن علی خزاز رازی اور کتاب مقتضب الاثر فی النص علی الائمّہ الاثنی عشر از شیخ ابو عبداللہ احمد بن محمد بن عبداللہ بن عیاش اور کتاب الاستفصار فی النص علی الائمۃ الاطہار از شیخ محمد بن علی بن عثمان کراجکی۔

نہیں سنا تو میرے والد نے کہا، پیغمبرؐ نے فرمایا تھا: **کلھم من قریش** وہ سب قریش سے ہوں گے۔

(صحیح بخاری، ج ۴، ص ۱۷۵)

۲۔ جابر بن سمرہ سے روایت ہے اُنھوں نے کہا کہ پیغمبر اکرمؐ کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا: **لا یزال امر الناس ماضیا ما ولیھم اثنا عشر رجلًا**

لوگوں کا امر جاری رہے گا جب تک بارہ افراد حکمران نہیں ہو جاتے پھر نبی اکرمؐ نے کوئی جملہ ارشاد فرمایا جو مجھ سے مخفی رہا میں نے اپنے والد سے سوال کیا کہ رسول اللہؐ نے کیا فرمایا تھا تو اُنھوں نے جواب دیا آں حضرتؐ نے فرمایا **کلھم من قریش** ان سب کا تعلّق قریش سے ہوگا۔

(صحیح مسلم، ج ۲، ص ۱۹۱)

۳۔ جابر بن سمرہ سے روایت ہے انھوں کہا میں نے پیغمبرؐ اکرم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: **لا یزال ھذا الدین عزیزًا الی اثنی عشر خلیفۃ**

یہ دین عزیز رہے گا یہاں تک کہ بارہ خلفا ہو جائیں گے۔ لوگوں نے تکبیر کہی اور آوازیں بلند ہوئیں پھر پیغمبر اکرمؐ نے ایک جملہ ارشاد فرمایا، جو مخفی رہا، میں نے اپنے والد سے دریافت کیا، اے والد گرامی آں حضرتؐ نے کیا فرمایا تھا تو اُنھوں نے جواب دیا، **کلھم من قریش** آں حضرتؐ نے فرمایا وہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

(صحیح ابی داوٗد، ج ۲، ص ۲۰۸)

۴۔ جابر بن سمرہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا **یکون بعدی اثنا عشر امیرًا** میرے بعد بارہ امیر ہوں گے۔ پھر آں حضرتؐ نے کچھ اور کہا جو میں سمجھ نہ سکا۔ میں نے اپنے قریبی شخص سے پوچھا تو اِس نے جواب دیا کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا **کلھم من قریش** وہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

(صحیح ترمذی، ج ۲، ص ۴۵)

کہا گیا: پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟
تو آں حضرتؐ نے فرمایا: فتنہ وفساد۔

(تیسیر الوصول الی جامع الاصول، ج ۲، ص ۳۴ نسائی کے علاوہ پانچوں کتب سے روایت کی ہے۔)

۹۔ جابر بن سمرہ سے روایت ہے اُنھوں نے کہا میں اپنے والد کے ساتھ نبی اکرمؐ کی خدمت میں تھا۔ میں نے اِنھیں کہتے ہوئے سنا **بعدی اثنا عشر خلیفة** میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے پھر آں حضرتؐ کی آواز مجھے سنائی نہ دی تو میں نے اپنے والد سے دریافت کیا آں حضرتؐ نے آہستہ سے کیا کہا تو اُنھوں نے جواب دیا، **کلّھم من بنی ھاشم** وہ سب کے سب بنی ہاشم میں سے ہوں گے۔[۱]

۱۰۔ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا یہ امر غالب رہے گا۔ جوان کی طرف رجوع کرے گا۔ وہ اس کی مدد کریں گے بارہ خلفا ہوں گے ان سب کا تعلّق قریش سے ہوگا۔

(تاریخ الخلفا، ص ۷)

۱۱۔ جابر بن سمرہ سے روایت ہے انھوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا، ''بارہ امیر ہوں گے۔'' [**یکون اثنا عشر امیرًا**] پھر آں حضرتؐ نے چپکے سے کوئی بات کہی جو میری سمجھ میں نہیں آئی پھر آں حضرتؐ نے فرمایا، ''**کلھم من قریش**۔'' وہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

(تاریخ بغداد، ج ۱۴، ص ۳۵۳)

۱۲۔ شعبی نے مسروق سے روایت کی وہ کہتے ہیں: کہ جب ہم ابن مسعود کے پاس اپنے مصاحف (قرآن) پیش کررہے تھے کہ اتنے میں ایک جوان نے اُن سے دریافت کیا کیا نبی اکرمؐ نے تم سے کوئی وصیّت کی ہے کہ ان کے بعد کتنے خلفا ہوں گے تو

---

[۱] ینابیع المودہ، ص ۴۴۵، اُنھوں نے کہا یحییٰ بن الحسن نے اپنی کتاب العمدہ میں ۲۰ طرق سے روایت بیان کی ہے کہ **ان الخلفاء بعد النبیؐ اثنا عشر خلیفتہ کلھم من قریش** نبی اکرمؐ کے بعد بارہ خلفا ہوں گے جو سب کے سب قریش سے ہوں گے۔ بخاری میں تین طرق سے ہے۔ مسلم میں ۹ طرق سے ابوداؤد میں تین طرق سے ترمذی میں ایک طریقہ اور حمیدی میں تین طرق سے روایت ہے۔

اور ایک روایت میں ہے۔ **لایزال امرالناس ما ضیًا ولِّیھُمُ اثنا عشررجلا کلّھم مِن قریش**. یہ امراسی طرح جاری رہے گا یہاں تک کہ بارہ افراد حاکم ہوں گے جوسب کے سب قریش سے ہوں گے۔

اور ایک روایت میں ہے **لا یزال الدین قا ئما حتی تقوم الساعة ویکون علیھم اثنا عشر خلیفة کلھم من قریش**۔ یہ دین قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور اُن پر بارہ خلفا ہوں گے جوسب کے سب قریش سے ہوں گے۔

(مشکاۃ المصابیح از خطیب تبریزی، ص۶۲اقسم ثانی)

۱۶۔ جابر بن سمرہ روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی اکرمؐ کی خدمت میں پہنچا تو میں نے انھیں یہ فرماتے ہوئے سنُا **انّ ھٰذا الا مر لاینقضی حتی یمضی فیھم اثنا عشر خلیفة**۔ یہ امر ختم نہیں ہوگا یہاں تک کہ ان میں بارہ خلفا گزریں گے۔ پھرآں حضرتؐ نے کوئی بات کہی جو مجھ پر مخفی رہی تو میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ پیغمبر اکرمؐ نے کیا فرمایا تھا: تو اُنھوں نے جواب دیا **کلھم من قریش** وہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

(صحیح مسلم، ج۲، ص۲۰۱ انھوں نے مختلف طرق سے اور ملتے جلتے الفاظ سے اس کی تخریج کی ہے۔)

احادیث کی دوسری قسم

۱۔ عبایہ بن ربعی جابر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: میں انبیا کا سردار ہوں اور علی اوصیا کا سردار ہے اور میرے بعد بارہ اوصیا ہوں گے جن میں پہلا وصی علیؑ ہے اور آخری وصی قائم مہدیؑ ہوگا۔

(ینابیع المودۃ، ص۴۴۵)

۲۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میں، علیؑ، حسنؑ، حسینؑ، اور حسینؑ کی اولاد میں نوفرزند

فائدہ اُٹھا سکیں گے تو آں حضرتؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے نبوت عطا کی ہے وہ لوگ اس کے نور سے ضیا حاصل کریں گے اور اس کی غیبت میں اس کی دوستی سے اِسی طرح مستفید ہوں گے جس طرح لوگ سورج کی روشنی سے فائدہ حاصل کرتے ہیں جو اَبر کے پیچھے پوشیدہ ہوتا ہے۔

(الزام الناصب، ج ۱، ص ۱۸۵)

۵۔ آں حضرتؐ حضرت علیؑ اور اولادِ علیؑ کی فضیلت بیان فرمارہے تھے کہ جابر بن عبداللہ انصاری نے اُٹھ کر دریافت کیا یا رسول اللہؐ اولادِ علی بن ابی طالبؑ میں سے ائمہ کون ہوں گے؟ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا جوانانِ جنت کے سردار حسنؑ اور حسینؑ پھر اپنے زمانے کے عابدوں کے سردار علیؑ بن الحسینؑ پھر محمدِ باقر بن علیؑ، جابر عنقریب تم اُن سے ملو گے جب ملنا تو میرا اسلام پہنچا دینا پھر جعفر بن محمد الصادقؑ، پھر موسیٰ بن جعفر الکاظمؑ پھر علیؑ بن موسیٰ الرضاؑ پھر محمدؑ بن علی التقیؑ پھر علیؑ بن محمد النقیؑ پھر حسنؑ بن علی الزکیؑ پھر ان کے فرزند محمدؑ القائم بالحق میری امّت کے مہدی جو زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جود سے بھر چکی ہوگی۔ اے جابر یہ میرے جانشیں اور اوصیا میری اولاد اور میری عترت ہیں جس نے ان کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی جس نے ان سب کا یا کسی ایک کا بھی انکار کیا تو اس نے گویا میرا انکار کیا۔

(الزام الناصب، ج ۱، ص ۱۸۵)

۶۔ عمار بن یاسر سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں کسی غزوہ میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھا علی علیہ السّلام نے علم دارانِ لشکر کو قتل کر کے ان کی جمعیت کو پراگندہ کر دیا تھا عمر و بن عبداللہ جمحی اور شیبہ بن نافع کو بھی علی نے قتل کر ڈالا تھا میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا یا رسولؐ اللہ علی نے اللہ کی راہ میں جہاد کا حق ادا کر دیا ہے تو آں حضرتؐ نے فرمایا اس لیے کہ علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں وہ میرے عِلم کا

۹۔ آں حضرتؐ نے فرمایا ہے میرے بعد بارہ امام ہوں گے جن میں سے نو امام حسینؑ کے صلب سے ہوں گے اور نواں ان کا قائم ہوگا پھر فرمایا: ہم سے بغض رکھنے والا منافق ہوگا۔

(منتخب الاثر،ص۸۲)

۱۰۔ امام حسینؑ سے روایت ہے آپ نے فرمایا میں اپنے نانا رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے اپنے زانو پر بٹھایا اور مجھ سے فرمایا اے حسینؑ اللہ تعالےٰ نے تمہارے صلب میں سے نو امام منتخب کیے ہیں ان میں نواں قائم ہوگا اور سب کے سب فضیلت اور منزلت میں اللہ کے نزدیک برابر ہوں گے۔

(ینابیع المؤوۃ،ص۴۹۲)

۱۱۔ معراج کی حدیث کے ذیل میں آں حضرتؐ فرماتے ہیں، میں نے نظر کی تو بارہ نور دیکھے اور ہر نور میں ایک سبز سطر ہے جس پر میرے ہر وصی کا نام ہے ان میں اول علیؑ ہے اور آخری قائم مہدیؑ ہے میں نے سوال کیا اے پروردگار کیا یہ میرے بعد میرے وصی ہوں گے۔

تو مجھے آواز آئی اے محمدؐ یہ میرے اولیا احبّا میرے منتخب افراد اور تمھارے بعد میری مخلوق پر حجّت ہیں اور یہ تمھارے وصی ہیں مجھے اپنے عزّت وجلال کی قسم میں ان میں کے آخری مہدیؑ کے ذریعے زمین کو ظلم سے پاک کردوں گا میں انھیں زمین کے مشرق ومغرب کا اقتدار عطا کروں گا، ہواؤں کو ان کے لیے مسخر کردوں گا سخت بادلوں کو اِن کا مطیع بنادوں گا۔فرشتوں کے ذریعے اُن کی امداد کروں گا یہاں تک کہ (میری دعوت) میرا پیغام سربلند ہوگا خلقت میری توحید پر مجتمع ہوجائے گی پھر میں ان کی حکومت کو دوام بخشوں گا اور زمانے کو قیامت تک اپنے اولیا کے مابین گردش دیتا رہوں گا۔

(ینابیع المودۃ،ص۴۸۶)

۱۲۔امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میرے بعد بارہ امام ہوں گے یا علیؑ

۱۴۔ سلامہ بن ابی سلمٰے جو رسول اللہؐ کا اونٹ چرایا کرتے تھے وہ روایت کرتے ہیں اُنھوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس رات مجھے آسمان کی سیر کرائی گئی (شب معراج) مجھ سے رب جلیل نے کہا آمن الرسول بِمَا انزل الیه من ربّه تو میں نے کہا و المومنون اللہ نے کہا محمدؐ تم نے سچ کہا تم نے اپنی امّت میں کس کو اپنا جانشین مقرّر کیا ہے میں نے جواب دیا سب سے بہتر شخص کو اللہ نے کہا علی بن ابی طالب کو؟ میں نے جواب دیا ہاں اے پروردگار اللہ نے کہا اے محمدؐ میں نے زمین پر ایک نظر ڈالی تو اس میں سے تمھیں چن لیا میں نے اپنے نام سے مشتق کر کے تمھارا نام رکھا جہاں جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں وہاں تمھارا ذکر ہوگا میں محمود ہوں اور تم محمدؐ ہو پھر میں نے دوبارہ نظر کی تو علیؑ کو منتخب کر لیا اور انکا نام اپنے نام سے مشتق کیا میں اعلٰی ہوں اور وہ علیؑ ہے۔ اے محمدؐ میں نے تم کو اور علیؑ و فاطمہؑ وحسنؑ وحسینؑ اور ان کی اولاد میں جملہ ائمّہ کو اپنے اصل نور سے پیدا کیا ہے میں نے تمھاری ولایت کو آسمان وزمین کے رہنے والوں پر پیش کیا جس نے قبول کر لیا وہ میرے نزدیک مومنین میں سے ہے اور جس نے انکار کیا تو وہ کافر ہو گیا اے محمدؐ اگر میرا کوئی بندہ میری اتنی عبادت کرے کہ وہ عبادت کرتے کرتے پرانی اور بوسیدہ مشک کی طرح کم زور و لاغر ہو جائے پھر وہ میرے پاس آ کر تمھاری ولایت کا انکار کرے تو میں اس کی مغفرت نہیں کروں گا جب تک وہ تمھاری ولایت کا اقرار نہ کر لے اے محمدؐ کیا تم اپنے اہلِ بیتؑ کو دیکھنا چاہتے ہو میں نے جواب دیا ہاں اے پروردگار۔ تو اللہ نے مجھ سے کہا عرش کے دائیں طرف دیکھو میں نے اس طرف نظر کی تو علیؑ فاطمہؑ حسنؑ وحسینؑ علی بن الحسینؑ محمد بن علیؑ ،جعفر بن محمدؑ ،موسٰے بن جعفرؑ ،علیؑ بن موسٰے ،محمد بن علیؑ ،علی بن محمدؑ ،حسن بن علیؑ اور مہدیؑ کو نور کی ایک وادی میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور وہ مہدیؑ ان کے درمیان روشن ستارے کی مانند تھے اللہ تعالٰے نے کہا اے محمدؐ یہ سب میری حجّت ہیں اور وہ تمھاری عترت کا انتقام لے گا میرے عزت وجلال کی قسم میرے اولیا کے لیے وہ لازمی حجّت ہے اور میرے دشمنوں سے انتقام

۱۷۔ آں حضرتؐ نے فرمایا ہے میں انبیا کا سردا ہوں اور علی بن ابی طالب اوصیا کا سردار ہے۔ میرے بعد میرے بارہ وصی ہوں گے ان میں اول علی بن ابی طالبؑ ہیں اور آخری مہدیؑ ہے۔

(الزام الناصب، ج۱، ص۱۸۷ غایۃ المرام سے)

۱۸۔ آں حضرتؐ نے فرمایا ہے میرے بعد بارہ امام ہوں گے ان میں اوّل علی ابن ابی طالبؑ ہیں اور آخری قائم ہیں وہ سب میرے خلفا میرے اوصیا اور میرے اولیا ہیں اور میری امّت پر میرے بعد اللہ کی حجّت ہیں ان کا اقرار کرنے والا مومن اور انکار کرنے والا کافر ہے۔

(اکمال الدین، ج۱، ص۳۷۲)

۱۹۔ حکیم بن جبیر نے ابوالطفیل عامر بن واثلہ سے وہ زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا علیؑ بن ابی طالبؑ نیکوکاروں کے قائد اور بدکاروں کے قاتل ہیں جس نے ان کی نصرت کی وہ کام یاب ہوا اور جس نے انھیں چھوڑ دیا وہ رسوا ہوا۔ علیؑ کی (فضیلت) میں شک کرنے والا اسلام میں شک کرنے والا ہے وہ میرے بعد بہترین خلیفہ ہے اور میرا بہترین صحابی علیؑ ہے اور حسینؑ کے صلب سے نو (۹) امام آئیں گے اور ان میں سے اس اُمّت کا مہدیؑ ہوگا۔

(منتخب الاثر ص۲۰۳)

۲۰۔ حجاج بن ارطاۃ عطیہ عوفی سے او وہ ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں اُنھوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ کو امام حسینؑ سے مخاطب ہو کر یہ کہتے ہوئے سنا۔ تم امام ہو، امام کے فرزند ہو، امام کے بھائی ہو تمھارے صلب سے نو ائمّہ ابرار ہوں گے اور نواں قائم ہوگا۔

(منتخب الاثر، ص۸۲)

۲۱۔ ابوسعید خدری روایت کرتے ہیں اُنھوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ کو یہ کہتے

حسن بن علیؑ اور مہدیؑ بن الحسن کو دیکھا مہدیؑ ان کے مابین روشن ستارے کی مانند تھا۔ اللہ نے فرمایا اے محمدؐ یہ سب میرے بندوں پر میری حجّت ہیں اور تمھارے وصی ہیں اور مہدیؑ تمھاری اولاد کے قاتلوں سے بدلہ لے گا میرے عزت وجلال کی قسم وہ میرے دشمنوں سے انتقام لے گا اور دوستوں کا مددگار رہو گا۔

(ینابیع المودۃ، ص ۴۸۷)

۲۶۔ آں حضرتؐ نے فرمایا میں تمھارے پاس حوض (کوثر) پر آؤں گا یا علیؑ تم ساقی کوثر ہو گے اور حسنؑ لوگوں کو بلانے والے اور حسینؑ حکم دینے والے اور علی بن الحسینؑ آگے بڑھانے والے اور محمد بن علی اعلان کرنے والے اور جعفر بن محمد ہنکانے والے، موسیٰ بن جعفر محبین اور مبغضین کو شمار کرنے والے اور منافقین کی بیخ کنی کرنے والے اور علی بن موسیٰ مومنین کو زینت دینے والے اور محمد بن علی اہلِ جنت کو ان کے درجات تک پہنچانے والے اور علی بن محمد شیعوں کا عقد حور العین سے پڑھنے والے اور حسن بن علی اہلِ جنت کا چراغ ہیں لوگ جن سے ضیا حاصل کریں گے اور مہدیؑ قیامت کے روز اُن کے شفیع ہوں گے اللہ جس سے راضی ہوگا اور جسے چاہے گا اسے شفاعت کی اجازت مرحمت فرمائے گا۔

(مقاتل الحسینؑ خوارزمی)

۲۷۔ ابو ہارون عبدی، ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں اُنھوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا میرے اہلِ بیتؑ زمین والوں کے امان ہیں جس طرح ستارے آسمان والوں کے لیے امان ہیں۔ سوال کیا گیا: یارسول اللہ کیا آپ کے بعد آنے والے ائمّہ آپ کے اہلِ بیت میں سے ہوں گے؟

تو آں حضرتؐ نے فرمایا ہاں میرے بعد بارہ امام ہوں گے جس میں سے نو حسین کے صلب میں سے ہوں گے جو امین اور معصوم ہوں گے اور اس امّت کا مہدیؑ ہم میں سے ہوگا۔ آگاہ ہو جاؤ میرے اہلِ بیتؑ اور عترت میرے گوشت اور میرے خون

امام مہدیؑ کا تذکرہ قرآنِ کریم میں

قرآنِ کریم سے پچاس آیتیں پیش خدمت ہیں جن کا تعلّق امام مہدیؑ سے ہے معتبر اور موثق افراد نے اپنی کتب میں ائمّہ اہلِ بیتؑ اور اِن کے علاوہ صحابہ اور تابعین کے حوالہ سے درج کیا ہے، ان آیات کے ذریعہ امام مہدیؑ کی مقدس سیرت اور بعض حادثات پر روشنی پڑتی ہے جو آپ کے ظہور کے ساتھ رونما ہوں گے جیسے صیحہ وغیرہ۔

کتب سیرت اور حدیث اور سوانح ائمّہ علیہم السّلام میں ہم نے امام مہدیؑ سے مربوط جن آیات کا ذکر کیا ہے اُن سے کہیں زیادہ آیات موجود ہیں۔

امیر المومنینؑ کے قول کے بعد اس میں کوئی شک باقی نہیں رہتا کہ ''قرآن چار حصّوں میں نازل ہوا ایک چوتھائی ہمارے بارے میں اور ایک چوتھائی ہمارے دشمنوں کے بارے میں اور ایک چوتھائی سیرت وامثال اور ایک چوتھائی فرائض و احکام اور ہمارے لیے قرآن کی بہترین آیات ہیں۔''

(کشف الغمہ، ص۲۹، ینابیع المودۃ، ص۱۲۶)

اور یہ آیتیں ایسے گروہ کے لیے کچھ زیادہ نہیں ہیں جن کے بارے میں مسلمانوں کا اجماع ہے کہ وہ ثقل ثانی اور (دوسری گراں قدر چیز) ہیں اور قرآنِ کریم کے مقابل ہیں جیسا کہ پیغمبر اکرمؐ کی بیشتر احادیث میں وارد ہوا ہے۔

میں تم لوگوں میں ''وزنی چیزیں چھوڑے جارہا ہوں۔

اللّٰہ کی کتاب اور اپنی عترت اہلِ بیتؑ جب تک تم ان دونوں سے تمسّک رکھو گے میرے بعد ہرگز گم راہ نہ ہوگے۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں یہ آیت قائم اوران کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے جووقت مقرّرہ کے بغیر جمع ہو جائیں گے۔

(الغیبۃ للنعمانی،ص ۱۲۸)

مفضل بن عمر،امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں آپؑ نے فرمایا یہ آیت اصحاب قائم میں سے غائب ہو جانے والوں کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ جورات کو اپنے بستر سے غائب ہوجائیں گے۔

(اکمال الدین، ج۲،ص ۳۸۹)

ابوالحسنؑ سے اس آیت کی تفسیر میں وارد ہوا ہے آپ نے فرمایا خدا کی قسم ایسا ہوگا جب ہمارا قائم قیام کرے گا اللّٰہ تعالےٰ اُن کے شیعوں کوتمام مما لک سے ان کے پاس جمع کردے گا۔

(البحار، ج۳۱،ص ۱۷۹)

۳۔ اللّٰہ تعالےٰ کا قول: ولنبلونکم. بشیٔ من الخوف والجوع و نقص من الاموال والانفس والثمرات و بشر الصابرین.

(سورہ بقرہ آیت ۔۱۵۵)

محمد بن مسلم ابوعبداللّٰہ جعفر بن محمدؑ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا قیام قائم سے پہلے اللّٰہ کی جانب سے مومنین کے لیے کچھ امتحان کی نشانیاں ہیں۔ میں نے دریافت کیا وہ کون سی نشانیاں ہیں۔

تو آپ نے فرمایا وہ اللّٰہ تعالےٰ کا قول ولنبلونکم۔۔۔الخ

(لنبلونکم) یعنی مومنین (بِشَیءٍ) فلاں بنوفلاں کی بادشاہت کا خوف آخری بادشاہ تک (والجوع) قیمتیں گراں ہوں گی (ونقص من الا موال) تجارت برباد ہو جائے گی اور نفع کم ہوگا (وَالا نفس) جلدی اموات (والثمرٰت) کاشت سے اناج کم ملے گا اور پھلوں کی برکت کم ہوگی۔ (وبشر الصابرین) جس وقت قائم کا ظہور

وحدانیت کا قائل نہ ہو۔ میں نے اِن سے کہا میں آپ پر قربان ہو جاؤں مخلوقات تو بہت زیادہ ہوگی تو آپ نے جواب دیا اللّٰہ جب کسی امر کا ارادہ کرتا ہے تو کثیر کو قلیل اور قلیل کو کثیر بنا دیتا ہے۔

(البحار، ج ۱۳، ص ۱۹۱)

۵۔ اللّٰہ تعالےٰ کا قول: وتلک الایام نداولها بین الناس

(سورہ آل عمران آیت ۔ ۱۴۰)

ابوعبداللّٰہ (امام جعفر صادقؑ) سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا اللّٰہ تعالےٰ نے جب سے آدمؑ کی تخلیق کی ہے ایک اللّٰہ کی حکومت ہے اور ایک ابلیس کی حکومت ہے تو اللّٰہ کی حکومت کہاں ہے؟ کیا وہ نہیں ہے جب ایک قائم آئے گا۔

(البحار، ج ۱۳، ص ۱۶)

۶۔ اللّٰہ تعالےٰ کا قول: ماکان الله لیذر المومنین علی ما اَنتم علیه حتی یمیز الخبیث من الطّیب۔

ابان بن تغلب سے روایت ہے اُنھوں نے کہا میں ابوعبداللّٰہ جعفر بن محمد علیہم السّلام کو یہ فرماتے ہوے سنا: دنیا ختم نہیں ہوگی جب تک ایک منادی آسمان سے ندا نہ دے اے حق والو! اکھٹے ہو جاؤ تو سب کے سب ایک ہموار جگہ پر اکھٹے ہو جائیں گے۔ پھر دوبارہ آواز دی جائے گی اے باطل والو جمع ہو جاؤ تو سب کے سب ایک جگہ جمع ہو جائیں گے۔

میں نے دریافت کیا یہ گروہ اس گروہ میں داخل ہونے پر قدرت رکھے گا تو آپ نے جواب دیا نہیں ہرگز نہیں اور یہ اللّٰہ تعالےٰ کا قول ہے ماکان الله لیذر المومنین علی ماانتم حتی یمیز الخبیث من الطیب الخ۔

(الغیبۃ النعمانی، ص ۱۸۴)

۷۔ اللّٰہ تعالےٰ کا قول: یا ایها الذین اٰمنوا اصبِروا و صابروا و رابطوا...

(سورۃ آل عمران آیت ۲۰۰)

کے امام ہیں۔ان میں پہلے علی بن ابی طالبؑ ان کے بعد حسنؑ اور حسینؑ ان کے بعد علی بن الحسینؑ ان کے بعد محمد بن علیؑ جو توریت میں باقر کے نام سے مشہور ہیں اے جابر تم ان سے یقیناً ملاقات کروگے جب ملو تو میرا اسلام پہنچا دینا پھر جعفرؑ بن محمد صادق ہیں ان کے بعد موسیٰ بن جعفرؑ ان کے بعد علیؑ بن موسیٰ ان کے بعد محمد بن علیؑ ان کے بعد علی بن محمدؑ ان کے بعد حسن بن علیؑ ان کے بعد میرا ہم نام اور ہم لقب اللہ کی زمین میں اس کی حجّت اور بقیۃ اللہ حسن بن علیؑ کا فرزند آئے گا۔وہ اپنے شیعوں اور محبین سے غائب ہو جائے گا اس کی امامت انھیں لوگوں پر ثابت رہے گی اللہ نے جن کے قلوب کو ایمان کے لیے آزمالیا ہے۔

جابر نے کہا میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ کیا شیعہ ان کی غیبت میں اُن سے فائدہ اُٹھا سکیں گے تو آپؐ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے مبعوث برسالت کیا ہے (نبی بنا کر بھیجا ہے)۔وہ لوگ اس کے نور سے ضیاء حاصل کریں گے اور اس کی غیبت میں اس کی ولایت سے فائدہ حاصل کریں گے جیسے سورج بادلوں میں چھُپ کر بھی لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

(الزام الناصب، ج ۱،ص ۵۵)

۱۰۔ اللہ تعالیٰ کا قول: و ان من اهل الکتاب الالیومنن به قبل موته

(سورۃ النساء ۱۵۹)

محمد بن مسلم امام محمد باقرؑ سے روایت کرتے ہیں اُنھوں نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السّلام روز قیامت سے قبل دنیا میں نزول فرمائیں گے کسی بھی مذہب کا پیرو کار خواہ یہودی ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور وہ اپنی موت سے پہلے اُن پر ایمان لے آئے گا اور حضرت عیسیٰؑ امام مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

اور شہر بن حوشب سے روایت ہے اُنھوں نے کہا مجھ سے حجاج نے کہا اے شہر کتاب اللہ کی ایک آیت نے مجھے (عاجز کر دیا) تھکا دیا ہے میں نے کہا اے امیر وہ

کوفرماتے ہوئے سنا ہے اس امر کا صاحب یعنی قائم بہ حفاظت ہے جب تمام لوگ چلے جائیں گے تو اللہ ان کے اصحاب کو لائے گا اور یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ **فان یکفر بھا ھولاء فقد وکلنا بھا قومًا لیسوا بھا بکٰفرین** اور وہی لوگ جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے: **یا ایھا الذین اٰمنوا۔**

(ینابیع المودۃ، ص۴۲۳، الزام الناصب، ج ۸، ص ۵۶)

۱۳۔ اللہ تعالےٰ کا قول: فلمّا نسوا ما ذکروا بہِ فتحنا علیھم ابواب کلّ شیءٍ حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذناھم بغتۃ فاذاھم مبلسون

(سورۃ انعام ۴۴)

جب انھوں نے وہ نصیحت بھلادی جو انہیں کی گئی تھی تو ہم نے اُن پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ وہ ان چیزوں پر اترانے لگے جو انھیں دی گئی تھیں تو ہم نے انھیں اچانک اپنی گرفت میں لے لیا پھر وہ ناامید ہوکر رہ گئے۔

امام محمد باقر علیہ السّلام سے اللہ تعالےٰ کے قول "**فلما نسوا ما ذکروا بہ**" کے ذیل میں وارد ہوا ہے کہ اس سے مراد نیا میں ان لوگوں کی حکومت ہے اور انھیں دنیا میں جو فراخی عطا ہوتی ہے اور اللہ تعالےٰ کے قول "**حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذناھم بغتۃً فاذا ھم مبلسون**" سے قائم کا قیام کرنا مقصود ہے۔

(الزام الناصب، ج ۱، ص ۵۶)

۱۴۔ اللہ تعالےٰ کا قول: قل ھوا القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحب ارجلکم او یلبسکم شیعا و یذیق بعضکم باس بعض (سورۃ انعام۔آیت ۶۵)

اے نبی آپ کہہ دیجیے وہ اللہ اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ تمھارے اوپر سے یا تمھارے پیروں کے نیچے سے تم پر عذاب بھیج دے یا تمھیں گروہوں میں تقسیم کرکے ایک دوسرے کی طاقت کا مزا چکھادے۔

کلہ للہ کی تاویل کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس آیت کی تاویل نہیں آئی جب اس کی تاویل آئے گی مشرکین کو قتل کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ اللہ کی وحدانیت کے قائل ہو جائیں گے اور شرک باقی نہ رہے گا اور یہ اس وقت ہوگا جب ہمارا قائم قیام کرے گا۔

(ینابیع المودۃ، ص۴۲۳)

اور یہ روایت بھی امام باقر علیہ السّلام سے کہ ابھی اس آیت کی تاویل نہیں آئی جب ہمارا قائم آئے گا تو جو باقی رہے گا وہ اس آیت کی تاویل دیکھے گا۔ رات آنے سے قبل ہر طرف دین محمد کی تبلیغ ہو جائے گی (دین محمد پھیل جائے گا یہاں تک کہ زمین پر شرک کا نام ونشان تک باقی نہ رہے گا)۔

(الزام الناصب ۱/۶۴)

۱۷۔ اللہ تعالےٰ کا قول: ''هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون

(سورۂ توبہ ۳۳)

ابنِ عبّاس سے روایت ہے کہ یہ اس وقت تک نہ ہوگا جب تک ہر یہودی ہر عیسائی اور ہر صاحب ملت اسلام میں داخل نہ ہو جائے اور یہاں تک کہ جزیہ ختم کر دیا جائے گا صلیب توڑ ڈالی جائے گی اور سوّر کو قتل کر دیا جائے گا اور اللہ تعالےٰ کا یہ قول **لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون**) اس وقت پورا ہوگا جب قائم کا قیام ہوگا۔

(البحار ۱۳/۱۷)

ابوبصیر نے سماعہ سے انھوں نے امام جعفرِ صادق رضی اللہ عنہ سے اللہ کے اس قول **هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون** کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا اس آیت کی تاویل اس وقت پوری ہوگی جب قائم مہدی کا ظہور ہوگا۔ جب قائم کا ظہور ہوگا تو مشرکین میں سے ہر ایک کو یہ بہت بُرا لگے گا اور ہر کافر کو قتل کر دیا جائے گا اگر کوئی کافر کسی پتھر کے شکم

اس طرح جمع ہوں گے جیسے خریف میں بادل کے منتشر ٹکڑے یکجا ہوجاتے ہیں۔

(ینابیع المودة ۴۲۴)

۲۰۔ اللّٰہ تعالےٰ کا قول حتی اذا استیأس الرسل وظنوا انهم قدکذبوا جائهم نصرنا

(یوسف ۱۱۰)

ابوعبداللّٰہ (امام جعفر صادقؑ) سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ ایک شخص امیرالمومنین کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سلطنت ظلم کے طولانی ہونے کی شکایت کی امیرالمومنین نے اس سے فرمایا خدا کی قسم ایسا نہیں ہوگا جیسا تم سوچ رہے ہو یہاں تک کہ جھوٹے ہلاک ہوجائیں اور جہلا بے طاقت ہوجائیں اور متقین کو امن مل جا ئے اور تھوڑا بہت ہوگا یہاں تک کے تم میں سے کسی کو پیر ٹکانے کا موقع نہیں ملے گا لوگو ں کے نزدیک تمھاری یہی کیفیت ہوگی کہ اللّٰہ کی جانب سے فتح ونصرت آجائے گی اور وہ میرے رب عزوجل کا قول اپنی کتاب میں ہے **حتی اذا ستیاس الرسل وظنوا النهم قد كذبوا جائهم نصرنا.**

(الزام الناصب، ص ۲۸۱)

۲۱۔ اللّٰہ تعالےٰ کا قول: بعثنا علیکم عبادا لنا اولی باس شدید.

(اسراء ۵)

ابوجعفر (امام محمد باقرؑ) سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا وہ قائم اور اُن کے اصحاب ہیں جو سخت قوّت کے مالک ہیں۔

(البحار، ج ۱۳، ص ۱٦)

۲۲۔ اللّٰہ کا قول وقل جاء الحق وزهق الباطل

(اسراء ۸۱)

ابوجعفر (امام محمد باقرؑ) سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جب قائم تشریف

کتاب اللہ میں موجود ہے(**وانی لغفار لمن تاب و امن و عمل صالحًا ثم اهتدی**)تو آپ نے فرمایااس سے ہماری ولایت کی جانب ہدایت مراد ہے۔

(الزام الناصب،ج ا،ص ۲۵)

اللہ تعالٰے کا قول: **لقد کتبنا فی الزبورمن بعد الذکران الارض یرثها عبادی الصالحون**

(انبیاء۱۰۵)

ابوجعفرامام محمد باقرؑ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد قائم اوران کے اصحاب ہیں۔

(المہدی للزھیری۱۶۴)

امام باقرؑ اورامام جعفرصادقؑ سے روایت ہے اللہ تعالٰے کے قول **ولقد کتبا فی الزبور** الخ کے بارے میں تو آپ نے فرمایاوہ قائم اوران کے اصحاب کے بارے میں ہے۔

(ینابیع المودة،ص ۴۲۵)

۲۶۔ اللہ تعالٰے کا قول: **اذن للذین یقا تلون بانهم ظلموا وان الله علی نصرهم لقدیر**

(حج ۳۹)

ابوعبداللہ امام جعفرصادقؑ سے روایت ہے آپ نے فرمایا یہ آیت قائم اوران کے اصحاب کے بارے میں ہے

۲۷۔ اللہ تعالٰے کا قول **الذّ ین ان مکنا هم فی الارض اقاموا الصلاة واتوا الزکاة وامروا بالمعروف و نهوا عن المنکر ولله عاقبة الامور**

(حج ۴۱)

ابوالجارودامام محمد باقرؑ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا یہ آیت امام مہدی اور ان کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی اللہ تعالٰے جنھیں زمین کے مشرق ومغرب پر

قائم اور اُن کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی۔

اور تفسیر عبّاسی میں ہے کہ حضرت علی بن الحسینؑ نے جب آیت **لیستخلفنھم فی الارض** کی تلاوت کی تو فرمایا وہ خدا کی قسم ہمارے اہلِ بیت کے محبّ ہیں اللہ تعالیٰ یہ کام ان کے لیے ہمارے ایک فرد کے ہاتھوں انجام دے گا اور وہ اس امّت کا مہدیؑ ہوگا۔ رسولِ اکرمؐ نے فرمایا اگر دنیا کے ختم ہونے میں ایک دن بھی باقی رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو طولانی کر دے گا یہاں تک کہ میری عترت سے ایک شخص ظہور کرے گا (آئے گا) اس کا نام میرا نام ہوگا وہ زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

(ینابیع المودۃ، ص ۴۲۶)

ابوعبداللہ (امام جعفر صادقؑ) سے روایت ہے آپؑ نے فرمایا یہ آیت قائم اور اُن کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی۔

۲۹۔ اللہ تعالیٰ کا قول: ان نشا ننزل علیھم من السماء آیة فظلت اعناقھم لھا خاضعین

(شعراء ۴)

امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے آپؑ نے فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ صدا قائم کے نام سے ہے جو اللہ کی کتاب میں مذکور ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **ان نشا ننزل علیھم من السماء اٰیة فظلت اعنا قھم لھا خاضعین** زمین پر کوئی شخص ایسا باقی نہ رہے گا جو تسلیم نہ کرلے اور اس کی گردن امام کے سامنے جھک نہ جائے۔

پھر آپؑ نے فرمایا جب دوسرا دن ہوگا ابلیس ہوا میں بلند ہو جائے گا پھر آواز دی جائے گی۔

(الغیبۃ للنعمانی، ص ۱۲۸، البحار، ج ۱۳، ص ۱۷، اعیان الشیعہ، ج ۴، ق ۳، ص ۲۹۸)

الارض و نجعلھم ائمة و نجعلھم الوارثین کی تلاوت کی۔ابن ابی الحدید نے کہا ہمارے اصحاب یہ کہتے ہیں یہ اس امام سے وعدہ ہے جو زمین کا حکم راں ہوگا اور مما لک کو مسخر کر لے گا۔

(شرح النہج، ج۴،ص۳۳۶)

۳۱۔ اللہ تعالٰے کا قول:قل یوم الفتح لاینفع الذین کفروا ایمانھم ولا ھم ینظرون (سجدہ۔آیت۔۲۹)

ابو الدراج سے روایت ہے اُنھوں نے کہا میں نے امام جعفر صادقؑ کو اس آیت (یوم الفتح) کے ذیل میں فرماتے ہوئے سنا ہے جس دن دنیا قائم علیہ السّلام کے لیے کھول دی جائے گی اگر کوئی پہلے سے مومن نہ ہوتو ایمان سے قربت اس کے لیے سود مند نہ ہوگی ہاں جولوگ اس فتح سے پہلے ان کی امامت پر یقین رکھتے ہوں ان کے ظہور کے منتظر ہوں تو یہ بات ان کے ایمان کے لیے سود مند ہوسکتی ہے اور اللہ تعالٰے امام کے نزدیک ایسے شخص کی قدر و منزلت بڑھا سکتا ہے۔اور اہلِ بیتؑ سے دوستی کرنے والوں کو یہ اجر ملے گا۔

(ینابیع المؤدة،ص۴۲۶)

۳۲۔اللہ تعالٰے کا قول:...سیروا فیھا لیا لی و ایامًا آمنین

(سبا۱۸)

ابوحنیفہ امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو امام نے اُن سے کہا بتاؤ اللہ تبارک وتعالٰے کے اس قول **وسیروا فیھا لیالی وایاما امنین** میں **"فیھا"** کا کیا مطلب ہے اور وہ زمین کہاں پر واقع ہے؟

تو انھوں نے جواب دیا میں سمجھتا ہوں مکہ اور مدینہ کے درمیان پس امام اپنے اصحاب کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم لوگ جانتے ہو کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان لوگوں کا راستہ قطع کر کے ان کا مال لوٹ لیا جاتا ہے۔لوگوں نے جواب دیا بیشک۔

اُن لوگوں کی تلاش میں اترے گا جنھوں نے مکہ کی طرف خروج کیا ہوگا وہ لوگ بیدا میں اتریں گے تو انھیں اوران کے تمام حمایتیوں (جماعتوں) کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا (اور وہ اللہ تعالےٰ کا قول: **ولو تری اذ فزعوا فلافوت واخذوا من مکان قریب**) جہاں پر وہ کھڑے ہوں گے (ان کے قدموں کے نیچے) لشکر کا ایک آدمی اپنے ناقہ کی تلاش میں نکلے گا جب واپس آئے گا تو وہاں کسی کو نہیں پائے گا اور نہ انھیں محسوس کرے گا اور وہی شخص لوگوں کو اُن کی اطّلاع دے گا۔

(الملاحم والفتن، ص ۴۹)

شیخ امین الدین طبرسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، ابوحمزہ ثمالی نے کہا کہ میں نے علی بن الحسینؑ اور حسن بن علی سے سنا ہے آپ دونوں نے فرمایا

وہ جیش بیدا ہے جسے ان کے قدموں کے نیچے سے مواخذہ کیا جائے گا۔

انھوں نے فرمایا مجھ سے عمرو بن مرہ اور حمران بن اعین نے بیان کیا انھوں نے مہاجر مکی کو یہ کہتے ہوئے سنا میں نے امّ سلمٰہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا رسولِ اکرمؐ نے فرمایا۔ پناہ لینے والا گھر میں پناہ لے گا تو اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا جب وہ لوگ بیدا میں ہوں گے بیدائے مدینہ میں تو ان پر عذاب آئے گا (وہ زمین میں دھنس جائیں گے)

(البحار، ج ۱۳، ص ۱۵۴)

حضرت علی کرم اللہ وجھہ سے اللہ تعالےٰ کے قول **ولوتری اذفزعوا فلافوت واخذوامن مکان قریب وقالوا امنا بہ الان وانی لھم التناوش من مکان بعید** کی تفسیر کے ذیل میں منقول ہے کہ سفیانی برآمد ہوگا تو اس کی حکومت مدت حمل جتنی، یعنی نو ماہ ہوگی اس کا لشکر مدینہ آئے گا جب بیدا تک پہنچے گا اللہ اُسے زمین میں دھنسا دے گا

(ینابیع المودۃ)

قدرت دیکھیں گے حتیٰ **یتبین لهم انه الحق** یعنی اس سے مراد قائم کا ظہور ہے جو اللہ کی جانب سے حق ہے یہ لوگ اسے الازمی طور سے دیکھیں گے۔

(غیبۃ للنعمانی، ص۱۴۴)

ابو بصیر سے روایت ہے اُنھوں نے کہا میں (ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ) سے اللہ تعالٰی کے اس قول اس آیت (**سنریهم ایاتنا فی الافاق و فی انفسهم حتی یتبین لهم انه الحق**) کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا **یریهم فی انفسهم** وہ دیکھیں گے اپنے آپ میں مسخ کو اور آفاق میں آفاق کا انہدام (ٹوٹ پھوٹ) تو اس طرح اللہ نے جو کچھ انفس و آفاق میں پوشیدہ رکھا وہ دیکھ لیں گے۔ میں نے دریافت کیا **حتی یتبین لهم انه الحق** سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا اس سے مراد قائم کا ظہور ہے جو اللہ تبارک وتعالٰی کے نزدیک حق ہے مخلوقات خدا ضرور اسے دیکھے گی۔

ابو بصیر امام محمد باقرؑ سے روایت کرتے ہیں امام باقرؑ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا وہ آفاق میں اللہ کی قدرت اور اپنے نفوس میں عجائب وغرائب کو دیکھیں گے یہاں تک کہ اِن پر ظاہر ہو جائے گا کہ قائم کا ظہور اللہ تبارک وتعالٰی کے نزدیک حق ہے مخلوق خدا ضرور اسے دیکھے گی۔

امام جعفر صادقؑ سے اسی قسم کی روایت ہے۔

(ینابیع المودۃ، ص۴۲۷)

۳۶۔ اللہ تعالٰی کا قول: **ویمح الله الباطل و یحق الحق بکلماته**

(شوریٰ ۲۴)

ابو جعفرؑ سے روایت ہے آپ نے فرمایا **یمح الله الباطل**. اللہ باطل کو مٹا دے گا اور اپنے کلمات کے یعنی آئمہ اور قائم آل محمد کے ذریعے سے حق کو ثابت کر دے گا۔

(لزام الناصب، ج۱، ص۹۰)

امام جعفر صادقؑ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت ہے آپ نے فرمایا بے شک کافرین اور منافقین کے اصلاب میں اللّٰہ کے لیے مومنین کی امانتیں ہیں اور ہمارا قائم ہرگز ظہور نہ کرے گا یہاں جب تک کہ اللّٰہ کی امانتیں نہ نکلیں جب وہ امانتیں نکلیں گی تو وہ ظاہر ہوگا اور کفار اور منافقین کو قتل کر دے گا۔

(ینابیع المودۃ، ص ۴۲۹)

۴۱۔ اللّٰہ تعالیٰ کا قول: واستمع یوم یناد المناد من مکان قریب یوم یسمعون الصیحة ذلک یوم الخروج۔

(ق ۱۴۔۲۴)

امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے آپ نے فرمایا **ینادالمناد** یعنی منادی قائم علیہ السّلام اور اُن کے والد کا نام لے کر پکارے گا اور اللّٰہ کا قول **یوم یسمعون الصیحة بالحق ذلک یوم الخروج**۔ آپ نے فرمایا قائم کا صیحہ آسمان سے ہوگا اور وہی ظہور کا دن ہوگا۔

(الزام الناصب، ج ۱، ص ۹۴)

۴۲۔ اللّٰہ تعالیٰ کا قول: فورب السماء والارض انه لحق مثل ما انکم تنطقون۔

(زاریات ۲۴)

عبداللّٰہ بن عبّاس سے اس آیت کی تفسیر میں روایت ہے انھوں نے فرمایا اس سے مراد قیام قائم علیہ السّلام ہے۔

(لغیبۃ الشیخ طوسی، ص ۱۴۰)

علی بن الحسینؑ سے روایت ہے آپ نے فرمایا اس سے مراد آل محمد علیہم السّلام کے قائم کا قیام کرنا ہے۔

۴۳۔ اللّٰہ تعالیٰ کا قول: ولاتکونوا کالذین اوتوا الکتاب من قبل فطال علیهم الامد فقست قلوبهم و کثیر منهم فاسقون.

(حدید ۱۹)

الله الا ان حزب الله هم الغالبون۔

(مائدہ۵۶)

(ینابیع المودۃ، ج۴۲۳، الزام الناصب، ج۱۱،ص ۵)

۴۶۔اللّٰہ تعالےٰ کا قول:

قل ارایتم ان اصبح ماؤکم غورًا فمن یاتیکم بماءٍ معین.

آں حضرتؐ نے عمار سے فرمایا: اے عمار اللّٰہ تعالےٰ نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ امام حسینؑ کے صلب سے ۹ امام ہوں گے اور ان کی اولاد میں نواں ان سے غائب ہو جائے گا اور اللّٰہ تعالےٰ کا قول ہے۔ **قل ارایتم ان اصبح ماؤکم غورًا فمن یاتیکم بماء معین**

(الملک ۳۰)

اس کی غیبت طولانی ہے ایک گروہ ان سے برگشتہ ہو جائے گا دوسرا ثابت قدم رہے گا۔ جب زمانہ آخری منازل سے قریب ہوگا تو وہ ظہور کرے گا اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ وہ تاویل پر قتال کرے گا جس طرح میں نے تنزیل پر قتال کیا ہے اے عمار وہ میرا ہم نام اور تمام لوگوں میں مجھ سے زیادہ مشابہ ہوگا۔

(کفایۃ اللّٰہ ،الزام الناصب، ج۱،ص ۹۸)

۴۷۔ اللّٰہ تعالےٰ کا قول۔**خاشعة ابصارهم ترهقهم ذلة**

(قلم ۴۳)

امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا قائم کے ظہور کے روز ایسا ہوگا۔

(الازم الناصب، ج۱،ص ۱۰۰)

۴۸۔ اللّٰہ تعالےٰ کا قول:**حتی اذا رأوا ما یوعدون فسیعلمون من اضعف ناصرًا واقل عددًا**

(جن ۲۴)

محمد بن فضیل علی بن الحسینؑ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مایوعدون۔ سے اس آیت میں قائم مہدیؑ، ان کے اصحاب اور اُن کے انصار مراد ہیں جب قائم علیہ السّلام

رسولِ اکرمؐ امام مہدیؑ کے ظہور کی بشارت دیتے ہیں

امام مہدیؑ کے بارے میں آں حضرتؐ سے متواتر احادیث وارد ہوئی ہیں یہ کہ ان کا نام نبی کا نام ہے، اور اُن کی کنّیت نبی کی کنّیت ہے اور وہ زمین کو عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔

یہ احادیث اتنی کثرت سے ہیں کہ ان کا حصر کرنا (احصاء) ممکن نہیں اور وہ اس تواتر کے ساتھ وارد ہوئی ہیں کہ ان کی صحت قطعی ہے حدیث کی کوئی کتاب ان روایات سے خالی نہیں سیرت وسوانح کا ہر معجم اس حدیث کو اپنے دامن میں لیے ہوئے ہے۔ اگر ہم حتی المقدور ان احادیث کو جمع کرنے کی کوشش کریں تو ایک ضخیم انسائیکلو پیڈیا مرتّب ہو جائے گا۔ ہم نے اس مختصر سی کتاب میں پچاس احادیث کا انتخاب کیا ہے جو لفظ ومعنی کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ہم نے ان احادیث کو پچاس کتابوں سے اخذ کیا ہے اور اسانید کو حذف کر کے صرف مصادر کے بیان پر اکتفا کی ہے۔

یہ احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ امام مہدیؑ کے بارے میں احادیث متواتر ہیں۔ اور یہ کہ رسولِ اکرمؐ ہر بزم، ہر محفل، ہر اجتماع، ہر تقریب میں ملت مسلمہ کو امام کے ظہور کی بشارت دیتے رہے ہیں۔ احادیث ملاحظ فرمائیں۔

۱) آں حضرت صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔ (شب وروز) یعنی دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ اللّٰہ تعالےٰ میرے اہلِ بیت کے ایک فرد کو مبعوث کرے گا جس کا نام میرا نام ہوگا وہ اس دنیا کو عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔ ارشاد شیخ مفید ۳۷۳۔

۲) احمد اور ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے آں حضرتؐ سے اس حدیث کی تخریج کی

کے زانو پر بیٹھے ہوئے ہیں اور آں حضرت اُن کے ہونٹوں اور آنکھوں کا بوسہ لے رہے ہیں اور فرمارہے ہیں تم سردار ہو، سردار کے فرزند ہو، سرداروں کے والد ہو تم امام، ہو، امام کے فرزند ہو، ائمہ کے باپ ہو، تم حجّت ہو، حجّت کے فرزند ہو، نو حجّتوں کے باپ ہو جو تمھارے صلب میں ہوں گے ان میں نواں قائم ہوگا۔

(مقتل الحسین خوارزمی، ج ا، ص ۱۴۶)

۵) حضور اکرمؐ نے فرمایا آخری زمانے میں میری اولاد میں سے ایک شخص ظہور کرے گا اس کا نام میرا نام ہوگا اور اس کی کنّیت میری کنّیت ہوگی وہ زمین کو عدل سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ جور سے بھر چکی ہوگی، وہی مہدیؑ ہوگا۔

(تذکرہ الخواص، ص ۲۰۴)

۶) آں حضرتؐ نے فرمایا شب و روز ختم نہ ہوں گے (یعنی دنیا ختم نہ ہوگی) یہاں تک کہ میرے اہلِ بیتؑ کا ایک فرد حکومت کرے گا۔ وہ زمین کو عدل سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ جور سے بھر چکی ہوگی۔

(الملاحم والفتن ابن طاؤس، ص ۱۰۱)

۷) آں حضرتؐ نے حضرت فاطمہؑ سے فرمایا مہدیؑ تمھاری اولاد میں سے ہوگا۔

(الحدیث الرابع من اربعین الحافظ ابی نعیم دیکھو کشف الغمّہ، ص ۳۲۱)

۸) حضور اکرمؐ نے فرمایا؛ مہدی ہم اہلِ بیتؑ میں سے ہے اللّٰہ ایک رات میں اس کے کام کو درست کر دے گا۔

(اکمال الدین، ج ا، ص ۲۵۶)

۹) ابوھریرہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللّٰہؐ نے فرمایا: اس وقت تمھاری کیا کیفیت ہوگی جب تم میں فرزند مریم نازل ہوں گے اور تمھارا امام تم میں سے ہوگا۔

(صحیح البخاری، ج ۲، ص ۱۷۸)

۱۰) ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضا علیہ السّلام اپنے آبا سے روایت کرتے ہیں انھوں

میں سے ہوگا۔

(کفایۃ لاثر)

۱۵) ابوایوب انصاری سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ حضرت فاطمہؑ سے فرمایا: ہم میں خیرالانبیا ہے جوتمھارا باپ ہے، ہم میں خیرالاوصیا ہے جوتمھارا شوہر ہے ہم میں خیرالشّہدا جوتمھارے والد کا چچا حمزہ ہے، ہم میں سے وہ ہے اللہ نے جسے دو باز وعطا کیے ہیں جو جنت میں جہاں چاہتا ہے پرواز کرتا ہے اور وہ چچازاد بھائی جعفر ہے اور ہم میں اس امّت کے دونواسے جوانانِ جنت کے سردار حسن و حسین ہیں اور وہ دونوں تمھارے فرزند ہیں۔اور ہم میں سے مہدیؑ ہے جوتمھاری اولاد میں سے ہوگا۔

(منتخب الاثر للطف اللہ الصافی ،ص ۱۹۱)

۱۶) آں حضرتؐ کی ایک حدیث میں ہے جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے اور یہ کہ اس کا ایمان مکمّل ہواور اس کا اسلام درست ہوتو اسے چاہیے کہ وہ نبی اکرمؐ کے فرزند صاحب الزماں مہدیؑ کو دوست رکھے۔

(اربعین حافظ محمد بن ابی الفوارس ،الزام الناصب ،ج ا،ص ۳۲۷)

۱۷) آں حضرتؐ نے فرمایا۔ مبارک ہو ان کو جو میرے اہلِ بیتؑ کے قائم سے ملاقات کریں (ان کا زمانہ پائیں)اور ان کے ظہور سے قبل انھیں دوست رکھتے ہوں اور ان کے دشمنوں سے بیزاری کرتے ہوں اور ان سے قبل آنے والے ائمّہ ھدٰے سے محبت کرتے ہوں تو وہ لوگ میرے رفیق ، مجھ سے محبت و موَدّت کرنے والے ہیں (میری موَدّت ومحبت کے اہل ہیں)

(الغیبۃ للشیخ طوسی ۲۹۰)

۱۸) ابن عبّاسؓ سے روایت ہے اُنھوں نے کہا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا مہدیؑ جنت والوں کے لیے بمنزلۂ طاؤس ہے۔

(کتاب الفردوس لابن تفسیر و بہ یاب الام)

سوال کیا تھا وہ انھیں ملے گا تو وہ قبول نہیں کریں گے یہاں تک کہ وہ اسے میرے اہلِ بیتؑ کے ایک فرد کو دیں گے جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔ جو بھی اُن کا زمانہ پائے گا اسے ان کے پاس آنا چاہیے خواہ برف پر پاؤں رکھ کر ہی آنا پڑے۔

(سنن ابن ماجہ، ج ۲،ص ۲۶۹)

۲۲) حضورا کرمؐ نے فرمایا: جو ظہور مہدیؑ کا انکار کرتا ہے تو گویا اُس نے ان تمام چیزوں کا انکار کر دیا جو محمدؐ پر نازل ہوئیں اور جو دجّال کے آنے کا انکار کرے گا وہ کافر ہے۔

(فرائد السمطین الشافعی)

۲۳) ایک دن رسول اللہ بقیع میں تھے کہ علیؑ اُن کے پاس آئے اور آ کر سلام کیا تو رسول اللہؐ نے اُن سے کہا بیٹھ جاؤ، اور انھیں اپنے دائیں جانب بٹھایا پھر جعفر بن ابی طالب نے رسولِ اکرمؐ کے بارے میں دریافت کیا تو پتا چلا کہ وہ بقیع میں ہیں تو وہ بھی وہاں آئے انھوں نے رسول اللہؐ کو سلام کیا تو آں حضرتؐ نے انھیں اپنی بائیں جانب بٹھایا پھر عبّاس آئے انھوں نے آں حضرتؐ کو دریافت کیا تو بتایا گیا وہ بقیع میں ہیں وہ آئے انھوں نے سلام کیا تو آں حضرتؐ نے انھیں اپنے سامنے بٹھایا پھر آں حضرتؐ علیؑ سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے اے علیؑ کیا میں تمھیں خوشخبری سناؤں، کیا میں تمھیں کوئی خبر دوں تو اُنھوں نے کہا بے شک یا رسول اللہؐ آں حضرتؐ نے فرمایا میرے پاس ابھی ابھی جبرئیلؑ امین آئے تھے اور انھوں نے بتایا کہ آخری زمانہ میں جو قائم ظہور کریں گے اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے وہ تمھاری ذریت میں حسینؑ کی نسل سے ہوں گے تو علیؑ نے فرمایا یا رسول اللہ آپؐ ہی کے ذریعے سے ہم تک ہمیشہ خیر و بھلائی پہنچی ہے۔

(البحار، ج ۱۳،ص ۱۸)

۲۴) جابر بن یزید جابر بن عبداللہ الانصاریؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا مہدیؑ میری اولاد میں سے ہے (میرا بیٹا ہے) اس کا نام میرا

ساتھ ہے تو اس وقت مہدیؑ کا ظہور ہوگا۔

(عقد الدرر والباب السابع انظر المہدی الصدر، ص ۹۵)

۲۸) اُمّ سلمہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ آں حضرتؐ نے فرمایا؛ مہدی میری عترت میں اولاد فاطمہؑ سے ہوگا۔

(مطالب الودل، ج ۲، ص ۸۰)

۲۹) حذیفہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے پیغمبر اکرمؐ کو فرماتے ہوئے سنا، افسوس ہے اس امّت کے لیے جابر بادشاہوں سے وہ کیسے قتل کرتے ہیں اطاعت گزاروں کو ڈراتے دھمکاتے ہیں سوائے اُن کے جو اُن کی اطاعت کا اظہار کریں۔ مومن متقی اپنی زبان بند کیے رکھتا ہے اور دل سے اُن سے فرار اختیار کرتا ہے۔ جب اللّٰہ ارادہ کرے گا کہ اسلام دوبارہ غالب آجائے گا تو وہ ہر جابر و منکر کو ہلاک کردے گا اور وہ امّت کے بگاڑ کے بعد اس کی اصلاح کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔

پھر آں حضرتؐ نے فرمایا اے حذیفہ! اگر دنیا کے ختم ہونے میں ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو اللّٰہ اس دن کو طویل بنادے گا یہاں تک کہ میرے اہلِ بیتؑ میں سے ایک شخص اقتدار حاصل کرے گا۔ شدید قتال کے بعد اسلام غالب آجائے گا۔ اللّٰہ وعدہ خلافی نہیں کرتا اور وہ جلد ہی حساب لینے والا ہے۔

(اعیان الشیعہ، ج ۳، ص ۳۶۲)

۳۰) ابو سعید خدری نبی اکرمؐ سے روایت کرتے ہیں: آں حضرتؐ نے فرمایا میری امّت کو مہدیؑ کے زمانے میں ایسی نعمت ملے گی جیسی کسی اور کو نہ ملی ہوگی اللّٰہ تعالےٰ ان کے لیے آسمان سے بارش برسائے گا اور زمین اپنے تمام نباتات کو باہر نکال دے گی۔

(کشف الغمہ، ص ۳۲۳)

۳۱) آں حضرتؐ نے فرمایا: اے لوگو تم وہ بات کہو جس سے اللّٰہ تعالےٰ تم سے راضی

کہ مہدیؑ جو زمین کو عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بشیر ونذیر بنا کر بھیجا ہے اگر دنیا کے ختم ہونے میں ایک دن باقی رہ جائے گا تو اللّٰہ تعالیٰ اس دن کو طولانی کر دے گا یہاں تک کہ ان میں میرا بیٹا مہدیؑ ظہور کرے گا پھر عیسےٰؑ بن مریم روح اللّٰہ نازل ہوں گے۔اوراُن کے پیچھے نماز ادا کریں گے اور زمین کو اپنے رب کے نور سے فروزاں کر دیں گے۔اوراُن کی حکومت مشرق ومغرب تک پہنچ جائے گی۔

(غایۃ المرام،ص۶۹۳)

۳۵) آں حضرتؐ نے فرمایا: خلیفہ کی موت کے وقت اختلاف رونما ہوگا تو مدینہ کا رہنے والا ایک شخص بھاگ کر مکہ آجائے گا تو مکہ کے لوگ اس کے پاس آکر اس سے قتال کریں گے جب کہ وہ اسے ناپسند کرے گا پھر وہ رکن ومقام کے درمیان اس کی بیعت کرلیں گے پھر شام کے لوگوں کی ایک فوج اس کی طرف آئے گی جو مکہ ومدینہ کے درمیان بیدا کے مقام پر زمین میں دھنس جائے گی جب لوگ یہ دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور عراق کے قبائل اس کے پاس آکر رکن ومقام کے مابین اس کی بیعت کرلیں گے پھر قریش کا ایک جوان شخص ظاہر ہوگا جس کے ماموں کلب کے خاندان والے ہوں گے وہ ان کی طرف لشکر بھیجے گا تو لوگ ان پر غالب آجائیں گے یہ کلب کی فوج ہوگی اور اس کے لیے محرومی ہوگی جس نے کلب کے مالِ غنیمت کو نہیں دیکھا۔تو مال کی تقسیم صحیح ہو گی۔اوروہ لوگوں میں سنّت نبی اکرمؐ کے مطابق عمل کرے گا اور اسلام کو مکمّل طور سے دنیا میں نافذ کردے گا پھر وہ سات سال تک رہے گا پھر اس کی وفات ہوگی اور مسلمان اس کی نماز پڑھیں گے۔

(صحیح ابوداؤد کتاب المہدی،ج۴،ص۱۵۳)

۳۶) ابوسعید خدری سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا وہ ہم میں سے ہے عیسےٰ بن مریم جس کے (ساتھ) پیچھے نماز پڑھیں گے۔

(کتاب الفتن للحافظ ابی عبداللّٰہ بن حماد دیکھو غایۃ المرام،ص۷۰۴)

۴۰) ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا: حضرت فاطمہؑ اپنے والد کی خدمت میں تشریف لے گئیں جب کہ وہ بیمار تھے تو حضرت فاطمہؑ نے رو کر کہا اے والد گرامی ہم آپ کے بعد برباد ہونے سے ڈرتے ہیں۔ تو آں حضرتؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ اللّٰہ تعالےٰ نے زمین والوں پر نظر کی تو ان میں سے تمھارے والد کو منتخب کر کے رسول بنا کر مبعوث کیا۔ پھر جب دوبارہ نظر کی تو ان میں سے تمھارے شوہر کو چن لیا اور مجھے حکم دیا کہ میں تمھاری شادی اُن سے کردوں تو میں نے ایسا کیا، وہ حلم کے اعتبار سے تمام مسلمانوں سے عظیم ہیں، سب سے زیادہ علم رکھنے والے اور سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں۔ ہم اہلِ بیتؑ کو سات ایسی صفتیں عطا ہوئی ہیں جو اوّلین میں سے کسی کو عطا نہیں ہوئیں اور نہ آخرین میں سے کسی کو ملیں گی۔ ہمارا نبی تمام انبیا میں سب سے بہتر ہے اور وہ تمھارا باپ ہے اور ہمارا وصی خیر الاوصیا ہے اور وہ تمھارا شوہر ہے اور ہمارا شہید خیر الشّہدا ہے وہ تمھارے والد کے چچا حمزہ ہیں، اور ہم میں سے ہے جس کے دو بازو ہیں جن کے ذریعے وہ جنت میں جہاں چاہے پرواز کرتا ہے اور وہ جعفر ہے، اور ہم میں سے اس امّت کے سبط ہیں اور وہ تمھارے فرزند ہیں اور ہم میں سے اس امّت کا مہدیؑ ہے۔

(فضائل الصحابہ لابی مظفر السمعانی ینابیع المودۃ ص ۴۹۰)

۴۱) آں حضرتؐ نے فرمایا: مہدی سات سال یا دس سال حکومت کریں گے کوفہ والے سب سے زیادہ خوش نصیب ہوں گے۔

(فضل الکوفہ لابی عبداللّٰہ محمد بن علی المہدی ینابیع المودۃ ص ۴۹)

۴۲) آں حضرتؐ نے فرمایا: مہدیؑ کی علامت یہ ہے جب بیدا میں لشکر دھنس جائے وہ ظہور مہدیؑ کی علامت ہے۔

(البرھان فی علامات مہدی آخر الزمان منتخب الاثر، ص ۴۵۹)

۴۳) ابو مسلم، عبدالرحمٰن بن عوف سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ رسول اللّٰہؐ نے فرمایا اللّٰہ تعالےٰ میری عترت میں سے ایک شخص کو ضرور

علی بن ابی طالبؑ ہیں پھر حسنؑ پھر حسینؑ پھر علی بن الحسینؑ پھر محمد بن علی جو توریت میں باقرؑ کے نام سے معروف ہیں۔ جابر تمھاری اُن سے ملاقات ہوگی جب ملاقات ہو تو اُن سے میرا اسلام کہنا پھر جعفر بن محمد الصادقؑ پھر موسےٰ بن جعفر پھر علی بن موسےٰ پھر محمد بن علی پھر علی بن محمد پھر حسن بن علی پھر میرا اہم نام وہم لقب (کنّیت) زمین پر اللّٰہ کی حجّت اس کے بندوں میں بقیۃ اللّٰہ فرزند حسن بن علی یہ وہی ہیں اللّٰہ تعالےٰ جن کے توسط سے زمین کے مشرق ومغرب کو فتح سے ہمکنار کرے گا، یہ وہی ہیں جو اپنے شیعوں اور دوستوں سے ایسے غائب ہو جائیں گے کہ اُن کی امامت کی بات صرف اُنھی لوگوں پر ثابت ہوگی اللہ نے جن کے دلوں کا امتحان ایمان کے کے لیے لے لیا ہے۔

(الدمعہ الساکبہ، ج ۳، ص ۲۳۸)

۴۶) آں حضرت نے فرمایا وہ امّت کیسے ہلاک ہوگی جس کے آغاز میں میں ہوں جس کے آخر میں عیسےٰؑ ہیں اور جس کے وسط میں مہدی ہیں۔

(تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۶۲)

۴۷) ابوسعید خدری روایت کرتے ہیں انھوں نے رسول اللّٰہؐ نے فرمایا تمھیں مہدیؑ کی بشارت ہو جو سختی اور زلزلے کے وقت آخری زمانے میں تشریف لائیں گے اللّٰہ اُن کے ذریعے سے زمین کو عدل وداد سے پُر کردے گا۔

(دلائل الامامۃ ص ۱۷۱)

۴۸) آں حضرت نے علیؑ سے فرمایا میں تمھاری شادی فاطمہؑ سے کرنے والا ہوں جو عالمین کی عورتوں کی سردار اور تمھارے بعد میرے نزدیک سب سے زیاہ محبوب ہستی ہے اور تم دونوں سے جوانانِ جنت کے سردار وجود میں آئیں گے۔ ایسے شہدا جو زمین میں میرے بعد خون میں غلطان مقہور اور مظلوم ہوں گے وہ ایسے روشن شرفا خاندان کے افراد ہوں گے اللّٰہ جن کے ذریعے ظلم کی آگ کو بجھا دے گا اور اُن کے ذریعے حق کو زندہ کرے گا اور باطل کو مردہ کردے گا ان کی تعداد سال کے مہینوں کی تعداد جتنی ہوگی ان کا

تمھارے والد کے چچازاد ہیں اور تمھارے شوہر کے بھائی ہیں اور ہم میں سے اس امّت کے دو سبط ہیں اور وہ تمھارے بیٹے حسنؑ وحسینؑ ہیں اور وہ دونوں جوانانِ جنت کے سردار ہیں اِس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے ان کے والدین اُن سے افضل ہیں۔

اے فاطمہؑ اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ان ہی دونوں سے اس امّت کا مہدیؑ ہوگا۔ جب دنیا میں فساد اور لاقانونیت پھیل جائے گی اور فتنے ظاہر ہوں گے راستے کٹ جائیں گے اور بعض بعض پر حملہ کریں گے نہ تو بڑا چھوٹوں پر رحم کرے گا اور نہ ہی چھوٹا بڑے کی توقیر کرے گا تو اللّٰہ تعالٰے ان دونوں (حسنؑ و حسینؑ) کی نسل سے اس وقت اسے بھیجے گا جو گم راہی کے قلعوں کو فتح کرلے گا جس طرح میں نے اول زمانے میں اسے مضبوط کیا تھا وہ دنیا کو عدل سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ جور سے بھر چکی ہوگی۔

اے فاطمہؑ غمگین نہ ہو، اور گریہ نہ کرو اس لیے کہ اللّٰہ تعالٰے تم پر بہت مہربان ہے اس منزلت کے سبب جو میرے دل میں تمھارے لیے ہے، اور اللّٰہ نے تمھیں ایسا شوہر دیا ہے جو اہلِ بیتؑ میں از روے حسب بہتر از روے منصب افضل ہے وہ رعایا پر بے حد مہربان اور عدل پر مبنی تقسیم کرنے والا اور بہترین فیصلے کرنے والا ہے۔ میں نے رب العزت سے التجا کیا ہے کہ تم اہلِ بیتؑ میں پہلی فرد ہوگی جو مجھ سے آکر ملوگی۔

(مجمع الزوائد للھیثمی ، ج ۹، ص ۱۶۵)

❁ ❁ ❁

طولانی ہے میں اپنے شیعوں کو اُن کی غیبت میں چوپایوں کی مانند حیران وسرگرداں دیکھ رہا ہوں جو چراگاہ کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں مگر نہیں پاتے لیکن جو اُن میں سے اپنے دین پر ثابت قدم رہے گا تو اس کا دل اپنے امام کی طولانی غیبت سے سخت نہیں ہوگا اور وہ میرے ساتھ قیامت کے روز میرے درجے میں ہوگا پھر آپؑ نے فرمایا بے شک قائم ہم میں سے ہے جب قیام کرے گا تو اس وقت کسی کی گردن میں اس کی بیعت کا قلادہ نہ ہوگا اس لیے اس کی ولادت اور شخصیت کو مخفی رکھا گیا ہے۔

(اعیان الشیعہ ج۴ ق۳ ص۳۹۴)

۳۔حضرت علیؑ نے فرمایا خدا کی قسم مجھے اور میرے ان دونوں بیٹوں کو یقیناً قتل کر دیا جائے گا اور اللّٰہ تعالےٰ آخری زمانے میں میری اولاد میں سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو ہمارا قصاص لے گا اور وہ اُن سے غائب ہو جائے گا تا کہ گم راہوں کی تمیز ہو سکے یہاں تک کہ جاہل یہ کہے گا اب اللّٰہ کو آل محمدؐ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

(البحار، ج۱۳ ص۱۳۱)

۴۔حضرت علیؑ نے فرمایا: بے شک زمین اللّٰہ تعالےٰ کی حجّت سے خالی نہیں رہ سکتی لیکن اللّٰہ اس سے لوگوں کو اندھا بنا دیتا ہے ان کے ظلم، جور اور اپنے نفوس پر زیادتی کے سبب، اگر زمین ایک ساعت بھی حجّت الٰہی سے خالی ہو جائے تو رہنے والوں سمیت دھنس جائے۔حجّت لوگوں کو پہچانتی ہے جب کہ وہ نہیں پہچانتے ہیں جس طرح حضرت یوسف لوگوں کو پہچان رہے تھے اور وہ ان کی شناخت نہیں کر پا رہے تھے پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی:

یا حسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزؤن

(الغیبۃ للنعمانی ۷۰)

۵۔محمد بن حنفیہ اپنے والد امیر المومنینؑ سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا: مہدیؑ عجل اللّٰہ فرجہ ہم اہلِ بیتؑ میں سے ہے اللّٰہ ایک رات میں اس کے

۹۔اصبغ بن نباتہ امیر المومنینؑ سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنینؑ نے قائم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ''وہ ان لوگوں سے غائب ہو جائے گا یہاں تک کہ جاہل یہ کہے گا کہ اللہ کو اب آل محمد کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔''

(اکمال الدین ۱/۳۰۴۔الغیبۃ شیخ طوسی ۱۲۲)

۱۰۔علقمہ بن قیس روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے کوفہ کے منبر پر خطبۂ لوٴلوٴ ۃ ارشاد فرماتے ہوئے اس کے آخر میں فرمایا۔عنقریب میں کوچ کرنے والا ہوں اور تم اموی فتنہ اور کسروی حکومت کا انتظا کر و اللہ نے جسے زندہ کیا ہے اسے مردہ کر دیا جائے گا اور اللہ نے جسے مردہ کیا اسے زندہ کیا جائے گا۔اپنے گھروں کو اپنی عبادت گاہیں بنا دینا اور جھاوٴ کے درخت کی مانند منتشر ہو جانا،تم اللہ کو کثرت سے یاد کرنا اس لیے کہ کاش تم اس امر سے واقف ہوتے کہ اُس کا ذکر سب سے بڑا ہے۔

پھر مولا نے فرمایا؛ دجلہ، دجیل اور فرات کے مابین ایک شہر بنایا جائے گا جس کا نام زوراء ہوگا جب تم دیکھو کہ اُسے گچ اور اینٹ کے ساتھ مضبوط کیا گیا ہے۔اسے آراستہ کیا گیا ہے سونے، چاندی، آزورد، مرمر اور رُخام سے اور ہاتھی دانت کے دروازے، خیمے، قبے اور سیارات (کاریں) ہر طرف ہوں گی اوا ساگوان اور چیڑ کی لکڑی اور صنوبر کے درخت سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہو۔اور محلات کو پختہ اور مضبوط بنایا گیا ہو۔بنی شبہ صبان کے ۲۴ بادشاہ اُن میں والی ہوں گے ان میں سفاح، مقلاص، جموح، حذوع، مظفر، مونث، نظار، کبش، مھتور، غبار، مصطلم، مستصعب، علام، رھبانی، خلیع، سیار، مترف، کرید، الدب، مترف اور اکلب، رسیم، ظلام اور غیشوق اور سرخ رنگ کا قبہ تعمیر کیا جائے گا اور اس کے بعد قائم حق اپنے چہرے سے پردہ اُٹھائے گا اور اقالیم میں ایسے نظر آئے گا جیسے روشن چاند ستاروں کے مانند ہوتا ہے۔

(البحار، ج ۱۳، ص ۱۷۱)

۱۱۔حضرت علیؑ نے فرمایا: دنیا مخالفت کے بعد ہم پر مہربان ہو جائے گی جیسے

حضرت مہدیؑ ہیں۔

وہ کتاب وسنّت کا پیروی کرنے والا اور صالحین کی طرح پیروی کرنے والا اور ان کے نقش قدم پر گامزن ہونے والا ہوگا تاکہ وہ فتنوں کی گرہیں کھول سکے۔

وہ بندھی ہوئی رسی کو کھولے گا اور وہ قیدیوں کو آزاد کرائے گا اور مظلومین کو ظالموں کے ہاتھوں سے چھڑائے گا وہ گم راہوں کی جماعت سے ایک جماعت کو الگ کر دے گا صاحبان ہدایت اور اہلِ ایمان میں جو تفرقہ پیدا ہو چکا ہوگا ان کو دور کر کے انھیں شیر وشکر بنا دے گا۔

(شرح نہج البلاغہ، ج۲، ص۴۳۶)

۱۴۔ اور آپؑ کا ایک خطبہ یہ ہے:

اس نے لباس حکمت کو بطور ڈھال پہن رکھا ہے۔ اس نے نہایت ادب ے ساتھ آگے بڑھ کر اسے پہچان کر اور خود کو اس کے لیے فارغ کر کے اسے اپنا لیا ہے۔ یہ حکمت اس کے نزدیک اس کا گم شدہ سرمایہ ہے جسے وہ تلاش کر رہا تھا اور یہ اس کی ضرورت تھی جس کے بارے میں سوال کر رہا تھا جب سے اسلام بے دیار اور مسافر ہوا وہ بھی غریب الدیار ہو گیا وہ زمین سے چمٹا ہوا ہے اور اس نے زمین پر اپنے پیر جما لیے ہیں وہ خدا کی حجتوں میں سے باقی ماندہ حجّت ہے اور انبیا کے خلفا میں سے ایک خلیفہ ہے۔

ابن ابی الحدید فرماتے ہیں کہ اس کلام کی تشریح ہر گروہ نے اپنے اپنے عقیدے کے مطابق کی ہے۔ شیعہ امامیہ یہ سمجھتے ہیں کہ اُس سے مراد مہدیؑ منتظر ہیں اور میرے نزدیک بھی یہ بعید نہیں ہے کہ اس سے قائمِ آل محمد کو مراد لیا جائے۔

۱۵۔ آپ کا ایک خطبہ ہے۔

(شرح نہج البلاغہ، ج۲، ص۵۳۵)

محمدی پرچم کا اٹھانے والا احمدی سلطنت سے تعلّق رکھنے والا تلوار سے قیام

پر مائل ہو جائے گی اور جب رائے کے مقابل میں قرآن کے جانب راغب ہوں گے تو رائے بھی قرآن کی جانب جھک جائے گی۔

مفتی محمد عبدہ اس خطبہ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں قائم کے بارے میں خبر ہے جو قرآن کے بارے میں صدا لگائے گا اور انسانوں سے پیروی کا مطالبہ کرے گا اور ہر قسم کی رائے جو اس کے بارے میں ہوگی اسے مسترد کر دے گا۔ اور ''**یعطف الھوٰی**'' کا مفہوم ہے کہ وہ خواہشات پر غالب آجائے گا اور اسے ایثار کی جانب جھکا دے گا اور اس طرح ہدایت کو خواہشات پر غالب کر دے گا، وہ اسی طرح امامؑ کے قول **ویعطف الرأی و القراٰن** کا مفہوم یہ ہے کہ وہ رائے اور قیاس کے حکم پر غالب آئے گا اور اس پر قرآن کو غلبہ دلا دے گا اور لوگوں کو آمادہ کرے گا کہ وہ قرآن پر عمل پیرا ہوں۔

(شرح نہج، الشیخ محمد عبدہ، ج۲،ص۲۹)

۱۹۔ امامؑ نے فرمایا:

مہدیؑ میری ذریت میں سے ہوگا اور وہ رکن اور مقام کے درمیان ظہور کرے گا۔

(الشیعہ والرجعہ، ج۱،ص۱۵۰)

۲۰۔ امامؑ کا خطبہ:

کل کے بارے میں آگاہ ہو جاؤ اور ایسا کل آنے والا ہے جس کے بارے میں تم نہیں جانتے ہو جو حاکم ہوگا وہ کارندوں سے ان کے بُرے کاموں کی بنیاد پر باز پرس کرے گا اور زمین اُس کے لیے اپنے اندر چھپے ہوئے خزانوں کو نکال کر باہر کر دے گی اور جملہ معاملات کی باگ ڈور اس کے پاس ہوگی وہ تمھیں دکھائے گا کہ ماحول کس طرح تبدیل ہوتا ہے اور وہ کتاب وسنّت کی جن باتوں کو مردہ کر دیا گیا ہے انھیں زندہ کرے گا۔

ابن ابی الحدید نے کہا کہ **الافی غد** سے شروع ہونے والے اس خطبہ میں آئیندہ آنے والے زمانے کی اہمیت اور عظمت کی وضاحت کی گئی ہے، **و سیاتی غدبما لا تعرفون** سے آنے والے کل یعنی مستقبل کا پتا بتایا ہے اور جس کا وعدہ کیا جا

ائمہ علیہم السّلام ظہور امام مہدیؑ کی بشارت دیتے ہیں

ائمہ اہلِ بیتؑ نے امام مہدیؑ کی بشارت کے بارے میں اپنے جد رسول اللہؐ اور اپنے والد امیر المومنینؑ کی سیرت پر عمل کیا ہے، ان سے اس کے بارے میں لاتعداد احادیث مروی ہیں جن میں ان کا نام، ان کی صفات، علامات ظہور، ان کے انصار اور حکومت کا بیان ہے، معجم الاحادیث ان کی احادیث سے پرُ ہیں اور ان کی بیان کردہ روایات سے اکتسابِ فیض کرتے ہیں۔ اگر ہم تمام ان روایات کا احصا کرنا چاہیں جو بیان کی گئی ہیں تو ہمیں کئی کتب اور ضخیم جلدیں درکار ہوں گی ہم نے اپنی اس مختصر سی کتاب میں ہر امام سے صرف ایک حدیث نقل کرنے پر اکتفا کی ہے، قارئین کرام سے گزارش ہے کہ مزید مطالعے کے لیے ہمارے ذکر کردہ مصادر اور دیگر مصادر کی طرف رجوع کریں۔

۱۔ حنان بن سدیر اپنے والد سدیر بن حکیم سے وہ اپنے والد سے وہ ابوسعید عقیص سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا جب امام حسنؑ نے معاویہ بن ابی سفیان سے صلح کی تو کچھ لوگ ان کے پاس آئے اور انھیں اس عمل پر ملامت کرنے لگے تو امام حسنؑ نے فرمایا ”تم پروا ہو تم نہیں جانتے کہ میں نے کیا کچھ کیا ہے خدا کی قسم میں نے جو کچھ کیا ہے۔ جب تک سورج طلوع اور غروب ہوتا رہے گا۔ اس میں میرے شیعوں کے لیے بھلائی ہے کیا تمھیں نہیں معلوم کہ میں تمھارا امام ہوں میری اطاعت تم پر واجب ہے اور رسولِ اکرمؐ کی حدیث اور فرمان کے مطابق میں جوانان جنت کے سرداروں میں سے ایک ہوں انھوں نے جواب دیا کہ بے شک ایسا ہی ہے امامؑ نے فرمایا کہ تمھیں نہیں معلوم کہ حضرت خضرؑ نے جب سفینہ میں سوراخ کر دیا، غلام (لڑکے) کو قتل کر دیا، دیوار

ہدایت کے چراغ، علم کے چشمے ہوں گے اللہ تعالےٰ انھیں ہر تاریک فتنے سے نجات دے گا۔ میں دیکھ رہا ہوں کے تمھارا صاحب (امامؑ) تمہارے نجف کے اوپر بلند ہوا کوخان کی پشت سے تین سواور چند افراد کے ساتھ، جبرئیلؑ اِن کے دائیں طرف ہیں اور میکائیلؑ اِن کے بائیں طرف میں اور اسرافیل اُن کے سامنے ہیں اور ان کے پاس رسول اللہؐ کا پرچم ہے جسے وہ لہرارہے ہیں وہ (اس پرچم کے ساتھ) جس قوم کی جانب رخ کریں اللہ تعالےٰ انھیں ہلاک کردے گا۔

(الغیبۃ للنعمانی، ص ۴۱)

۴۔ ابوحمزہ ثمالی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں ابوجعفر محمد باقرؑ کی خدمت میں اقدس میں ایک روز موجود تھا جب مجمع چھٹ گیا اور سب لوگ چلے گئے تو امامؑ نے فرمایا اے ابوحمزہ قیام قائم اللہ کے نزدیک ایک حتمی امر ہے اس میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس میں شک کرنے والا کافر اور منکر ہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا مجھے قسم ہے اپنے ماں باپ کی اس کا نام میرا نام ہے اور اس کی کنّیت میری کنّیت ہوگی میرے بعد ساتواں ہوگا وہ زمین کو عدل وانصاف سے اِسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی، پھر آپؑ نے فرمایا ابوحمزہ جس نے آپ کا زمانہ پایا اور محمدؐ وعلیؑ کو سلام نہ کیا تو اللہ نے اِس پر جنت کو حرام قرار دیا ہے اور اِس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ظالموں کو برُا بدلہ ٹھکانا ملے گا۔

(الغیبۃ للنعمانی، ص ۴۱)

۵۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: میری اولاد میں خلفِ صالح مہدیؑ ہوگا اس کا نام محمد اور کنّیت ابوالقاسم ہوگی جو آخری زمانے میں ظہور کرے گا۔

(کشف الغمہ، ص ۳۲۴)

۶۔ یونس بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں موسےٰ بن جعفرؑ کی خدمت میں پہنچا اور میں نے اُن سے کہا اے فرزندِ رسول کیا آپ قائم بالحق ہیں۔

میں جن کا انتظار ہوگا، ظہور کے بعد جن کی اطاعت ہوگی اگر دنیا کے باقی رہنے میں ایک دن بھی ہوگا تو اللہ اس دن کو طویل کر دے گا یہاں تک کہ ہمارا قائم ظہور کرے گا تو زمین کو عدل سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ جور سے بھری ہوگی۔

(ینابیع المودۃ، ص۴۵۴، الفصول المہمہ، ۲۳۳، البحار، ج۱۳، ص۱۴)

۸۔ عبدالعظیم حسنی سے روایت ہے انھوں نے کہا میں نے علی بن موسےٰ الرضاؑ سے کہا میں سمجھتا ہوں کہ آپؑ ہی وہ قائم ہیں جو آل محمد سے ہوں گے اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس قدر وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

تو امامؑ نے جواب دیا اے ابوالقاسم ہم میں سے ہر فرد قائم بامراللہ اور اس کے دین کا ہادی ہے، لیکن وہ قائم جس کے ذریعے اللہ تعالےٰ زمین کو کفار اور منکرین سے پاک کرے گا اور اسے عدل و انصاف سے بھر دے گا وہ وہ ہے لوگوں سے جس کی ولادت مخفی ہے اور ان کی ہستی غائب ہے اور ان کا نام غیبت میں لینا حرام ہے اور وہ رسول اللہؐ کے ہم نام و ہم لقب ہیں وہ وہ ہیں زمین جن کے لیے لپٹ (سمٹ) جائے گی اور ہر دشوار ان کے لیے آسان ہو جائے گا، ان کے پاس دور دراز سے ان کے صحاب جمع ہوں گے جن کی تعداد اہلِ بدر جتنی، یعنی ۳۱۳ رہوگی اور یہ اللہ تعالےٰ کا قول: **اینما تکونوا یات بکم الله جمیعا ان الله علی کل شی ء قدیر** ہے۔ جب مخلصین کی یہ تعداد اُن کے لیے جمع ہو جائے گی تو ان کا امر ظاہر ہو جائے گا جب بیعت مکمّل ہو جائے گی اور وہ دس ہزار افراد ہوں گے تو امام اللہ کے اذن سے ظہور فرمائیں گے۔

(سفینۃ البحار، ج۳، ص۲۰۷)

۹۔ ابو ہاشم داؤد بن القاسم جعفری سے روایت ہے انھوں نے کہا میں نے ابوالحسن صاحب العسکر کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؛ میرے بعد آنے والا میرا بیٹا حسن ہے پس کیسے ہوگا تمھارے لیے خلف بعد خلف (یعنی اس آنے والے بیٹے کے بعد آنے والا بیٹا)

صحابہ اور تابعین کی بشارت امام مہدیؑ کے بارے میں

سابقہ فصلوں میں امام مہدیؑ سے متعلّق رسولِ اکرمؐ کی احادیث اور ائمّہ ، اطہار کی احادیث بیان کی گئیں اور ہم اس فصل میں امام مہدیؑ کے بارے میں بزرگ صحابہ اور تابعین کے اقوال بیان کر رہے ہیں، امام کے ظہور پر اور ان کے قیام پر ان سب کا اجماع اور سب کا اتّفاق ہے۔ ہم اُن میں سے ہر ایک کا ایک قول پیش کر رہے ہیں۔

۱۔ امیر المومنینؑ اور امام المتقین نے فرمایا: مہدی عجل اللّٰہ فرجہ ہم اہلِ بیت میں سے ہوگا اللّٰہ ایک رات میں اس کے کام کو ٹھیک کر دے گا۔

(الملاحم والفتن، ص ۱۱۹)

۲۔ امام حسن بن علیؑ نے فرمایا: جس امر کے تم منتظر ہو یہ اُس وقت تک نہ ہوگا جب تک تم ایک دوسرے سے برائت کا اظہار نہ کروگے ایک دوسرے پر لعنت نہ بھیجوگے اور ایک دوسرے کے چہرے پر لعاب دہن نہ پھینکوگے اور ایک دوسرے کے کفر کی گواہی نہ دوگے۔ اس وقت ہمارے قائم کا قیام ہوگا اور یہ تمام باتیں ختم ہو جائیں گی۔

(اعیان الشیعہ ، ج ۴، ق ۳، ص ۴۷۹)

۳۔ امام حسین بن علیؑ نے فرمایا میرے نویں فرزند میں حضرت یوسف اور حضرت موسیٰ بن عمران کی ایک سنّت (طریقہ طرز و روش) ہوگی اور وہ ہمارا قائم ہے اللّٰہ تعالےٰ اس کے امر کو ایک رات میں درست کر دے گا۔

(اعیان الشیعہ ، ج ۴، ق ۴۔۳، ص ۳۹۶)

۴۔ امام علی بن الحسینؑ نے فرمایا: ہمارے شیعوں کو مبارک ہو ہمارے قائم کی غیبت میں ہماری رسی کو تھامے رہیں، ہماری محبت پر ثابت قدم رہیں اور ہمارے دشمنوں سے

افضل ہے اور انھی میں سے وہ آئے گا جو زمین کو عدل سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی۔

(اعیان الشیعہ، ج ۴، ق ۱، ص ۴۵۷)

۸۔ جب حضرت سلمانؓ کوفہ میں داخل ہوئے اور اُس کی طرف نظر کی اور جو کچھ اس میں مصائب ہوں گے اُنھیں یاد کیا یہاں تک کہ بنو امیہ کی حکومت اور ان کے بعد لوگوں کو یاد کیا۔ آپ نے فرمایا جب ایسا وقت آئے تو تم لوگ اپنے گھروں میں بیٹھے رہو یہاں تک کہ طاہر اور طاہر و مطہّر کے فرزند، صاحبِ غیبت اور بقیۃ اللّٰہ کا ظہور ہو۔

(الغیبۃ الشیخ طوسی/۲۱۱)

۹۔ عمار بن یاسرؓ نے کہا امام مہدیؑ کے ظہور کی علامت ترکوں کا تمھاری طرف واپس آنا، تمھارے خلیفہ کی موت جو تمھارے لیے اموال جمع کر رہا تھا۔ اس کے بعد کم زور شخص کی حکومت دو سال کے بعد خلافت سے دستبر داری، مسجد دمشق کے مغرب میں خسف شام سے تین آدمیوں کا نکلنا، اہلِ مغرب کا مصر کی جانب خروج کرنا، اور وہ خروج سفیانی کی علامت ہے۔

(کشف الاستار، ص ۱۳۴)

۱۰۔ عبداللّٰہ بن عبّاس بن عبدالمطّلب نے فرمایا: وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا جس طرح وہ جور سے بھر چکی ہوگی، اس کے زمانے میں چوپایوں اور درندوں کو امن ملے گا (۱) اور زمین اپنے جگر کے ٹکڑوں کو اگل دے گی جیسے سونے اور چاندی کے سُتون۔

(الصواعق المحرقہ ص ۹۹)

۱۱۔ کعب نے کہا: میں نے امام مہدیؑ کا نام اسفارِ توریت میں لکھا ہوا دیکھا ان کی حکومت میں ظلم اور زیادتی نہ ہوگی۔

(الملاحم والفتن ص ۸۲)

اور کہا مہدیؑ اللّٰہ کے سامنے اسی طرح خاشع ہوں گے جیسے شیشے کا ٹکڑا خاشع

۱۷۔ ابوعمرو عامر بن سراحیل شعبی نے کہا جان بے شک ہماری روایت میں ہمارا اور اکثر اہلِ اسلام کا اس پر اتّفاق ہے کہ ہمارے نبیؐ نے فرمایا یقیناً مہدیؑ ان کی بیٹی فاطمہؑ کی اولاد سے ہوں گے، وہ ظاہر ہوں گے اور زمین کو عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح اُن کے غیر نے اسے ظلم وجور سے بھر دیا ہوگا۔

(غایۃ المرام ا ص ۷۰۴)

۱۸۔ محمد بن مسلم زھری نے کہا: جب مہدیؑ اور سفیانی قتال کے لیے جمع ہوں گے اس روز آسمان سے ایک آواز سنائی دے گی؛ آگاہ ہوجاؤ اللّٰہ کے اولیا فلان کے اصحاب میں سے ہیں یعنی المہدیؑ (الحدیث)۔

(منتخب الاثر، ص ۴۸۱)

۱۹۔ ابومحمد اسماعیل بن عبدالرحمٰن السدی نے کہا: امام مہدیؑ اور عیسٰےؑ ایک جگہ جمع ہوں گے اور اس وقت نماز کا وقت آجائے گا تو مہدیؑ عیسٰےؑ سے کہیں گے آپؑ آگے بڑھیے حضرت عیسٰےؑ جواب دیں گے آپ نماز پڑھانے کے زیادہ مستحق ہیں تو حضرت عیسٰے اُن کے پیچھے ماموم کی حیثیت سے نماز پڑھیں گے۔

(تذکرۃ الخواص، ص ۳۷۷)

۲۰۔ مقاتل بن سلیمان نے اللّٰہ تعالٰے کے قول ''**وانہ لعلم للساعۃ**'' کی تفسیر میں کہا ہے، یہ آیت امام مہدیؑ کے بارے میں نازل ہوئی۔

(المہدی الصدر، ص ۱۴۱)

۲۱۔ عبداللّٰہ بن عمر نے کہا جب بیدا میں لشکر زمین میں دھنس جائے گا تو وہ امام مہدیؑ کے ظہور کی علامت ہے۔

(الملاحم والفتن، ص ۵۰)

۲۲۔ زید بن علی بن الحسینؑ نے ابن بکیر سے ارشاد فرمایا: ہمارے ذریعے سے اللّٰہ پہچانا گیا، اور ہمارے ذریعے سے اس کی عبادت ہوئی ہم اللّٰہ تک پہنچنے کا راستہ بنے ہم

وہ صحابہ کرام جنھوں نے امام مہدیؑ کے بارے میں رسول اللہؐ کی احادیث کی روایت کی ہیں

جو بھی کُتُبِ حدیث اور معاجم الاحادیث کی ورق گردانی کرے گا تو امام مہدیؑ کا نام اسے آغاز وانجام میں تابناک نظر آئے گا۔ صحابہؓ کبار کی کافی تعداد نے احادیث رسولؐ کو نقل کیا ہے۔

آپ کے سامنے ایک جدول ہے جس میں پچاس اُن صحابیوں کے اسمائے گرامی ہیں۔ جنھوں نے امام مہدیؑ کے بارے میں احادیث رسولؐ کی روایت کی ہے اور ہم نے ہر صحابی کے نام کے سامنے صرف ایک مصدر کے بیان پر اکتفا کی ہے جس میں امام مہدیؑ کی حدیث اس صحابی کے واسطے سے آئی ہے۔ اور اگر ہمارا یہ ارادہ ہو کہ ہر صحابی کی تمام روایات کا احصا کریں جو اس نے امام مہدیؑ کے بارے میں بیان کی ہیں تو ہمیں حدیث کا ایک ضخیم انسائیکلوپیڈیا درکار ہو گا جو حدیث کے کسی بڑے دائرۃ المعارف سے کم نہ ہو گا۔ ہاں ہم نے کچھ احادیث بیان کی ہیں جو صحابی رسول حضرت ابوسعید خدریؓ کے طریق سے آئی ہیں تاکہ آپ پر یہ واضح ہو جائے کہ صحابہ کرامؓ نے کس کثرت کے ساتھ امام مہدیؑ کے بارے میں روایات نقل کی ہیں۔ اور یہ ان کے نزدیک ایسے مسلمات میں سے ہے جس کے بارے میں دوراویوں میں اختلاف نہیں ہوا اور کسی صحابی یا تابعی سے اس کے خلاف نقل نہیں ہوا۔ اب ہم ان احادیث کا ذکر کر رہے ہیں جو صحابی رسولؐ حضرت ابوسعید خدری کے طریق سے آئی ہیں اور اُس کے بعد ہم ان روایات کو بیان کریں گے جنھیں دیگر صحابہ نے نقل کیا ہے۔

۵۔ ابونضرہ، خدری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ آں حضرتؐ نے فرمایا میرے بعد ایک ایسا خلیفہ ہوگا جو بے حساب مال دے گا اور اس کو شمار نہ کرے گا۔

(مسند احمد، ج ۳، ص ۴۸)

۶۔ اعمش، عطیہ سے وہ ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا رسول اللّٰہؐ نے فرمایا زمانے کے خاتمے پر اور فتنے کے ظہور کے موقع پر ایک شخص آئے گا جس کا نام مہدیؑ ہوگا جس کی عطا وافر ہوگی۔

(البیان فی اخبار صاحب الزمان، ص ۸۵)

۷۔ ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہؑ اپنے والد کی خدمت میں اُن کی بیماری کے وقت تشریف لے گئیں۔ حضرت فاطمہؑ نے اُنھیں دیکھ کر گریہ کیا اور فرمایا بابا جان میں آپؐ کے بعد بربادی سے ڈرتی ہوں تو آں حضرتؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ اللّٰہ تعالےٰ نے زمین والوں پر ایک نظر ڈالی اور اُن میں سے تمھارے والد کو منتخب کیا اور رسولؐ بنا کر بھیجا پھر اللّٰہ نے دوبارہ اہلِ زمین پر نظر کی تو اُن میں سے تمھارے شوہر کو چن لیا اور مجھے حکم دیا کہ میں تمھاری شادی اُن سے کر دوں وہ تمام مسلمانوں میں سب سے بڑے حلیم، اور عالم اور قدیم ترین مسلمان ہیں۔ ہم اہلِ بیتؑ کو سات خوبیاں ایسی عطا کی گئیں ہیں جو نہ تو اولین میں سے کسی کو ملیں اور نہ ہی آخرین میں سے کسی کو حاصل ہوں گی۔

ہمارے نبی خیر الانبیا اور وہ تمھارے والد گرامی ہیں اور ہمارے وصی خیر الاوصیا اور وہ تمھارے شوہر ہیں ہمارے شہید خیر الشّہدا اور وہ تمھارے والد کے چچا حمزہ ہیں، اور ہم میں سے وہ ہے اللّٰہ نے جنھیں دو بازو (پر) عطا کیے ہیں جن کے ذریعے وہ جنت میں جہاں چاہتے ہیں پرواز کرتے ہیں اور وہ جعفر ہیں، اور ہم میں سے اس امّت کے سبط ہیں اور وہ تمھارے دونوں فرزند ہیں، اور ہم میں سے اس امّت کا مہدیؑ بھی ہے۔

(ینابیع المؤدۃ، ص ۴۹)

میرا نام ہوگا۔

(منتخب الاثر، ص۱۸۳، عن البرھان فی علامات مہدی آخر الزماں)

۱۲۔ ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے اُنھوں نے کہا کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا میرے اہلِ بیتؑ کا ایک فرد ظہور کرے گا اور میری سنّت پر عمل کرے گا اللّٰہ تعالےٰ آسمان سے اس کے لیے برکت نازل فرمائے گا اور زمین اس کے لیے اپنی برکتیں ظاہر کرے گی اللّٰہ اس کے ذریعے زمین کو عدل سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی وہ اس امّت پر سات سال حکم رانی کرے گا وہ بیت المقدس میں نازل ہوگا۔

(کشف الغمہ، ج۲، ص۲۶۲)

۱۳۔ ابوہارون عبدی سے روایت ہے انھوں نے کہا میں ابوسعید خدری کے پاس آیا اور ان سے دریافت کیا آپ نے غزوہ بدر میں شرکت کی ہے تو انھوں نے جواب دیا ہاں تو میں نے کہا آپ مجھ سے کچھ بیان کریں گے جو آپ نے رسول اللّٰہؐ سے حضرت علےؑ کی شان اور فضیلت کے بارے سنا ہے تو ابوسعید خدری نے کہا ہاں میں تمھیں بتاؤں گا رسول اللّٰہؐ بیماری کے سبب کم زور ہوگئے تو حضرت فاطمہؑ اُن کی عیادت کے لیے تشریف لے گئیں اور میں رسول اللّٰہؐ کے دائیں طرف بیٹھا ہوا تھا جب انھوں نے رسول اللّٰہؐ میں کم زوری دیکھی تو انھیں بے ساختہ رونا آ گیا اور ان کے رخساروں پر آنسو بہنے لگے تو رسول اللّٰہؐ نے فرمایا فاطمہؑ سبب گریہ کیا ہے کیا تمھیں معلوم نہیں کہ اللّٰہ تعالےٰ نے زمین پر نظر کی تو اس میں سے تمھارے والد کو منتخب کر کے نبی بنایا یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا ہم میں سے اس امّت کا مہدیؑ ہوگا حضرت عیسےٰؑ جس کے پیچھے نماز ادا کریں گے پھر آپؐ نے حسینؑ کے شانے کو تھپتھپایا اور فرمایا اسی سے اس امّت کا مہدیؑ ہوگا۔

(البیان فی اخبار صاحب الزمانؑ)

۱۴۔ ابوسعید خدریؓ رسول اللّٰہؐ سے روایت کرتے ہیں میری امّت پر میرے اہلِ بیتؑ میں سے ایک فرد اُٹھے گا جو ستوانِ ناک اور روشن پیشانی والا ہوگا وہ زمین میں عدل کو

ذریعے سیراب کرے گا اور زمین اپنے نباتات کو باہر نکالے گی اور وہ مال کی صحیح تقسیم کرے گا چوپائے بہت ہوں گے اور امّت کی عظمت ہوگی وہ سات یا آٹھ سال زندہ رہے گا۔

(المستدرک علی الصحیحین، ج ۴، ص ۵۵۷)

۲۱۔ ابوالصدیق الناجی ابوسعید خدریؓ سے وہ رسول اللہؐ سے روایت کرتے ہیں میری امّت میں مہدیؑ ہوگا اگر کم رہا تو سات سال ورنہ نو سال میری امّت کو اس کے دور میں اتنی نعمتیں ملیں گی جیسی پہلے کبھی نہ ملی ہوں گی زمین اپنے خزانے اُگل دے گی اور کچھ بچا کر نہ رکھے گی اور مال (یعنی اناج کا ڈھیر) ان دنوں ریت کے ڈھیر کی طرح ہوگا ایک شخص اُٹھے گا اور کہے گا لے لو۔

(المستدرک علی الصحیحین، ج ۴، ص ۵۵۸)

۲۲۔ ابوسعید خدری رسول اللہؐ سے روایت کرتے ہیں آں حضرتؐ نے فرمایا ان (مہدیؑ) کی طرف میری امّت اس طرح پناہ لے گی جس طرح شہد کی مکھی اپنے یعسوب کی طرف پناہ لیتی ہے وہ زمین کو عدل سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی یہاں تک کہ لوگ اپنی پہلی حالت کی طرح ہو جائیں گے، نہ تو کسی سوتے کو جگایا جائے گا اور نہ ہی کسی کا ناحق خون بہایا جائے گا۔

(الملاحم والفتن الباب، ص ۱۴۸)

۲۳۔ ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں آں حضرتؐ نے فرمایا مہدیؑ لوگوں کے امور کو اپنے ہاتھ میں لیں گے (حکومت کریں گے) سات یا دس سال کو فے والے زیادہ خوش نصیب ہوں گے۔

(اعیان الشیعہ، ج ۴، ق ۳، ص ۳۷۳)

۲۵۔ ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا: میرے اہلِ بیتؑ زمین والوں کے لیے امان ہیں جس طرح ستارے آسمان والوں کے

۲۸۔ ابوسعید خدری سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو امام حسین علیہ السّلام سے مخاطب ہوکر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اے حسینؑ تم امام ہو امام کے فرزند ہو، امام کے بھائی ہو اور تمھاری اولاد سے نو ائمہ ہوں گے جو سب کے سب نیکوکار ہوں گے جن میں نواں ان کا قائم ہوگا۔ دریافت کیا گیا یا رسول اللہؐ آپ کے بعد ائمہ کی تعداد کتنی ہوگی تو آں حضرتؐ نے ارشاد فرمایا ان کی تعداد بارہ ہے جن میں سے نو حسینؑ کی صلب میں سے ہوں گے۔

۲۹۔ ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا ہم ڈرے کہ کو کہیں ہمارے نبیؐ کے بعد نئی باتیں پیدا نہ ہوں تو ہم نے اللہ کے نبیؐ سے اس بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا میری امّت میں مہدیؑ ہوگا جو ظہور کرے گا اور اُس کے بعد پانچ، سات، یا نو سال زندہ رہے گا۔ ابوسعید خدریؓ نے کہا ہم نے رسول اللہؐ سے دریافت کیا اور کیا ہوگا؟ تو آپؐ نے فرمایا ایک شخص آکر کہے گا یا مہدیؑ مجھے عطا کریں مجھے عطا کریں تو اس کے کپڑے میں اتنا ڈال دیا جائے گا جسے وہ اٹھا نہ سکے گا۔

(صحیح الترمذی، ج۲،ص۴۶)

۳۰۔ ابوالصدیق الناجی ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا "میں تمھیں مہدیؑ کی بشارت دیتا ہوں جو لوگوں کے باہمی اختلاف اور زلزلے کے وقت میری امّت میں مبعوث ہوں گے وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی اُن سے زمین وآسمان کے رہنے والے راضی ہوں گے۔ وہ مال کی صحیح تقسیم کرے گا تو کسی نے نبی اکرمؐ سے پوچھا "صحاح" کیا ہے تو آپؐ نے فرمایا لوگوں کے مابین مساوات کے ساتھ اور فرمایا اللہ تعالےٰ امت محمدیہ کے دلوں کو استغنا کی دولت سے مالا مال کردے گا اور ان (مہدیؑ) کا عدل اتنا وسیع ہوگا کہ وہ منادی کو حکم دیں گے کہ ندا کرے کہ کسے مال کی ضرورت ہے؟
تمام لوگوں میں سے صرف ایک شخص اُٹھے گا تو امام فرمائیں گے کہ سدّان یعنی

۳۵۔ ابوسعید خدریؓ رسول اللہؐ سے روایت کرتے ہیں: میرے بعد بارہ امام ہوں گے نو حسینؑ کے صلب سے ہوں گے نواں ان کا قائم ہوگا۔

(کفایۃ الاثر)

۳۶۔ ابوسعید خدریؓ رسول اللہؐ سے روایت کرتے ہیں یقیناً زمین ظلم و دشمنی سے بھر جائے گی پھر میرے اہلِ بیتؑ میں سے ایک شخص ظہور کرے گا جو اسے عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وعداوت سے بھر چکی ہوگی۔

(ینابیع لموٗدۃ، ص ۴۳۱)

۳۷۔ ابوسعیدؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہؐ نے ان بلاؤں کو ذکر کیا جو اس امّت کو پہنچیں گی یہاں تک کہ انسانوں کو ظلم سے بچنے کے لیے کوئی پناہ گاہ نہ ملے گی تو اللہ تعالٰے میری عترت اہلِ بیتؑ میں سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا اور اس کے ذریعہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی اس سے آسمان وزمین کے رہنے والے راضی ہوں گے۔ آسمان بارش کا ہر قطرہ برسا دے گا اور زمین اپنے تمام نباتات کو باہر نکال دے گی یہاں تک کہ زندہ افراد مردوں کے لیے یہی تمنا کریں گے، وہ سات سال، یا آٹھ سال زندہ رہے گا۔

(التاج الجامع الاصول، ج ۵، ص ۳۶۳)

۳۸۔ ابوسعید خدری آں حضرتؐ سے روایت کرتے ہیں تم خلفا میں سے ایک خلیفہ ایسا ہوگا جو مال بھر بھر کر دے گا اور اسے شمار نہ کرے گا۔

(کشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۶۰)

۳۹۔ ابوسعید خدری آں حضرتؐ سے روایت کرتے ہیں مہدیؑ ہم اہلِ بیتؑ میں سے ہوگا امّت کا ایک فرد ہوگا ستوان ناک ہوگی وہ زمین کو عدل سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی۔

(ینابیع المودۃ، ص ۴۳۴)

اسماے صحابہ اور کتبِ حوالہ

آپ کے سامنے ہم نے چالیس سے زائد احادیث بیان کیں جن کی روایت جلیل القدر صحابی ابوسعید خدری نے آں حضرتؐ سے کی ہے۔

اور اب ہم پچاس صحابہ کے ناموں کی فہرست پیش کر رہے ہیں جنھوں نے امام مہدیؑ کے بارے میں حدیث کی روایت کی ہے۔

	اسماے صحابہ	اسماے کتب
۱۔	ابوامامہ باھلی	البیان فی اخبار صاحب الزمان، ص ۹۵
۲۔	ابوایوب الانصاری	ینابیع المودۃ، ص ۵۲۱، مطبوعہ نجف اشرف
۳۔	ابوالجحاف	الغیبہ از شیخ طوسی، ص ۱۱۱ مطبوعہ نجف اشرف
۴۔	ابوذر غفاری	کفایۃ الاثر
۵۔	ابوسعید خدری	اس کتاب میں ۱۳۴ احادیث مع حوالہ کتب بیان کی گئی ہیں۔
۶۔	ابوسلمٰی	الغیبہ از شیخ طوسی، ص ۹۶
۷۔	ابولیلٰی	ینابیع المودۃ، ص ۵۲۸
۸۔	ابوہریرہ	صحیح بخاری، ج ۲، ص ۱۷۸
۹۔	اُم سلمہٰ	مسند ابوداؤد، ج ۴، ص ۱۵۱
۱۰۔	انس بن مالک	سنن المصطفٰی از ابن ماجہ، ج ۲، ص ۵۱۹
۱۱۔	تمیم الدارمی	ینابیع المودۃ، ص ۵۹۰ عرائس ثعلبی سے
۱۲۔	ثوبان	سنن المصطفٰی از ابن ماجہ، ج ۲، ص ۵۱۹

۳۴۔	عبداللہ بن عبّاس	الفصول المھمۃ ،ص ۲۷۷
۳۵۔	عبداللہ بن عمر	الفصول المھمۃ ،ص ۲۷۷
۳۶۔	عبداللہ بن عمرو بن العاص	البیان فی اخبار صاحب الزمان ،ص ۹۲
۳۷۔	عبداللہ بن مسعود	الفصول المھمۃ ،ص ۲۷۹
۳۸۔	عثمان بن عفان	کفایۃ الاثر
۳۹۔	العلاء	البیان فی اخبار صاحب الزمان ،ص ۸۵
۴۰۔	علقمہ بن عبداللہ	الفصول المھمۃ ،ص ۲۷۹
۴۱۔	امام علی بن ابی طالبؑ	مسند ابوداؤد، ج ۴،ص ۱۵۱
۴۲۔	علی الھلالی	مجمع الزوائد از ھیثمی ، ج ۹ ص ۱۶۵
۴۳۔	عمار بن یاسر	منتخب الاثر ،ص ۵۰
۴۴۔	عمران بن حصین	منتخب الاثر ،ص ۲۰۵
۴۵۔	عمر بن خطاب	الشیعۃ والرجعۃ ا،ص ۴۶
۴۶۔	فاطمہ زہراؑ	کفایۃ الاثر
۴۷۔	قتادہ	الملاحم والفتن ،ص ۵۱
۴۸۔	قرۃ المزنی	ینابیع المودۃ ،ص ۲۲۰
۴۹۔	کعب	الملاحم والفتن ،ص ۱۳۷
۵۰۔	معاذ بن جبل	المہدی از صدر ،ص ۱۹۱

۱۱۔ ایاس بن سلمہ بن اکوع	کفایۃ الاثر
۱۲۔ ثابت بن دینار	ینابیع المودۃ، ۵۹۲، مطبوعہ نجف
۱۳۔ جابر الصّدفی	البیان فی اخبار صاحب الزمان، ۹۹
۱۴۔ جابر بن یزید جعفی	ینابیع المودۃ، ۵۹۳
۱۵۔ حارث بن سعید بن قیس	منتخب الاثر، ۱۱۸، از مناقب
۱۶۔ حنش بن معتمر	منتخب الاثر، ۴۶
۱۷۔ زاذان	دلائل الامامۃ
۱۸۔ زر بن حُبیش	البیان فی اخبار صاحب الزمان، ۹۰
۱۹۔ زُہری	الملاحم والفتن، ۶۸
۲۰۔ سائب ثقفی	کفایۃ الاثر
۲۱۔ سالم بن عبداللّٰہ بن عمر	غیبۃ نعمانی، ۴۵
۲۲۔ سعید بن جبیر	غایۃ المرام، ۶۹۲
۲۳۔ سعید بن مسیّب	مسند ابوداؤد، ۱۹۱/۴
۲۴۔ سلامہ	مقتل حسین از خوارزمی، ۹۶/۱
۲۵۔ سلیم بن قیس ہلالی	ینابیع المودۃ، ۵۳۴
۲۶۔ سلیمان بن ابی حبیب	غایۃ المرام، ۶۹۳
۲۷۔ شہر بن حوشب	منتخب الاثر ۱۹۶ از نفس الرحمٰن
۲۸۔ طاووس یمانی	کفایۃ الاثر
۲۹۔ عبایہ بن ربعی	ینابیع المودۃ، ۵۲۱
۳۰۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلٰے	ینابیع المودۃ، ۵۲۱
۳۱۔ عطیہ عوفی	البیان فی اخبار صاحب الزمان، ۸۵
۳۲۔ علی بن الحسین	ینابیع الموۃ، ۵۳۷

امام مہدیؑ کی ولادتِ باسعادت

امام مہدی علیہ السّلام کے حالات زندگی تحریر کرنے والوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی ولادت ''سرمن رائی'' سامرّا میں پندرھویں شعبان ۲۵۵ ھج مطابق ۸۶۸ عیسوی کو ہوئی۔(۱) امام علیہ السّلام کی ولادت کی حدیث بہت سے طُرُق سے حکیمہ بنت امام محمد تقی الجواد علیہ السّلام اور دوسرے راویوں سے بیان ہوئی ہے۔

مؤرّخین نے وسعت قلبی کے ساتھ ان تمام رسومات کا ذکر کیا ہے جو امام حسن عسکری علیہ السّلام نے امام مہدی علیہ السّلام کی ولادت کے وقت انجام دیں۔ دس ہزار رطل روٹیاں اور دس ہزار رطل گوشت ان کی جانب سے صدقہ دیا۔ دوسرے مراسم کے علاوہ تین سو دنبوں کا عقیقہ کیا۔

اب ہم امام عالی مقام کی ولادت سے متعلّق دو روایتیں بیان کر رہے ہیں:

۱۔ موسیٰ بن محمد بن قاسم بن حمزہ بن موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حکیمہ بنت امام محمد تقی الجواد نے بیان کیا ہے، انھوں نے فرمایا کہ امام ابومحمد حسن عسکری علیہ السّلام نے مجھے پیغام بھیجا کہ ''اے پھوپھی جان! آج شب آپ ہمارے ہاں افطار کیجیے۔ یہ پندرھویں شعبان کی شب ہے۔ اللّٰہ تعالےٰ اسی شب میں زمین پر اپنی حجّت کو ظاہر کرے گا۔ حکیمہ خاتون بیان کرتی ہیں کہ میں بستر پر لیٹ کر سوگئی۔ وقت سحر اٹھ کر میں نے الٓمٓ سجدہ اور سورہ یٰسین کی تلاوت کی۔ نرجس خاتون قدرے مضطرب ہوئیں، جب پردہ ہٹایا گیا تو نظر آیا کہ نومولود سجدۂ الٰہی میں ہے، حضرت ابومحمد امام حسن عسکری علیہ السّلام نے مجھے آواز دے کر کہا: پھوپھی جان! میرے فرزند کو میرے پاس جلد لے کر آیئے۔ جب میں اس مولود کو لے کر آئی تو امام حسن

لگ گئی پھر ایک دم چونک کر میں بیدار ہوئی تو نرجس خاتون کو محوِ خواب پایا، اس کے بعد وہ بیدار ہوئیں، انھوں نے نماز پڑھی اور پھر وہ سوگئیں۔ حکیمہ خاتون فرماتی ہیں کہ میں نے باہر آ کر وقت فجر کو معلوم کیا تو دیکھا کہ فجر اوّل کا وقت ہے سِر حان (بھیڑیے کی دُم) کی طرح اور نرجس خاتون اس وقت بھی محوِ خواب تھیں۔ میرے دل میں شک ہونے لگا، تو ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السّلام نے اپنی نشست گاہ سے آواز دی اور فرمایا: پھوپھی جان جلدی نہ کیجیے، امر کا وقت قریب ہے۔ حکیمہ خاتون فرماتی ہیں کہ میں اٹھ کر بیٹھ گئی۔ میں نے الٓمٓ سجدہ اور یٰسین کی تلاوت کی۔ میرا یہ عمل جاری تھا کہ نرجس خاتون گھبرا کر بیدار ہوئیں۔ میں تیزی سے اُن کے نزدیک گئی اور میں نے کہا، اللّٰہ تمھاری حفاظت کرے پھر میں نے دریافت کیا: نرجس خاتون تم کچھ محسوس کر رہی ہو تو جواب دیا: ہاں پھوپھی جان! میں نے کہا: اپنے آپ کو سنبھالو، دل کو مضبوط کرو۔ حکیمہ خاتون نے فرمایا کہ میری پلک جھپک گئی اور اُن کی پلک بھی جھپک گئی۔ میں نے اپنے سردار کی ولادت کو محسوس کر کے آنکھیں کھول دیں۔ میں نے کپڑا ہٹا کر دیکھا کہ امام زمانہ زمین کو مسجد بنائے ہوئے سجدہ ریز ہیں۔ میں نے انھیں سینے سے لگایا، انھیں پاک و پاکیزہ پایا۔ اتنے میں امام حسن عسکری علیہ السّلام نے پکار کر کہا: پھوپھی جان! میرے فرزند کو میرے پاس جلدی سے لے کر آیئے۔ میں اُسے لے کر آئی تو امامؑ نے اپنا دست مبارک اُن کی پشت پر رکھا اور امامؑ کے دونوں قدم اپنے سینے پر رکھ لیے، پھر اپنی زبان اُن کے منہ میں پھرائی اور اُن کی آنکھوں اور جوڑوں پر اپنا ہاتھ پھیرا۔

(اکمال الدین، ج۲، ص۹۹۹)

۴) امام حسن عسکری علیہ السّلام کے صحابی ابراہیم سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ امام حسن عسکری علیہ السّلام نے میرے پاس چار دنبے بھیجے اور اس کے ساتھ یہ تحریر روانہ کی:

بسم الله الرحمن الرحيم هذه عن ابنى محمد المهدى و كل هينئًا و اطعم من وجدت من شيعتنا''

یہ (دنبے) میرے بیٹے محمد مہدی کی جانب سے ہیں تم سیر ہو کر کھاؤ اور ہمارے شیعوں میں سے جسے پاؤ اسے کھلاؤ۔''

(بحار، ج۱۳، ص۱۰، الغیبۃ للشیخ الطّوسی، ص۱۵۹، کچھ الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ)

۵) ابوجعفر عمری سے رعایت ہے کہ جب سیّد (مہدیؑ) کی ولادت ہوئی تو امام حسن عسکری علیہ السّلام نے فرمایا: ابوعمرو کو پیغام روانہ کرو، پیغام پہنچا اور وہ امام کی خدمت میں آئے تو امام نے فرمایا کہ دس ہزار رطل روٹیاں اور دس ہزار رطل گوشت خرید کر بنی ہاشم کی ضرورت کے مطابق تقسیم کردو۔ اور اتنے اتنے دنبے ان کی جانب سے عقیقہ کرو۔

(اکمال الدین، ج۲، ص۱۰۵)

۶) شیخ صدوق نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن ماجیلویہ کے انھوں نے کہا، ہم سے بیان کیا محمد بن یحیٰے العطار نے انھوں نے کہا، ہم سے بیان کیا حسن بن نیشاپوری نے، انھوں نے کہا، ہم سے بیان کیا حسن بن منذر نے، انھوں نے حمزہ بن ابی الفتح سے، انھوں نے کہا کہ حمزہ بن ابی الفتح ایک دن میرے پاس آئے اور مجھے خوش خبری سنائی کہ امام حسن عسکری علیہ السّلام کے گھر مولود نے جنم لیا ہے اور انھوں نے اس امر کو پوشیدہ رکھنے کا حکم دیا ہے اور ہمیں حکم دیا ہے کہ اس مولود کی جانب سے تین سو دنبے ذبح کریں۔ میں نے دریافت کیا: اس مولود کا نام کیا ہے تو انھوں نے جواب دیا: اِن کا نام محمد ہے۔

۷) محمد بن ابراہیم الکوفی سے روایت ہے کہ ابومحمد امام حسن عسکری علیہ السّلام نے مجھ سے جس کا نام لیا تھا اُس کے لیے ایک ذبح شدہ دنبہ بھیجا اور فرمایا: یہ میرے بیٹے محمد کا عقیقہ ہے۔

(اکمال الدین، ج۲، ص۱۰۶، البحار، ج۱۳، ص۶)

امام مہدیؑ سے ملاقات کرنے والے افراد

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ اطہار سے امامت امام مہدی علیہ السّلام کے بارے میں احادیث متواتر ہیں۔ان کے اوصاف، ان کی غیبت اور علامات ظہور اور حکومت کا بیان ہے، اور امّت کے معتبر ترین افراد اور علما سے احادیث متواترہ کے ذریعے ثابت ہے کہ انھوں نے امام سے ملاقات کی اور اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

اس کتاب میں ان افراد کے اسما کا جدول ہے جنھوں نے امامؑ کی زیارت کی اور اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ خواہ وہ اُن کے والد امام حسن عسکری علیہ السّلام کے زمانے میں تھے یا اُن کے انتقال کے فوراً ابعد۔ معاجم اور بہت سی کتابیں ہیں جن میں اُن افراد کے اسما درج ہیں جو متاخرین میں سے ہیں جنھوں نے امام کا مشاہدہ کیا ہے۔ ہم نے جن کا تذکرہ کیا ہے اسی پر اکتفا کرتے ہوئے اُن کا ذکر چھوڑ دیا ہے:

۱) ابراہیم بن ادریس نے کہا کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السّلام کی شہادت کے بعد فوراً اہی امام کو دیکھا جب وہ بالغ ہو چکے تھے اور ان کے ہاتھوں اور سر کا بوسہ دیا۔

(الارشاد، ص ۳۷۷، الغیبۃ للشیخ الطّوسی، ص ۱۷۳، المجالس السنیہ، ج ۵، ص ۵۸۸، تبصرہ الولی، ص ۹)

۲) ابراہیم بن محمد بن احمد انصاری۔

(منتخب الاثر، ص ۳۷۹، تبصرہ الولی، ص ۲۲)

۳) ابراہیم بن محمد تبریزی، ۳۹ افراد کے ساتھ۔

(منتخب الاثر، ص ۳۷۹)

۴) ابراہیم بن محمد بن فارس نیشاپوری۔

(منتخب الاثر، ص ۳۷۹)

۱۶)　ابوالحسن دینوری۔

(اکمال الدین، ج ۲،ص ۱۱۷،تبصرہ الولی،ص ۱۱)

۱۷)　ابوالحسن الحسینی۔

(منتخب الاثر،ص ۳۸۰)۔

۱۸)　ابوالحسن الضراب الاصفہانی۔

(سفینۃ البحار، ج ۲،ص ۷۰۴)

۱۹)　ابوالحسن العمری۔

(منتخب الاثر،ص ۳۸۰)

۲۰)　ابوالحسن بن کثیر النوبختی۔

(منتخب الاثر،ص ۳۸۱)

۲۱)　ابوراجح الحمامی۔

(سفینۃ البحار، ج ۲،ص ۷۰۴)

۲۲)　ابورجا المصری۔

(اکمال الدین، ج ۲،ص ۱۱۸،تبصرہ الولی،ص ۱۱)

۲۳)　ابوعبداللہ الثوری۔

(الخرائج والجرائح، پندرھواں باب)

۲۴)　ابوعبداللہ الجنیدی البغدادی۔

(اکمال الدین، ج ۲،ص ۱۱۶،تبصرہ الولی،ص ۱۱)

۲۵)　ابوعبداللہ بن صالح۔ کلینی نے روایت کی ہے ابوعبداللہ بن صالح سے کہ انھوں نے امام کو دیکھا، حجر اسود کے سامنے لوگ ان سے چمٹ رہے تھے اور وہ فرما رہے تھے کہ اس بات کا حکم نہیں دیا گیا۔

(الارشاد،ص ۳۷۷، المجالس السنیۃ، ج ۵،ص ۵۸۸،تبصرہ الولی،ص ۹،منتخب الاثر،ص ۳۷۹)

۳۴) ابومحمد الثمالی۔

(منتخب الاثر، ص ۳۸۰)

۳۵) ابومحمد الدعلجی۔

(منتخب الاثر، ص ۳۸۰)

۳۶) ابومحمد السروی۔

(منتخب الاثر، ص ۳۸۱)

۳۷) ابومحمد الوجنائی النصیبی۔

(اکمال الدین، ج ۲، ص ۱۱۸، تبصرہ الولی، ص ۹)

۳۸) ابومحمد بن ہارون، رے کا باشندہ۔

(اکمال الدین، ج ۲، ص ۱۱۷، تبصرہ الولی، ص ۱۱)

۳۹) ابوہارون نے کہا میں نے صاحب الزمان کی زیارت کی ان کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح روشن تھا۔ میں نے اُن کی ناف پر بال دیکھے جو لکیر کی طرح تھے۔

(البحار، ج ۱۳، ص ۶، الخرائج والجرائح، ۱۷واں باب، تبصرۃ الولی، ص ۷، اکمال الدین، ج ۲، ص ۱۰۶)

۴۰) ابوالہیثم الانباری۔

(منتخب الاثر، ص ۳۷۹)

۴۱) ابوعلی احمد بن ابراہیم بن ادریس۔

(منتخب الاثر، ص ۳۷۹)

۴۲) احمد بن ابراہیم بن مخلد۔

(منتخب الاثر، ص ۳۸۰)

۴۳) احمد بن ابی روح۔

(منتخب الاثر، ص ۳۸۰)

۴۴) ابوغالب احمد بن احمد بن محمد بن سلیمان الزراری۔

(منتخب الاثر، ص ۳۸۰)

تو امام نے فرمایا: اے احمد! طولانی غیبت، میں نے عرض کی: اے فرزند رسول، کیا غیبت زیادہ طولانی ہوگی۔

تو امام نے فرمایا: ہاں میرے رب کی قسم! یہاں تک کہ بہت سے لوگ جو اس غیبت کے قائل ہوں گے وہ اس کے منکر ہو جائیں گے۔ بس وہی باقی رہے گا، اللہ تعالےٰ نے جس سے ہماری ولایت کا عہد لیا ہے اور اس کے دل میں ایمان نقش ہے اور اللہ تعالےٰ نے اپنی روح سے جس کی تائید کی ہو، اے احمد بن اسحاق یہ اللہ تعالےٰ کے امور میں سے ایک مر ہے اور اس کے رازوں میں سے ایک راز اور اس کے غیب میں سے ایک غیب ہے جو میں نے تم کو دیا ہے اسے لے لو اور اسے پوشیدہ رکھو اور شکر گزاروں میں سے رہو۔ تم کل روز قیامت ہمارے ساتھ علیین میں ہوگے۔

(اکمال الدین، ج ۲، ص ۵۷)

۴۶) احمد بن الحسن بغدادی۔

(اکمال الدین، ج ۲، ص ۱۱۷، تبصرہ الولی، ص ۱۱)

۴۷) احمد بن الحسن بن ابی صالح الخجندی۔

(منتخب الاثر، ص ۳۸۱)

۴۸) احمد بن حسن بن احمد الکاتب۔

(منتخب الاثر، ص ۳۸۰)

۴۹) احمد الدینوری۔

(اکمال الدین، ج ۲، ص ۱۱۷، تبصرہ الولی، ص ۱۱)

۵۰) احمد بن عبداللہ، انھوں نے اس وقت امامؑ کا مشاہدہ کیا جب معتضد عبّاسی کے حکم پر ان کا محاصرہ کیا گیا تھا۔

(الغیبۃ از شیخ طوسی، ص ۱۶۱)

۵۱) احمد بن عبداللہ الہاشمی، یہ عبّاس کی نسل میں سے تھے، انھوں نے فرمایا کہ میں

جو کہیں اسے قبول کر لینا اور اپنے امور انھیں کے پاس لے کر آنا، وہ تمھارے امام کے جانشیں ہیں اور امر انھیں کے پاس ہے۔

(المجالس السنیہ، ج۵،ص۴۹۳،تبصرہ الولی،ص۷)

۵۶) الازدی۔

(اکمال الدین، ج۲،ص۱۱۹)

۵۷) اسحاق الکاتب بنی نو بخت سے۔

(اکمال الدین، ج۲،ص۱۱۷،تبصرہ الولی،ص۱۱)

۵۸) ابوسہل اسماعیل بن علی النوبختی۔

(تبصرہ الولی،ص۲۵،الغیبۃ للشیخ الطّوسی،ص۱۷۵،سفینۃ البحار، ج۲،ص۷۰۴،البحار، ج۱۳،ص۱۱۰،منتخب الاثر،ص۳۸۰)

۵۹) ام کلثوم بنت ابی جعفر محمد بن عثمان العمری۔

(منتخب الاثر،۳۸۰)

۶۰) بدر الخادم۔

(منتخب الاثر،۳۷۹)

۶۱) البلالی البغدادی۔

(اکمال الدین، ج۲،ص۱۱۶،تبصرہ الولی،ص۱۱)

۶۲) ابوالحسن بن وجناء کے دادا،اس وقت امام کے گھر میں تھے جب وہ غار میں چلے گئے۔

(تبصرۃ الولی،ص۱۸)

۶۳) ابوعلی الخیزران کی کنیز۔

(تبصرۃ الولی،ص۷)

۶۴) جعفر بن احمد۔

(منتخب الاثر)

۶۵) جعفر بن حمدان۔

(اکمال الدین، ج۲،ص۱۱۷،تبصرہ الولی،ص۱۱)

۷۶) الحسن بن النصر القمی۔

(اکمال الدین، ج ۲،ص ۱۱۷،تبصرہ الولی،ص ۱۱)

۷۷) ابومحمد الحسن بن وجناء النصیبی۔

(اکمال الدین، ج ۲،ص ۱۱۹،تبصرہ الولی،ص ۱۱)

۷۸) الحسن بن وطاۃ الصید لانی، جوواسط میں وقف کے منتظم تھے۔

(منتخب الاثر،ص ۳۸۰)

۷۹) الحسن بن ہارون الدینوری۔

(اکمال الدین، ج ۲،ص ۱۱۷،تبصرہ الولی،ص ۱۱)

۸۰) الحسن بن یعقوب القمی۔

(اکمال الدین، ج ۲،ص ۱۱۷،تبصرہ الولی،ص ۱۱)

۸۱) الحسین بن حمدان۔

(منتخب الاثر،ص ۳۸۰)

۸۲) الحسین بن روح، تیسرے سفیر۔

(منتخب الاثر، ۳۷۹)

۸۳) الحسین بن علی بن محمد جو بغدادی کے نام سے مشہور تھے۔

(منتخب الاثر، ۳۸۰)

۸۴) الحسین بن محمد الاشعری۔

(منتخب الاثر،ص ۳۸۰)

۸۵) الحصینی، اہواز کے باشندے۔

(اکمال الدین، ج ۲،ص ۱۱۸،تبصرہ الولی،ص ۱۱)

۸۶) حکیمہ خاتون دختر امام محمد تقی الجوادؑ، امام حسن عسکریؑ کی پھوپھی، وہ امام زمانہؑ کی ولادت کے وقت موجود تھیں۔

(ج ۱۳،ص ۷،الارشاد،ص ۳۷۶،الغیبۃ للشیخ الطّوسی،ص ۱۵۱،تبصرۃ الولی،ص ۱،سفینۃ البحار، ج ۲،ص ۷۰۱)

۹۸) رَے کے ایک زمین دار۔

(اکمال الدین ج ۲،ص ۱۱۷،تبصرۃ الولی،ص ۱۱)

۹۹) سربہ مُہر تھیلی والا بغداد کا باشندہ۔

(اکمال الدین ج ۲،ص ۱۱۷،تبصرۃ الولی،ص ۱۱)

۱۰۰) صاحبِ پوستین بغداد کا باشندہ۔

(اکمال الدین ج ۲،ص ۱۱۷،تبصرۃ الولی،ص ۱۱)

۱۰۱) مصری مال کا مالک،اس نے مکہ میں امام کی زیارت کی۔

(اکمال الدین ج ۲،ص ۱۱۷،تبصرۃ الولی،ص ۱۱)

۱۰۲) مرو کا باشندہ جو مال اور سفید رقعہ لے کر امام کی خدمت میں حاضر ہوا۔

(اکمال الدین ج ۲،ص ۱۱۷،تبصرۃ الولی،ص ۱۱)

۱۰۳) بکریوں کے ریوڑ کے مالک،مصر کے باشندے۔

(اکمال الدین ج ۲،ص ۱۱۷،تبصرۃ الولی،ص ۱۱)

۱۰۴) ابونصر ظریف الخادم۔

(اکمال الدین ج ۲،ص ۱۱۵،تبصرۃ الولی،ص ۹،المجالس السنیہ ،ج ۵،ص ۵۸۸،البحار،ج ۱۳،ص ۱۱۴،غیبۃ الشیخ الطّوسی،ص ۱۵۹)

۱۰۵) عبداحمد بن الحسن المادرانی۔

(منتخب الاثر،ص ۳۸۰)

۱۰۶) عبداللّٰہ السفیانی۔

(منتخب الاثر،ص ۳۸۰)

۱۰۷) عبداللّٰہ السوری۔

(منتخب الاثر،ص ۳۷۹،اکمال الدین،ج ۲،ص ۱۱۵)

۱۰۸) ابوعمرو عثمان بن سعید پہلے سفیر۔

(اکمال الدین ج ۲،ص ۱۱۶،تبصرۃ الولی،ص ۱۱،الخرائج والجرائح،باب بیستم)

۱۲۰) الفضل بن یزید، یمن کا باشندہ۔

(اکمال الدین ج ۲،ص ۱۱۷،تبصرۃ الولی،ص ۱۱)

۱۲۱) القاسم بن العلا، آذربائیجان کا باشندہ۔

(اکمال الدین ج ۲،ص ۱۱۷،تبصرۃ الولی،ص ۱۱)

۱۲۲) القاسم بن موسےٰ، رَے کا باشندہ۔

(اکمال الدین ج ۲،ص ۱۱۷،تبصرۃ الولی،ص ۱۱)

۱۲۳) کامل بن ابراہیم المدنی۔

(سفینۃ البحار، ج ۲،ص ۷۰۴، ینابیع المودہ،ص ۴۶۱)

۱۲۴) ماریہ خادمہ۔

(تبصرۃ الولی،ص ۷،منتخب الاثر،ص ۳۷۹)

۱۲۵) المجروح، فارس کا باشندہ۔

(اکمال الدین ج ۲،ص ۱۱۷،تبصرۃ الولی،ص ۱۱)

۱۲۶) محمد بن ابراہیم بن مہزیار الاہوازی۔

(اکمال الدین ج ۲،ص ۱۱۶،تبصرۃ الولی،ص ۱۱)

۱۲۷) محمد بن ابی عبداللہ الکوفی۔

(اکمال الدین ج ۲،ص ۱۱۶،تبصرۃ الولی،ص ۱۱)

۱۲۸) محمد بن ابی القاسم العلوی العقیقی اور تقریباً ۱۳۰ افراد پر مشتمل ایک گروہ۔

(منتخب الاثر،ص ۳۷۹)

۱۲۹) محمد بن احمد۔

(منتخب الاثر)

۱۳۰) ابوجعفر محمد بن احمد۔

(منتخب الاثر،ص ۳۷۰)

۱۳۸) محمد بن جعفر الوکیل۔

(منتخب الاثر، ص ۳۸۰)

۱۳۹) محمد بن الحسن البغدادی۔

(اکمال الدین ج ۲، ص ۱۱۷)

۱۴۰) محمد بن الحسن الصیرفی۔

(منتخب الاثر، ص ۳۸۰)

۱۴۱) محمد بن الحسن بن عبداللہ التمیمی۔

(الغیبۃ شیخ طوسی، ص ۱۷۴، منتخب الاثر، ص ۳۸۰)

۱۴۲) محمد بن الحصین الکاتب، مَرو کا باشندہ۔

(منتخب الاثر، ص ۳۸۰)

۱۴۳) محمد بن شاذان، کابل کا باشندہ۔

(تبصرۃ الولی، ص ۱۰، منتخب الاثر، ص ۳۷۹)

۱۴۴) محمد بن شاذان النعیمی، نیشاپور کا باشندہ۔

(اکمال الدین ج ۲، ص ۱۱۶، تبصرۃ الولی، ص ۱۱)

۱۴۵) محمد بن شعیب بن صالح، نیشاپور کا باشندہ۔

(اکمال الدین ج ۲، ص ۱۱۷، تبصرۃ الولی، ص ۱۱)

۱۴۶) محمد بن صالح۔

(ینابیع المودۃ، ص ۴۶۱)

۱۴۷) محمد بن صالح بن علی بن محمد بن قنبر۔

(الخرائج والجرائح، پندرھواں باب)

۱۴۸) محمد بن عبّاس القصری۔

(منتخب الاثر، ص ۳۸۰)

۱۵۵) محمد بن محمد القمی۔

(اکمال الدین ج ۲،ص ۱۱۷،تبصرۃ الولی)

۱۵۶) ابوالحسین محمد بن محمد بن خلف۔

(منتخب الاثر،۳۷۹)

۱۵۷) محمد بن محمد الکلینی ،رے کا باشندہ۔

(اکمال الدین ج ۲،ص ۱۱۷،تبصرۃ الولی،ص ۱۱)

۱۵۸) محمد بن معاویہ بن حکیم نے امام زمانہ کی زیارت کی، امام حسن عسکریؑ کی زندگی میں اور اُن کے ساتھ چالیس افراد تھے۔

(سفینۃ البحار،ج ۲،ص ۷۰۳)

۱۵۹) محمد بن ہارون بن عمران الہمدانی۔

(اکمال الدین ج ۲،ص ۱۱۷،تبصرۃ الولی،ص ۱۱)

۱۶۰) محمد بن یزداد۔

(منتخب الاثر،ص ۳۸۱)

۱۶۱) مرداس القزوینی۔

(اکمال الدین ج ۲،ص ۱۱۷،تبصرۃ الولی،ص ۱۱)

۱۶۲) مرداس بن علی۔

(منتخب الاثر،ص ۳۸۰)

۱۶۳) مسرور الطباخ،امام علی نقی کے غلام۔

(اکمال الدین ج ۲،ص ۱۱۷،تبصرۃ الولی،ص ۱۱)

۱۶۴) ابوغالب الزراری کے مصاحب۔

(منتخب الاثر،ص ۳۸۱)

۱۶۵) معاویہ بن حکیم۔

(ینابیع المودۃ،ص ۴۶۰)

امام مہدیؑ نے غیبت کیوں اختیار کی

یہ بات صحیح ہے کہ تمام ائمّہ کرام ظلم وستم کا شکار ہوئے، انھیں نظر انداز کیا گیا، کچھ کواُن میں سے قید کیا گیا اور کچھ کو وطن سے دور کر دیا گیا، کبھی تو ظلم شدید ہوتا تھا اور کبھی خفیف، لیکن شیعوں سے اُن کا رابطہ جاری وساری تھا۔ ان کی درسگاہیں قائم رہیں اور امّت پر اُن کی عنایات ظاہر ہوتی رہیں، اور دنیاے اسلامی کے چپہ چپہ سے لوگ طلبِ علم کے لیے اُن کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ اکثر مُسلم علما نے ان سے احادیث کی سند لی ہے، اور ان کی حدیثیں پوری دنیا میں منتشر ہوئیں، اور ان کی تعلیمات پر مشتمل سیکڑوں کتابیں تحریر کی گئیں۔ تم کسی بھی علم کے بارے میں جستجو کرو تو ان علوم کی نشر وترویج میں ان ائمّہ کا گراں قدر حصّہ ملے گا بلکہ ان سے جدید علوم بھی ماخوذ ہیں، مثلاً کیمسٹری اور الجبرا وغیرہ، اس پر مستزاد فقہ، حدیث اور تفسیر کا علم ہے انھوں نے جن کی بنا ڈالی اور انھیں نشر کیا۔

اور ائمّہ کی زندگی فقط علوم تک منحصر نہ تھی بلکہ اُن کے دروازے سائل ومحروم کے لیے ہمہ وقت کھلے رہتے تھے۔ اُن کی عطا وسخا اندازوں سے کہیں زیادہ ہے ان کا جود وکرم بادشاہوں کی سخاوت سے بڑھ کر ہے، وہ کسی کو بتّیس ہزار دینار عطا کرتے ہیں۔[1] تو کسی کو ایک لاکھ دینار ملتا ہے۔[2] اور ان کی نمایاں سیرت میں ہمیں اس نوعیت کے ہزاروں واقعات وشواہد نظر آتے ہیں۔

---

[1] المناقب، ج۲،ص ۴۴۸، سیرت امام ہادیؑ کہ آپ نے احمد بن اسحاق، علی بن جعفر ہمدانی اور عثمان بن سعید میں سے ہر ایک کو تیس ہزار دینار عطا کیے۔

[2] المناقب، ج۴،ص ۴۵۹، سیرت امام حسن عسکریؑ کہ آپ نے ابوطاہر اور علی بن جعفر ہمدانی کو ایک ایک لاکھ دینار عطا کیے۔

عورتوں کو بلایا گیا جو حمل کی شناخت میں مہارت رکھتی تھیں۔ انھوں نے امامؑ کی ازواج اور کنیزوں کا جائزہ لیا اور کہا کہ ایک کنیز حاملہ ہے تو حکم دیا گیا کہ اُسے ایک حجرے میں منتقل کردیا جائے اور اپنے خادم نحریر اور اس کے ساتھیوں کو اس کی نگرانی پر مامور کردیا اور ان کی بیویاں بھی ان کے ساتھ تھیں۔

پھر ان کے غسل و کفن کی تیاری کی گئی۔ دکانیں بند ہوگئیں اور میرے والد اور بنو ہاشم، اور فوجی دستہ اور کارکن اور تمام لوگ جنازے میں شرکت کے لیے روانہ ہوئے۔ سامرہ میں اس دن قیامت جیسا منظر تھا، جب جنازہ تیار ہوگیا تو سلطان نے ابو عیسیٰ بن متوکل کو پیغام بھیج کر نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ جب جنازہ نماز کے لیے رکھا گیا تو ابو عیسیٰ جنازے کے قریب گئے اور ان کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور خاندان بنی ہاشم کے اور علویین و عبّاسیین اور سپہ سالاروں اور عہدے داروں، قاضیوں، فقہا اور منصفین کو چہرہ دکھلا کر کہا کہ یہ حسن بن علی بن محمد بن الرضا ہیں۔ جو بستر پر خود اپنی موت مرے ہیں۔ اور اس موقع پر امیر المومنین کے خدام میں سے فلاں فلاں اور قابلِ اعتماد افراد میں سے فلاں فلاں اور طبیبوں میں سے فلاں فلاں اور قاضیوں میں سے فلاں فلاں موجود تھے اور اس کے بعد ان کا چہرہ چھپا دیا۔ اور کھڑے ہو کر نماز ادا کی اور پانچ تکبیریں کہیں اور حکم دیا کہ انھیں گھر کے وسط سے اٹھا کر جس گھر میں ان کے والد دفن ہیں، وہاں دفن کردو۔ جب انھیں دفن کردیا گیا اور لوگ چلے گئے تو سلطان اور اس کے ساتھیوں کو فرزند امام کی تلاش کی فکر لاحق ہوئی۔ گھروں اور جائے سکونت کی تفتیش میں اضافہ کردیا گیا اور یہ طے پایا کہ امام کی میراث ورثا میں تقسیم کردی جائے۔ حمل کے شبہے میں دو سال سے زائد عرصے تک اس کنیز کی نگرانی کی گئی یہاں تک کہ ان پر واضح ہوگیا کہ وہ حاملہ نہیں ہے تو امام کی میراث ان کی والدہ اور بھائی جعفر کے مابین تقسیم کردی گئی اور اُن کی والدہ نے ایک وصیّت پیش کی جو قاضی کے نزدیک ثابت ہوگئی، لیکن سلطان اس کے باوجود فرزند امام کو تلاش کرتا رہا۔ جعفر میراث کی تقسیم کے بعد میرے والد کے پاس آئے اور

کیا امام مہدیؑ کے علاوہ کوئی اور بھی غیبت کے لیے مجبور ہوا

جی ہاں! تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے اور رسولِ اکرمؐ نے یہ وضاحت فرمادی ہے کہ یہ امّت یقیناً گذشتہ امّتوں کا اتّباع کرے گی۔ اپنی سرکشی اور نافرمانی میں ایک ہی طرح ہوگی اس میں ذرہ برابر فرق نہیں ہوگا۔ حضرت ادریس، حضرت صالح، حضرت ابراہیم اور حضرت یوسف نے غیبت اختیار کی اور فرعونوں نے موسیٰؑ کو ترک وطن پر مجبور کردیا: **ففررت منکم لما خفتکم** (جب میں نے تم سے خوف محسوس کیا تو میں نے راہ فرار اختیار کی)

اور جب بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰؑ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اللہ نے انھیں اٹھالیا، **بل رفعه اللّٰه اليه و كان اللّٰه عزيزًا حكيمًا** بلکہ اللہ نے اُنھیں اپنی طرف بلند کیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے اور قریش نے رسول خداؐ کو تین سال تک شعب میں محصّور رہونے پر مجبور کردیا اور آں حضرت مسلمانوں سے پوشیدہ رہے۔ جب مسلمان ان مرسلین کے ساتھ جو کچھ ہوا، اس پر طعنہ زنی نہیں کرسکتا اور یہ سمجھتا ہے کہ یہ مصلحت کا تقاضا تھا اور یہی اللہ تعالےٰ کی مرضی تھی، تو اسی طرح امام مہدیؑ کی غیبت بھی ان انبیا و مرسلین کی غیبت کی مانند تھی اور ان کے حالات بھی انھی حالات کی طرح تھے۔ فراعنہ انبیا کی تلاش اس طرح نہیں کررہے تھے جس طرح معتمد علی اللہ عبّاسی امام مہدیؑ کو ڈھونڈھ رہا تھا ان کی جستجو میں لگا ہوا تھا اور عورتوں پر پابندی تھی کہ کہیں ان میں سے کسی کے ذریعے بچہ متولّد نہ ہوجائے۔

❁ ❁ ❁

تھا، اس لیے کہ ان کے بعد آنے والے حکمران ان سے بھی زیادہ برے تھے (کہاوت ہے) **کلما دخلت امة لعنت اختها** جب بھی کوئی قوم آتی ہے تو وہ اپنی بہن پر لعنت بھیجتی ہے۔ اور وہ کتنا بے رحم حاکم ہوگا۔ اس میں عدل وشفقت کا وجود کہاں ہوگا۔ جس کی سعی یہ ہو کہ سابق کی حکومت کو نیست و نابود کردے اور اس کی سلطنت کا نام ونشان مٹادے۔

(۳) اور یہ امر آسان ہوتا اگر امامؑ کی سلطنت دیگر سلطنتوں جیسی ہوتی اور ان کی حکومت دیگر حکومتوں کے نہج پر ہوتی، اقالیم میں سے کسی خاص اقلیم (آباد دنیا کے سات حصّوں میں سے ایک حصّہ) سے اس کا تعلّق ہوتا یا اس کا تعلّق کسی خاص خطۂ ارض سے ہوتا یا کسی خاص سمت میں واقع ہوتی۔[۱]

لیکن اس کی سبیل کیسے ہو جب کہ امام کا عدل پوری کائنات پر محیط ہوگا اور ان کا انصاف زمین کو بھر دے گا اور بتوں اور غلط مذاہب کو ختم کردے گا اور صرف اسلام ہی باقی رہ جائے گا و **یظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون** (اور وہ اس دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کردے گا، خواہ مشرکین کو یہ بات کتنی ہی ناگوار گزرے) لہٰذا اس کے لیے تیاری، آمادگی، استعداد اور مناسب وقت وساعت کی ضرورت ہے تا کہ خداوند عالم کی جانب سے بہت بڑا انقلاب برپا ہو۔

❁ ❁ ❁

---

[۱] عربی میں لفظ قطر آیا ہے جس کی جمع اقطار ہے دنیا کی چار سمتوں میں سے ایک سمت، منطقہ، حصّہ

مسلمانوں کا فائدہ مضمر ہے۔اور کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ جب امام کسی مصلحت کی وجہ سے امّت کی نظروں سے غائب ہوگئے۔اوراس غیبت سے جو فائدے حاصل ہوتے ہیں، وہ بہت سے دینی معاملات ہیں ہم ہمیشہ ان کی غرض سے بے خبر رہے ہیں اور اُن سے جو فوائد حاصل ہوتے ہیں، اُن سے لاعلم ہیں۔اس کے باوجود عقل کا تقاضا ہے، امامؑ کی غیبت کے کچھ فوائد بیان کیے جائیں، جابر بن عبدالانصاری نے نبی اکرمؐ سے سوال کیا:

یا رسول اللّٰہ فھل یقع لشیعتہ الانتفاع بہ فی غیبتہٖ اے رسول اللّٰہؐ کیا امام کی غیبت کے دوران ان کے شیعوں کو اُن سے کچھ فائدہ پہنچے گا تو آں حضرتؐ نے جواب مرحمت فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبوت سے سرفراز فرمایا ہے، وہ لوگ اُن کے نور سے ضیا حاصل کریں گے اور اُن کی غیبت میں اُن کی ولایت سے فائدہ حاصل کریں گے، جس طرح بادلوں میں گھرے ہوئے سورج سے لوگ فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ ہم اصل موضوع پر واپس آتے ہیں۔ اور اس غیبت کے کچھ فائدے بیان کرتے ہیں:

۱) انبیاے کرامؑ کے اپنی امّتوں کے درمیان سے غائب ہوجانے سے جو فوائد مترتب ہوتے ہیں وہی امام زمانہؑ کی غیبت کے فائدے ہیں۔

۲) تمام اہلِ قبلہ، سواے معتزلہ اور خوارج کے، حضرت خضرؑ کے موجود ہونے کا اعتراف کرتے ہیں اور اتنی صدیاں گزر جانے اور اتنی نسلیں اور اقوام کے چلے جانے کے باوجود ان کی بقا کے معترف ہیں، لیکن ان کے اب تک باقی رہنے کی غرض سے ناواقف ہیں۔اور یہ نہیں جانتے کہ ان کی بقا اور وجود سے کون سے فوائد مترتّب ہوتے ہیں لیکن حکیم علی الاطّلاق خداوند عالم نے ضرور ان کے بقا میں فائدے رکھے ہیں اور ان کے وجود میں منفعت کو رکھ دیا ہے، ممکن ہے کہ ہم اپنے موضوع کو اس طرف منعطف کردیں کہ حضرت خضرؑ کے موجود ہوتے ہوئے امام غائب کا کیا فائدہ ہے جب کہ ہم

افتراق باقی رہے گا۔

(تفسیر صافی، ۳۶۳

اور آں حضرتؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ اے علی عنقریب لوگوں کا امتحان ان کے مال کے ذریعے لیا جائے گا اور وہ لوگ اپنے دین کے ذریعے اپنے رب پر احسان جتلائیں گے اور اس کی رحمت کے امیدوار رہوں گے اور اس کے حملے سے حفاظت کے طلبگار رہوں گے اور جھوٹے شبہات اور بے جا خواہشات کی بنیاد پر حرام کو حلال قرار دیں گے، وہ خمر (شراب) کو نبیذ (انگور یا کھجور کی شراب) کہہ کر اور حرام کی کمائی رشوت وغیرہ کو ہدیہ کہہ کر، اور سود کو تجارت سمجھ کر حلال قرار دیں گے۔ میں نے کہا، یارسول اللّٰہ ہم انھیں منزلت کے اعتبار سے کہاں رکھیں، مرتد قرار دیں یا فتنے کی جگہ پر رکھیں۔ تو آں حضرتؐ نے فرمایا: فتنے کے مقام پر رکھو۔

(تفسیر صافی، ۳۶۴)

امیرالمومنینؑ نے فرمایا: لیکن اللّٰہ تبارک وتعالےٰ نے اپنے بندوں کو جہاد سے آزمایا اور طرح طرح کی سختیوں کے ذریعے ان کا امتحان لیا تا کہ ان کے دلوں سے تکبر کو نکال دیا جائے اور ان کے نفوس میں انکسار و خاکساری کو جاگزیں کیا جائے تا کہ اسے اس کی فضیلت کا باب قرار دیا جائے اور اسے اس کی عفو و درگزر کے اسباب و دلائل میں سے قرار دیا جائے جیسا کہ ارشاد رب العزت ہے: **الٓمّ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون**

(تفسیر البرہان، ج ۳، ص ۲۴۳)

اللّٰہ تعالےٰ نے قرونِ اولےٰ کے مسلمانوں کو کبھی تو ہجرت کے ذریعے آزمایا، اور پھر جنگ کے ذریعے امتحان لیا، کبھی فتح یابی عطا کر کے، اور کسی بار شکست سے دوچار کر کے، اللّٰہ اگر اُن کے لیے ہر محاذ پر نصرت کرنا چاہتا تو کرسکتا تھا۔ لیکن اس نے امتحان لیا اس نے منتخب کیا اس نے فتنہ میں مبتلا کیا۔ اور جو لوگ اُن کے بعد آئے تابعین

عُمر اور مُعمّر حضرات کی مشکلات

امام مہدیؑ کے بارے میں جو سب سے بڑا شبہہ پیدا کیا جاتا ہے وہ آپ کی طویل حیات سے متعلّق ہے، یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی شخص ہزار سال سے زیادہ زندہ رہے جب کہ ہماری زندگی سو سال سے متجاوز نہیں ہوتی؟ ہاں! امامؑ کے وجود کے منکرین کے نزدیک یہی سب سے بڑا مسئلہ ہے اور قرآن ہمارے سامنے ہے، اور سیرت کی کتابیں اور موجودہ طب و سائنس کا نظریہ سب کے سب منکرین اور معترضین کے منہ کو بند کرنے کے لیے کافی ہیں۔

قرآنِ کریم نے وضاحت کی ہے کہ حضرت نوحؑ طوفان سے قبل اپنی قوم میں ساڑھے نوسو (۹۵۰) سال رہے اور ان کی عمر مبارک دو ہزار سال سے زیادہ تھی۔

اور ابلیس علیہ اللعن آدمؑ سے پہلے موجود تھا اور ابھی تک موجود ہے اور وقتِ معلوم تک موجود رہے گا۔ سیرت اور احادیث و روایات کی کتب ایسے عمر رسیدہ افراد کے اسما سے بھری ہوئی ہیں جو سیکڑوں اور ہزاروں سال زندہ رہے اور ابو حاتم سجستانی نے ان کے بارے میں مستقل کتاب لکھی ہے۔ اور کچھ طولانی زندگی پانے والے افراد کا ذکر تواتر کے ساتھ موجود ہے بلکہ اس پر سب کا اجماع ہے۔

حضرت خضرؑ کشتی میں حضرت موسیٰؑ کے رفیق تھے سوائے چند لوگوں کے تمام علمائے اسلام کا اجماع ہے کہ وہ اب بھی موجود ہیں اور آج تک زندہ ہیں اُن کے حالات شیخ الاسلام شہاب الدین احمد بن علی بن محمد عسقلانی شافعی نے جو ابن حجر کے نام سے مشہور ہیں، اپنی کتاب الاصابہ فی تمییز الصحابہ میں تحریر کیے ہیں اور اُن کو اصحاب رسولِ اکرمؐ میں شمار کیا ہے۔ کیوں کہ وہ بعثت پیغمبر کے بعد بھی زندہ رہے۔

دانوں کے ساتھ نیویارک کی روک فلر لیبارٹری میں مختلف نباتات، حیوانات اور انسان کے اجزا پر تجربات کیے ہیں اور ان تجربات میں سے جو انسانی اعضا اور عضلات اور دل اور کھال اور گردوں وغیرہ کے ٹکڑوں پر کیے گئے، یہ دیکھا گیا کہ یہ اجزا وہ ہیں (جن میں حیات نامیہ باقی رہتی ہے جب تک انھیں بھرپور غذا فراہم ہوتی رہے) جب تک انھیں بیرونی عارضہ لاحق نہ ہو اور اُن کے خلیے اس کے مطابق نشو ونما پاتے اور بڑھتے رہتے ہیں۔

❁ ❁ ❁

استاد دیمند وبرل

جونس ہبکنس یونیورسٹی کا استاد دیمند وبرل ڈاکٹر الکس کارل کی تحقیقات کی تائید کرتے ہوئے کہتا ہے کہ جسم انسانی کے سارے خلیوں والے اجزاے رئیسہ کے بارے میں تجربات سے ثابت ہو چکا ہے کہ ان کا دوام ایک ثابت شدہ امر ہے اور اُن کے طویل عرصے تک زندہ کے قوی امکانات ہیں۔

نیشنل جیوگرافک سوسائٹی نے پروفیسر مذکور کی تقریر شائع کی ہے جس میں اس نے اس بات کی تاکید کی ہے کہ انسان ۹۰۰ا سال تک زندہ رہ سکتا ہے بشرطیکہ تجربہ گاہ میں بعض جانوروں کی طرح اسے بھی سُن کر دیا جائے کہ وہ موسمِ سرما کے دوران مُسلسل سوتا رہے۔

اسی تقریر میں کہا گیا ہے کہ اگر موسمِ سرما کے دوران جانور کو سن کر کے سلا دیا جائے تو اس کی زندگی اتنی طویل ہو جاتی ہے کہ وہ مزید بیس (۲۰) سال تک زندہ رہ سکتا ہے۔ بہ نسبت ایسے جانوروں کے جو اسی جیسے ہیں جو ہر موسم میں عام زندگی گزارتے ہیں۔

ابھی اس کا تجربہ نہیں کیا جاسکا، لیکن چوں کہ حیوانات میں یہ بات مکمّل ہوگئی ہے۔ لہٰذا اس لیے انسانوں میں بھی قومی امکانات پائے جاتے ہیں اور مستقبل میں جب مزید انکشافات اور اکتشافات ہوں گے تو یہ بھی ممکن ہو جائے گا۔

❁ ❁ ❁

زمانے سے یا اُن کے دور سے پہلے بھی موجود تھے اور اب تک موجود ہیں اور تم نے روایت کی کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان میں موجود ہیں اور وہ حضرت مہدیؑ کے ساتھ زمین پر تشریف لائیں گے۔ جب ان تین انسانوں نے طولانی حیات پالی تو اب ان کی طولانی حیات کے بارے میں تعجب کا خاتمہ ہو جائے گا تو کیا حضرت محمد بن عبداللہؐ کے لیے ان میں سے کسی ایک کا بھی اسوہ نہیں ہوسکتا کہ آں حضرتؐ کی عترت میں ان کی امّت کے لیے کوئی اللہ کی نشانی باقی رہ جائے اور ان کی ذریت میں سے کسی کو طولانی زندگی مل جائے۔ تم نے ذکر کیا ہے اور روایت کی ہے کہ ان کا وصف یہ ہوگا کہ وہ زمین کو عدل و داد سے اسی طرح بھر دیں گے جس قدر وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی اگر تم نے سوچا ہوتا تو تم جان لیتے کہ تمھاری تصدیق اور تمھاری گواہی کہ وہ زمین کو عدل سے بھر دیں گے خواہ وہ زمین مشرق میں ہو یا مغرب میں، دور ہو یا نزدیک، یہ بات ان کی طولانی حیات سے زیادہ تعجب خیز ہوگی اور اللہ تعالےٰ اپنے اولیا کو جن کرامتوں سے نوازتا ہے، ہوسکتا ہے کہ اسے بھی انھی کرامتوں میں سے شمار کیا جائے۔ اور تم نے یہ بھی دیکھا ہے نبی اولوالعزم حضرت عیسیٰ بن مریمؑ ان کے پیچھے بحیثیت متقدی نماز ادا کریں گے، وہ اُن کی پیروی کریں گے، اور اُن کے غزوات اور جنگوں میں ان کے مددگار رہوں گے اور یہ بات بھی طولِ حیات سے زیادہ تعجب خیز ہے۔ ان سب لوگوں نے اس بات کو تسلیم کیا۔

(کشف المحجة، ۵۶)

❁ ❁ ❁

۵) ادریسؑ ۹۶۵ سال زندہ رہے۔

(المہدی للزہیری، ص۱۰۳، الزام الناصب، ج۱، ص۲۸۸، کنز الفوائد، ص۲۴۵، توریت سے ماخوذ)

۶) آدم علیہ السّلام حضور اکرمؐ سے روایت ہے کہ ابوالبشر حضرت آدم ۹۳۰ سال زندہ رہے۔

(اکمال الدین، ج۲، ص۲۰۳ اور کنز الفوائد، ص۲۴۵، توریت سے ماخوذ)

۷) ارغو ۲۶۰ سال زندہ رہے۔

(کنز الفوائد، ص۲۴۵، توریت سے ماخوذ)

۸) ارفلکشاد، ۴۳۸ سال زندہ رہے۔

(منتخب الاثر، ص۲۷۶، توریت سے ماخوذ)

۹) اروی بن شلم نے ہزار سال حکومت کی۔

(اکمال الدین، ج۲، ص۲۰۴)

۱۰) اسحاق بن ابراہیم علیہما السّلام ۱۸۰ سال زندہ رہے۔

(کنز الفوائد، ص۲۴۵، توریت سے ماخوذ، اکمال الدین، ج۲، ص۲۰۳)

۱۱) اسقف، ابوعبداللہ المدائنی نے ایک طولانی قصے کے ذیل میں بیان کیا ہے کہ ملکِ حبشہ میں اسقف تھا جو طویل عرصے تک زندہ رہا اس کی عمر ۳۶۰ سال تھی۔

(اکمال الدین، ج۲، ص۲۴۸)

۱۲) اسماء بنت ابی بکر عبداللہ بن زبیر کی ماں ۱۰۰ سال زندہ رہی یہاں تک کہ اس کی بینائی جاتی رہی۔

(مروج الذہب، ج۲، ص۱۹۵)

۱۳) اسماعیل بن ابراہیم علیہما السّلام ۱۳۷ سال زندہ رہے۔

(کنز الفوائد، ص۲۴۵، توریت سے ماخوذ)

۱۴) علاّمہ شیخ اسماعیل مشہور بہ الحاج آخوند کربلا جا کر رہے پھر قزوین واپس آئے۔

کہا، ایسا ایک شخص حضر موت میں ہے۔ اس کے پاس پیغام بھیجا اور اسے اپنے ہاں بلوالیا۔ معاویہ نے اس سے پوچھا، تمھارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا، امد۔ پھر پوچھا، تم کس کے بیٹے ہو؟ اس نے جواب دیا، ابد کا بیٹا ہوں۔ معاویہ نے پوچھا، تمھاری عمر کیا ہے؟ اس نے کہا، ۳۶۰ سال۔ معاویہ نے کہا، تم جھوٹے ہو۔ معاویہ اپنے کاموں میں مصروف ہوگیا اور اس سے رخ پھیر لیا۔ پھر دوبارہ اس کی جانب متوجہ ہوا اور کہا، تمھارا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا، امد۔ معاویہ نے پوچھا، تم کس کے بیٹے ہو؟ اس نے کہا، میں ابد کا بیٹا ہوں۔ معاویہ نے کہا، تمھاری عمر کتنی ہے؟ اس نے جواب دیا، ۳۶۰ سال۔ معاویہ نے کہا کہ تم نے جو کچھ اپنے زمانے میں دیکھا ہے اسے بیان کرو کہ اس کے مقابل میں ہمارا زمانہ کیسا ہے؟ اس نے کہا، تم اس سے کس طرح پوچھ رہے ہو جو جھوٹا ہے۔ معاویہ نے کہا، میں نے تمھیں جھٹلایا نہیں البتّہ میں تمھاری عقل کا امتحان لے رہا تھا۔ اس نے جواب دیا، اس زمانے کے دن، دن کے مشابہ ہیں اور رات، رات جیسی ہے۔ مرنے والا مرتا ہے اور پیدا ہونے والا پیدا ہوتا ہے۔ اگر مرنے والے نہ ہوتے تو زمین کی وسعت ختم ہوجاتی اور اگر لوگ پیدا نہ ہوتے تو زمین پر کوئی فرد باقی نہ بچتا۔ معاویہ نے دریافت کیا، کیا تم نے ہاشم کو دیکھا ہے۔ اس نے جواب دیا، میں نے انھیں دیکھا ہے۔ طویل القامت، خوب صورت کہا جاتا ہے کہ ان کے آنکھوں کے درمیان نور کا ہالہ تھا یا نیا چاند تھا۔ معاویہ نے پوچھا، کیا تم نے امیہ کو دیکھا ہے۔ اس نے جواب دیا، ہاں میں نے اسے دیکھا کہ وہ چھوٹے قد کا نابینا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے چہرے سے بدبختی اور شر انگیزی جھلکتی تھی۔

معاویہ نے کہا، تم نے محمدؐ کو دیکھا ہے۔ اس نے پوچھا، کون محمدؐ۔ معاویہ نے کہا، رسول اللہؐ۔ وہ کہنے لگا، تم پر وائے ہو تم نے ویسی تعظیم کیوں نہیں کی جیسی تعظیم اللہ تعالےٰ نے ان کے تذکرے کے وقت کی ہے، بس تم نے صرف رسول اللہؐ کہہ دیا۔ معاویہ نے کہا، مجھے بتاؤ تمھارا پیشہ کیا ہے؟ اس نے کہا، میں تجارت کرتا تھا۔ معاویہ نے پوچھا،

۲۷) غاروالے، سیّد امین نے کہا ہے کہ قرآنِ کریم نے غار والوں کی بقا کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ زندہ ہیں اور اُن کا کتا بازووں کو پھیلائے ہوئے غار کے دہانے پر موجود ہے۔ وہ لوگ پہلی بار ۳۰۹ سال تک سونے کے بعد بیدار ہوئے جیسا کہ قرآنِ کریم نے کہا ہے۔ بتاؤ ان میں کس کا واقعہ زیادہ تعجب والا ہے، زیادہ حیران کن ہے، زیادہ بعید از عقل ہے۔ اس شخص کا باقی رہنا جو کھاتا ہے، پیتا ہے، سوتا ہے، جاگتا ہے، اور نظافت کا خیال رکھتا ہے۔ اس کا طویل عرصے تک زندہ رہنا مشکل ہے یا ان افراد کی زندگی جو ایک جگہ سوئے ہوئے ہیں نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں اور نہ ہی نظافت کا خیال رکھتے ہیں اور قرآنِ کریم میں نص ہے کہ عزیر سو سال تک مرے رہے پھر انھیں زندہ کیا گیا اور ان کے کھانے میں نہ بو آئی تھی اور نہ ہی وہ خراب ہوا تھا اور ان کا گدھا ان کے ساتھ تھا تو بتاؤ ان میں سے کون سا واقعہ زیادہ تعجب والا ہے۔ عزیر کا واقعہ یا امام مہدی کا زندہ رہنا جب کہ اللّٰہ تعالےٰ نے بطور نص بیان فرمایا ہے کہ صاحبانِ جنت اور جہنمی دونوں باقی رہیں گے اور اس بارے میں متفق علیہ روایات موجود ہیں کہ جنتی حضرات نہ بوڑھے ہوں گے نہ کم زور ہوں گے اور نہ ہی ان کے نفوس اور حواس میں کسی قسم کی کمی واقع ہوگی۔

(المجالس السنیہ، ج۵، ص۵۵۴)

۲۸) ایوب نبی، ۱۶۴ سال زندہ رہے۔

(الشیعۃ والرجعۃ، ج۱، ص۲۱۱)

۲۹) باحور، ۱۴۶ سال زندہ رہا۔

(کنز الفوائد ۲۴۵، توریت سے ماخوذ)

۳۰) بحر بن حارث بن امراؤالقیس کلبی، ۱۵۰ سال زندہ رہا۔

(کنز الفوائد، ص۲۴۵، توریت سے ماخوذ)

۳۱) بخت نصر، ۱۵۰۷ سال زندہ رہا۔

(اخبار الدول الشیعہ والرجعۃ، ج۲، ص۲۱۶)

۳۸) تیم بن ثعلبہ، ۲۰۰ سال زندہ رہا۔

(الشیعۃ والرجعۃ، ج ا،ص ۲۱٦)

۳۹) تیم اللہ بن ثعلبہ، ۵۰۰ سال زندہ رہا۔

(تذکرۃ الخواص،ص ۲۰۵، کتاب المعمرین،ص ۳۱)

۴۰) ثعلبہ بن کعب بن زید بن عبدالاشہل اوسی، ۳۰۰ سال زندہ رہا۔

(کتاب المعمرین،ص ٦۴)

۴۱) ثوب بن تلدہ الاسدی، ۲۲۰ سال زندہ رہا۔

(کتاب المعمّرین،ص ۵۹)

۴۲) جرنفش بن عبدہ الطائی، ۱۳۰ سال زندہ رہا۔

(کتاب المعمّرین،ص ۷۱)

۴۳) جعثم، ۲۵۰ سال زندہ رہا۔

(کنزالفوائد،ص ۲۵۳)

۴۴) جعفر بن قرط العامری، ۳۰۰/سال زندہ رہا اور اس نے اسلام کو پا لیا۔

(کتاب المعمّرین،ص ۴۳)

۴۵) جلہمہ بن ادد بن زید بن یشخب بن عریب بن زید بن کہلان بن یعرب۔ اِس جلہمہ کو طی کہتے ہیں اور تمام طی اسی کی جانب منسوب ہیں اور اس کی خبر نہایت طویل شرح کی متقاضی ہے۔اس کا ایک بھتیجا جا نام یحابر بن مالک بن ادد تھا اور وہ دونوں ۵۰۰/سال کے تھے،ان کے درمیان چراگاہ کے معاملے پر گالی گلوچ کی نوبت پہنچ گئی تو جلہمہ کو اپنے خاندان کی ہلاکت کا اندیشہ ہوا تو وہ وہاں سے کوچ کر گیا اور اس نے کئی منزلیں طے کیں، اس لیے اس کا نام طی ہوگیا اور وہ طی کے دو پہاڑ اجار اور سلمٰے کا مالک تھا۔

(الغیبۃ للشیخ الطّوسی،ص ۹۲)

۵۳) حارثہ بن مُرّہ بن حارثہ الکلبی ۱۵۰ سال زندہ رہا۔

(کتاب المعمّرین، ص ۶۷)

۵۴) حام بن نوح، ۵۶۰ سال زندہ رہا۔

(الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۲۳۱)

۵۵) حامل بن حارثہ بن عمرو بن مالک بن عکوہ، ۲۳۰ سال زندہ رہا۔

(کتاب المعمّرین، ص ۶۹)

۵۶) حبابۃ الوالبیّہ امیر المومنینؑ سے ملا اور ان کے بعد اس نے امام رضاؑ تک تمام ائمّہ سے ملاقات کی۔

(اکمال الدین، ج ۲، ص ۲۱۷)

۵۷) سیّدی حبیب بن معاطی مراکشی، ۱۴۷ سال کی عمر میں بھی ان کی صحت نہایت اچھی تھی اور وہ اپنے تمام کام اطمینان سے انجام دیتے تھے۔

(الامالی المنتخبہ از مظفری، ص ۹۷، رسالہ الاخاء الوطنی البغدادی شمارہ، ص ۷۵۷، سال چوتھا، ایلول، ۱۹۳۴ء)

۵۸) حراماں جس کی بادشاہت، ۲۰۰ سال رہی۔

(الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۲۱۶)

۵۹) حرث بن مضاض الجرہمی، ۴۰۰ سال زندہ رہے۔

(الغیبہ للشیخ الطّوسی، ص ۸۸، کتاب المعمّرین، ص ۴۲، تذکرۃ الخواص، ص ۲۰۵، کنز الفوائد، ص ۲۵۱)

۶۰) ذوالاصبع العدوانی اور وہ حرثان بن محرث ہے جس کا تعلّق عدوان بن عمرو بن قیس بن عیلان سے ہے، وہ ۳۰۰ سال زندہ رہا۔

(کتاب المعمّرین، ص ۸۲، الغیبۃ للشیخ الطّوسی، ص ۸۵)

۶۱) حصین بن عتبان الزبیدی، ۲۵۰ سال زندہ رہا۔

(الشیعہ والرجعۃ، ج ۱، ص ۲۱۶)

۶۲) حنظلہ بن الشرقی بنی کنانہ سے تعلّق تھا۔ ۲۰۰ سال زندہ رہا۔

(کتاب المعمّرین، ص ۴۹)

اور شیخ طوسی نے کہا ہے کہ یہ خضرؑ ہم سے پہلے حضرت موسیٰؑ کے زمانے سے ہمارے دور تک موجود ہیں۔ امّت کی اکثریت اور سیرت نگاروں کا اس امر پر اتّفاق ہے۔ البتّہ ان کی رہائش گاہ کا ہمیں علم نہیں ہے اور نہ ہی ان کے کسی ساتھی کا علم ہے بس ہم تو وہی جانتے ہیں جتنا قرآنِ مجید نے حضرت موسیٰؑ کے قصے میں ان کا ذکر کیا ہے۔

(الغیبۃ للشیخ طوسی ۸۳)

٦٦) خنابہ بن کعب العبشمی، وہ اس وقت معاویہ کے پاس آیا، جب اس نے اپنے بیٹے یزید کی بیعت کے لیے معاملہ طے کرلیا تھا اور اس وقت خنابہ کی عمر ۱۴۰ سال تھی۔ معاویہ نے اس سے کہا، اے خنابہ آج تم کیسا محسوس کررہے ہو۔ اس نے کہا، اے مومنوں کے امیر! اللّٰہ مجھے تم سے ذلیل ہونے سے بچائے۔

(کتاب المعمّرین، ص۷۷)

٦٧) داماں، ۱۵۰ سال زندہ رہا۔

(الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص۲۱۱)

٦٨) الدجال، مسلم اور ابن ماجہ نے اپنی صحیحین میں نبی اکرمؐ سے بہت سی روایات بیان کی ہیں جن سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰؑ تشریف لائیں گے تو اس وقت دجّال موجود ہوگا اور وہ اسے قتل کردیں گے۔

(صحیح مسلم، ج۸، ص۱۹۸، سنن ابن ماجہ، ج۲، ص۵۱۴)

اور شیخ طوسی نے کہا، اصحابِ حدیث روایت کرتے ہیں کہ دجّال موجود ہے اور وہ نبی اکرمؐ کے زمانہ میں بھی موجود تھا اور وہ اپنے خروج کے وقت تک باقی رہے گا اور وہ اللّٰہ کا دشمن ہے۔ اگر کسی مصلحت کی وجہ سے اللّٰہ کا دشمن طویل زندگی پاسکتا ہے تو پھر اللّٰہ کے ولی کے لیے کیا اس امر کی اجازت نہیں ہوگی (اگر کوئی نہ مانے تو یہ دشمنی کہلائے گی)۔

(الغیبۃ للشیخ طوسی، ص۸۵)

٦٩) درید بن زید بن فہد، ۴۵۰ سال زندہ رہے۔

(کنز الفوائد، ص۲۵۰، کتاب المعمّرین، ص۲۰)

وہب بن عبداللہ بن ربیع بھی تھا جو بڈھا پھوس ہو چکا تھا۔اس کی بھویں اس کی آنکھوں پر گر گئی تھیں اوراس کی آنکھوں کوڈھانپ دیا تھاجب دربان نے اُس کو دیکھا اور وہ لوگوں کوان کی عمر کے لحاظ سے اذنِ باریابی دے رہا تھا تو اس نے کہا کہ اے شیخ اندر آجاؤ۔تو وہ عصا ٹیکتے ہوئے آہستہ آہستہ آنے لگا، وہ اس کے ذریعے اپنی کمر اور اپنے پہلو کو سیدھا کیے ہوئے چل رہا تھا اوراس کی داڑھی اس کے گھٹنوں کو چھو رہی تھی۔ جب عبدالملک نے اسے دیکھا تو اس کا دل اس کے لیے پسیج گیا اوراس نے کہا، اے شیخ بیٹھ جاؤ۔اس نے جواب دیا، اے مومنوں کے امیر کیا شیخ بیٹھ جائے جب کہ اس کا دادا دروازے پر کھڑا ہو تو عبدالملک بن مروان نے کہا، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم ربیع بن ضبیع کی اولاد سے ہو، اس نے کہا، ہاں میں وہب بن عبداللہ بن ربیع ہوں۔اس نے دربان سے کہا، جاؤ اور ربیع کو لے کر آؤ۔ دربان اسے نہیں پہچانتا تھا۔اس نے آواز دی کہ ربیع کہاں ہے؟ تو ربیع نے جواب دیا کہ میں یہاں پر ہوں اور وہ اٹھ کر تیز قدم سے چلتا ہوا، عبدالملک کے پاس آیا اور آکر اسے سلام کیا۔عبدالملک بن مروان نے اپنے ہم نشینوں سے کہا، دو آدمی کبھی بوڑھے نہیں ہوں گے۔ پھر اس نے کہا، اے ربیع تم نے اپنی زندگی سے جو پایا اسے بتاؤ اور گزشتہ زندگی کے واقعات اور حوادث سے ہمیں آگاہ کرو تو اس نے کہا، یہ میرا ہی شعر ہے:

ھا انا ذا ادرک الخلود و قد ادرک عمری و مولدی حجرا
انا امرؤ القیس قد سمعت بہ ھیھات ھیھات قال ذا عمرا

عبدالملک نے کہا کہ جب میں بچہ تھا تو تمھارا یہ شعر مجھ سے بیان کیا گیا تھا اس نے کہا، یہ بھی میرا شعر ہے:

اذا عاش الفتیٰ مأتین عامًا فقد ذھب اللذاذۃ والبھاء

عبدالملک نے جواب دیا کہ میں نے اپنے لڑکپن میں یہ شعر سنا تھا۔تم مجھے ذرا اپنی عمر تو بتاؤ۔اس نے جواب دیا۔ میں زمانہ فترت میں حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمدؐ کے

۸۰) ربیعہ بن کعب بن زید بنی تمیم سے تعلّق رکھتا تھا، وہ ۳۳۰ سال زندہ رہا۔

(الشیعۃ والرجعہ، ج۱،ص ۲۱۹)

۸۱) بنی عذرہ کا ایک شخص جس نے طولانی عمر پائی، یہاں تک کہ اس کا نواسہ بوڑھا ہوگیا۔ وہ اپنی قوم کا عالم تھا وہ طعام اور علم کے لیے کہیں بھی جاسکتا تھا۔ اس نے زمانے اور گردشِ زمانہ کی شکایت کی۔ اس کے نواسے نے اس سے دریافت کیا، نانا جان آپ کی عمر کتنی ہے؟ تو اس نے جواب دیا، مجھے اچھی طرح تو یاد نہیں البتّہ جب میں نے تمھارے باپ کا عقیقہ کیا تھا اس وقت میں ۹۳ سال کا تھا اور تمھارے والد ۸۵ سال زندہ رہے اور اُن کو مرے ہوئے ۸۰ سال ہو گئے۔ اس کے نواسے نے کہا کہ آپ نے زمانے کی شکایت کی۔ آپ کے لیے مناسب نہیں ہے کہ آپ اُس کی شکایت کریں جب کہ آپ اتنی عمر کو پہنچ چکے ہیں۔

(کتاب المعمّرین، ص ۴۳)

۸۲) رداد بن کعب بن ذھل بن قیس النخعی، ۳۰۰ سال زندہ رہا۔

(اکمال الدین، ج ۲، ص ۴۲)

۸۳) رستم بن زال، ۶۰۰ سال زندہ رہا۔

(الشیعۃ والرجعۃ، ج۱، ص ۲۳۵)

۸۴) رعون بن فالغ، ۲۰۰ سال زندہ رہا۔

(الشیعۃ والرجعۃ، ج۱، ص ۲۱۶)

۸۵) رفخشد، ۴۰۰ سال زندہ رہا۔

(تذکرۃ الخواص، ص ۲۰۵)

۸۶) الریان بن دومغ، عزیز مصر کا والد، ۱۷۰۰ سال زندہ رہا۔

(الزام الناصب، ج۱، ص ۲۸۹، المہدی للزہیری، ص ۱۰۳)

۸۷) زال، ۶۵۰ سال زندہ رہا۔

(الزام الناصب، ج۱، ص ۲۸۹)

زمانے میں پیدا ہوئے اور ذی نواس کی بادشاہت کے دور تک زندہ رہے یعنی تقریباً ۳۰ صدی اور اُن کا مسکن بحرین تھا اور عبدالقیس کے خیال میں اس کا انھی لوگوں سے تعلّق ہے اور ازد یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اُن میں سے ہے اور اکثر محدثین کا یہ کہنا ہے کہ وہ ازد سے تعلّق رکھتا تھا۔

(کتاب المعمّرین، ص۵، اکمال الدین، ج۱، ص۳۰۲)

۹۵) سلمان فارسی، شیخ طوسی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ہمارے اصحاب نے روایت کی ہے کہ سلمان فارسی نے عیسیٰ بن مریم سے ملاقات کی تھی اور ہمارے نبی کے زمانے میں بھی موجود تھے اور ان کی خبر مشہور ہے۔

(الغیبۃ للشیخ الطوّسی، ۸۵)

۹۶) سلیمان بن داوٴد علیہما السّلام، ۱۲ے سال زندہ رہے۔

(اکمال الدین، ج۲، ص۳۰۲)

۹۷) سنان المصری، ۲۳۴ سال زندہ رہے۔

(الشیعہ الرجعۃ، ج۱، ص۲۱۶)

۹۸) سنان بن وہب بن تیم الادرم بن غالب بن فھر طویل عرصے تک زندہ رہے۔

(کتاب المعمّرین، ص۲ے)

۹۹) سورج، ہندوستان کے بادشاہوں میں سے تھا، ۲۵۰ سال زندہ رہا۔

(الشیعۃ والرجعۃ ۲۱۶/۱)

۱۰۰) سوی بن کاہن، ۳۰۰ سال زندہ رہے۔

(الشیعۃ والرجعۃ، ج۱، ص۲۲۰)

۱۰۱) سوید بن خذاق جس کا تعلّق عبدالقیس بن اقطے بن دعمی بن اسد بن ربیعہ بن نزار سے ہے وہ ۲۰۰ سال زندہ رہے۔

(کتاب المعمّرین، ص۳۲)

۱۰۷) شعیب نبی،۲۴۲سال زندہ رہے۔

(الشیعۃ والرجعہ، ج۱،ص ۲۱۶، جنات الخلود سے)

۱۰۸) شق الکاہن،۳۰۰سال زندہ رہے۔

(اکمال الدین، ج۲،ص ۲۳۵)

۱۰۹) شہراعش،۱۶۰سال زندہ رہا۔

(الشیعہ والرجعہ،ج۱،ص ۲۱۱)

۱۱۰) شیث بن آدم علیہما السّلام،۹۱۲سال زندہ رہے۔

(الزام الناصب،ج۱،ص ۲۸۸،الشیعہ والرجعۃ، کامل سے ج۱،ص ۲۳۹، کنزالفوائد،ص ۲۴۵،توریت سے،المہدی للزہیری،ص ۱۰۳)

۱۱۱) صالح نبی،۲۸۰سال زندہ رہے۔

(الشیعۃ والرجعۃ، ج۱،ص ۲۱۵)

۱۱۲) صرم بن مالک الحضرمی،تقریباً ۲۰۰سال زندہ رہا۔

(کتاب المعمّرین،ص ۴۷)

۱۱۳) صیفی بن ریاح بن اکثم،۲۷۰سال زندہ رہا۔اس وقت تک اس کی عقل صحیح و سالم تھی اور وہ ذی الحلم ، (صاحبِ حلم) کے نام سے مشہور ہے۔ملتمس یشکری نے اس کے بارے میں کہا ہے:

لذی الحلم قبل الیوم ما یقرع العصا

وما علم الانسان الا لیعلما

(الغیبۃ للشیخ طوسی)

۱۱۴) ضبیرہ بن سعید بن سعد بن سہم بن عمرو،۲۲۰سال زندہ رہا۔اس پر بڑھاپا نہیں آیا۔اس نے اسلام کا زمانہ پایا لیکن وہ مسلمان نہیں ہوا۔ابوحاتم اور ریّاشی نے عُتُبیٰ سے اس نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔اس نے کہا کہ جب ضبیرہ سہمی کا انتقال ہوا تو وہ ۲۲۰سال کا تھا۔اس وقت اس کے بال سیاہ تھے اور اس کے دانت صحیح وسالم تھے۔

(الغیبۃ للشیخ طوسی،ص ۸۷،کتاب المعمّرین)

۱۲۶) عباد بن سعید بن احمر بن ثور بن خداش بن السکسک بن اشرس بن کندہ، ۳۰۰ سال زندہ رہا۔

(کتاب المعمّرین، ص ۷۰)

۱۲۷) عبّاس بن علی بن احمد بن حمزہ بن جعفر بن محمد بن عبداللّٰہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب، ۱۶۰ سال زندہ رہے۔

(کنزالفوائد، ص ۲۴۸)

۱۲۸) عبدشمس بن یشجب بن یعرب بن قحطان ملقب بہ سبا قرآنِ کریم میں جس کی جانب اشارہ کیا گیا ہے، (لقد کان لسباء فی مسا کنھم ......) وہ ۴۰۰ سال زندہ رہا۔

(الشیعہ والرجعۃ، ج ۱، ص ۲۱۲)

۱۲۹) المولٰے عبدالکریم القائینی، ۱۵۱ سال زندہ رہا۔

(الشیعہ والرجعۃ، ج ۱، ص ۲۱۲)

۱۳۰) عبداللّٰہ بن سبیع الحمیر ی، ۱۵۰ سال زندہ رہا۔

(کتاب المعمّرین، ص ۳۴)

۱۳۱) عبداللّٰہ الیمنی یحیٰے کوفی سے روایت ہے۔ اس نے کہا کہ صالح بن عبداللّٰہ یمنی کوفہ آیا تھا۔ میں نے ۳۴۷ء میں اس سے ملاقات کی تھی۔ اس نے مجھ سے بیان کیا کہ اس کا والد سن رسیدہ لوگوں میں سے تھا اور اس نے سلمان فارسی کا زمانہ پایا تھا۔

(الزام الناصب، ج ۱، ص ۳۱۱)

۱۳۲) عبدالمسیح بن عمرو بن قیس بن حیان بن قیلہ الغسانی، ۳۵۰ سال زندہ رہا۔ اس نے اسلام کا زمانہ پایا، لیکن وہ مسلمان نہیں ہوا۔ اس کا گھر حیرہ میں تھا۔ وہ زمانہ جاہلیت میں اپنی شرافت کی وجہ سے مشہور تھا۔

(کتاب المعمّرین، ص ۳۸)

۱۳۳) عبدیغوث بن کعب بن رداۃ بن ذہل بن کعب بن مالک بن نخع بن عمرو بن علہ

نے اس سے اجازت طلب کی۔ جب وہ ان کی مجلس مشاورت میں اپنی نشست پر بیٹھا ہوا تھا۔تو اس نے کہا کہ مجھے برا محسوس ہوتا ہے کہ تم میں سے کوئی یہ سمجھے کہ میں اس شخص میں کسی خوبی کو دیکھ رہا ہوں۔ میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور اب میری ہڈیوں میں دم نہیں رہا۔

(کتاب المعمّرین، ص ۳۶)

۱۳۹) عدی بن وداع ازدی، ۳۰۰ سال زندہ رہا۔اس نے اسلام کو پایا۔اسلام قبول کیا اور جنگ میں حصّہ لیا۔

(کتاب المعمّرین، ص ۳۸)

۱۴۰) عدیم، مصر کے بادشاہوں میں سے تھا۔وہ ۹۲۶ سال زندہ رہا۔

(الشیعہ والرجعۃ، ج ۱، ص ۲۳۹)

۱۴۱) عرون، چین کے بادشاہوں میں سے تھا۔ ۲۵۰ سال زندہ رہا۔

(الشیعہ والرجعۃ، ج ۱، ص ۲۱۶، مروج الذہب اور کامل سے)

۱۴۲) عزیز مصر، ۷۰۰ سال زندہ رہا۔

(الزام الناصب، ج ۱، ص ۲۸۹، الشیعۃ والرجعہ، ج ۱، ص ۲۳۷)

۱۴۳) عضوان، چین کے بادشاہوں میں سے تھا۔ ۲۵۰ سال زندہ رہا۔

(الشیعہ والرجعۃ، ج ۱، ص ۲۱۶)

۱۴۴) ابوالدنیا علی بن عثمان بن الخطاب بن مزید حضرت علیؑ کے ساتھ صفین میں موجود تھا اور اسے ۳۰۹ھ میں حج کے موقع پر دیکھا گیا۔

(اکمال الدین، ج ۲، ص ۲۲۱)

۱۴۵) عمرو بن عامر مزیقیا، ۸۰۰ سال زندہ رہا اس نے ۴۰۰ سال رعیت کی صورت میں عام انسانوں کی طرح گزارے اور ۴۰۰ سال بادشاہت کی وہ ہر روز دو پوشاکیں پہنتا تھا، پھر حکم دیتا تھا کہ انھیں چاک کر دیا جائے تا کہ دوسرا کوئی پہننے نہ پائے۔

(اکمال الدین، ج ۲، ص ۲۴۶، الغیبۃ للشیخ طوسی، ص ۹۲، الہدی للزہیری، ص ۱۰۳)

اس کی اولاد اور پسماندگان میں ہزار جنگجو گزرے ہیں جیسا کہ بیان کرتے ہیں۔

(الغیبۃ للشیخ الطّوسی ۹۳)

۱۵۱) عمرو بن مسبع طائی اس نے نبی اکرمؐ کا زمانہ پایا جب کہ وہ ۱۵۰ سال کا تھا اور عثمان بن عفان کی خلافت کا زمانے میں اس کا انتقال ہوا۔

(کتاب المعمّرین، ص ۷۰)

۱۵۲) عمیر بن جریر بن عمیر بن عبدالعزی بن قیس، ۱۷۰ سال زندہ رہا۔

(اکمال الدین، ج ۲، ص ۲۴۳)

۱۵۳) عناق بنت آدم، اُمّ عوج، ۳۰۰۰ ہزار سال سے زیادہ زندہ رہی۔

(الزام الناصب، ج ۱، ص ۲۸۸)

۱۵۴) عوام بن منذر بن زبید بن قیس بن حارث بن لام۔ زمانہ جاہلیت میں نہایت طویل عرصے تک زندہ رہا۔ اس نے عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ پایا۔ جب وہ اس کے پاس آیا تو اس کی ہنسلی کی ہڈی آگے پیچھے ہوگئی تھی اور اس کی بھنویں گر گئی تھیں۔

(اکمال الدین، ج ۲، ص ۲۴۳)

۱۵۵) عوج بن عناق، ۳۶۰۰ سال زندہ رہا۔ محمد بن اسحاق نے کہا کہ عوج بن عناق وہ آدم کی گود میں متولّد ہوا اور اس کی ماں کا نام عناق تھا، اسے حضرت موسےٰ بن عمران نے قتل کیا تھا۔

(تذکرۃ الخواص، ص ۲۰۵)

۱۵۶) عوف بن کنانہ بن عوف بن عذرہ بن زید بن ثور بن کلیب ۳۰۰ سال زندہ رہا جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنی اولاد کو جمع کیا اور انھیں وصیّت کی اور کہا، اے میرے بیٹو! میری وصیّت کو یاد رکھو، اگر تم نے یہ وصیّتیں یاد رکھیں تو میرے بعد قوم کے سردار رہو گے۔ اپنے معبود سے ڈرو اور اس کا تقوٰے اختیار کرو۔

(اکمال الدین، ج ۲، ص ۲۵۵)

۱٦۷) قدار العنزی، ۲۰۰ سال زندہ رہا۔ اس نے کہا ہے:

رُبَّ حی رأیتھم و رأونی ثم قالوا متی یموت قدار

اکثر ایسے قبائل جنھیں میں نے دیکھا ہے اور انھوں نے مجھے دیکھا ہے پھر وہ کہنے لگے کہ قدار کو کب موت آئے گی۔

(کتاب المعمّرین، ص ٦۸)

۱٦۸) قردہ بن نفاثۃ السلولی جس کا تعلّق عمرو بن مرہ بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن سے ہے وہ ۱۴۰ سال زندہ رہا اور اس نے اسلام تک رسائی حاصل کی۔

(کتاب المعمّرین، ص ۵۸)

۱٦۹) قس بن ساعدہ، ٦۰۰ سال زندہ رہا۔

(کنز الفوائد، ص ۲۵۴)

۱۷۰) قفطریم، فراعنہ مصر سے اُس کا تعلّق تھا۔ ۴۰۰ سال زندہ رہا۔

(الشیعۃ والرجعۃ، ج ۱، ص ۲۲۲)

۱۷۱) قوم نوحؑ امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ قومِ نوحؑ کی عمریں ۳۰۰ سال تھیں۔

(اکمال الدین، ج ۲، ص ۲۰۳)

۱۷۲) النابغۃ بن جعدہ اور اس کا نام قیس بن عبداللہ بن عدس بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ تھا وہ ۲۰۰ سال زندہ رہا اور اس نے اسلام کو پایا۔

(کتاب المعمّرین، ص ۵۸)

۱۷۳) قینان، ۹۱۰ سال زندہ رہا۔

(کنز الفوائد، ۲۴۵، توریت سے، منتخب الاثر، ص ۲۷٦)

۱۷۴) کرشاسب، ایران کے کیانی بادشاہوں میں سے تھا۔ ۷۰۵ سال زندہ رہا۔

(الزام الناصب، ج ۱، ص ۲۸۹، الشیعہ والرجعۃ، ج ۱، ص ۲۳۷)

۱۷۵) کشن، ہندوستان کے بادشاہوں میں سے تھا، ۴۰۰ سال زندہ رہا۔

(الشیعہ والرجعۃ، ج ۱، ص ۲۲۲)

۱۸۶) لقمان بن عاد، ۳۵۰۰ سال زندہ رہا۔

(المہدی للزھیری، ص ۱۰۳، الشیعہ والرجعۃ، ج ۱، ص ۲۴۵)

اخبار الدول اور مستطرف سے، کتاب المعمّرین، ص ۴، اور شیخ طوسی نے کہا، اخبارِ عرب کے بیان کرنے والے راویوں نے کہا ہے کہ لقمان بن عاد نے سب سے زیادہ عمر پائی۔ وہ ۳۵۰۰ سال زندہ رہا اور کہا جاتا ہے کہ وہ ساتِ گدھوں کی عمر زندہ رہا، وہ نر گدھ کے چوزے کو پکڑ کر پہاڑ پر رکھ دیتا تھا تو گدھ جب تک جیتا ہے وہ جیتا تھا جب وہ مرجاتا تو دوسرے کو لے کر اس کی تربیت کرتا یہاں تک آخری لَبَد ہوتا اور سب سے زیادہ لمبی عمر پاتا، اسی لیے کہا جاتا ہے: طال العمر علی لَبَد، لبد کی عمر لمبی ہوگئی۔

(الغیبۃ للشیخ طوسی)

اور شیخ صدوقؒ نے کہا روایت بیان کی گئی ہے کہ وہ ۳۵۰۰ سال زندہ رہا اور وہ قوم عاد کے اس وفد میں شامل تھا جسے اس کی قوم نے حرم کی جانب بھیجا تھا کہ وہ انھیں پانی پلائے اور اسے سات گدھوں جتنی عمر دی گئی اور وہ نر گدھ کا آخری چوزہ لے کر اس پہاڑ پر رکھ دیتا تھا جو اس کی اصل تھا تو وہ جب تک جیتا تھا یہ جیتا تھا جب وہ مرجاتا، دوسرا لے کر اس کی تربیت کرتا یہاں تک کہ اس کا آخری لتید کہلاتا تھا اور وہ نہایت لمبی عمر پاتا تھا، اس کے بارے میں کہا گیا: طال الامد علی لبد، لبد کی زندگی بہت لمبی ہوگئی اور اس کے بارے میں بہت سے اشعار کہے گئے جو مشہور ہیں اور اسے اسی کے مطابق قوّت، سماعت اور بصارت عطا کی گئی تھی اور اس بارے میں بہت سی روایات ہیں۔

(اکمال الدین، ج ۲، ص ۲۴۶)

۱۸۷) لمک بن متوشلخ بن ادریس النبی، ۷۰۰ سال زندہ رہے جیسا کہ اخبار الدول میں ہے۔

(الشیعہ والرجعۃ، ج ۱، ص ۲۳۸)

۱۸۸) لود بن مہلائیل، ۷۳۲ سال زندہ رہے۔

(الشیعہ والرجعۃ، ج ۱، ص ۲۳۷)

ارانی کلما افنیت یومًا اتانی بعده یوم جدید

میں دیکھتا ہوں کہ میں جب ایک دن ختم کرتا ہوں، اس کے بعد نیا دن میرے پاس آجاتا ہے۔

یعود ضیاؤہ فی کل فجر ویابی لی شبابی ان یعود

اور ہر روز اس کی ضیا پلٹ کر آتی ہے، لیکن میری جوانی نے پلٹ کر چلے جانے سے انکار کر دیا ہے۔

(الشیعہ والرجعۃ، ج۱، ص۲۱۶)

۱۹۹) وہ بادشاہ جس نے سالانہ جشن کی بنیاد ڈالی، ۲۵۰۰ سال زندہ رہا۔ (الغیبۃ للشیخ الطّوسی، ص۹۲)

۲۰۰) ابوزید المنذر بن حرملہ الطائی، ۱۵۰ سال زندہ رہا۔ وہ نصرانی المذہب تھا، رِقّہ میں رہتا تھا۔

(کتاب المعمّرین، ص۸۷، اکمال الدین، ج۲، ص۲۴۲)

۲۰۱) موسٰے بن عمران علیہ السّلام۔ آں حضرتؐ سے مروی ہے کہ حضرت موسٰےؑ ۱۲۶ سال زندہ رہے۔

(اکمال الدین، ج۲، ص۲۰۳)

۲۰۲) مہلائیل، ۸۹۵ سال زندہ رہے۔

(منتخب الاثر، ص۲۷۶، توریت سے لیا گیا)

۲۰۳) سیّد میرزا القاسانی ۱۵۴ سال زندہ رہا۔

(منتخب الاثر، ص۲۸۱، ماخوذ از جریدہ پرچم اسلام ایران)

۲۰۴) نضر بن دہمان بن سلیم بن اشجع بن ریثِ ابن عظفان، ۱۹۰ سال زندہ رہا۔

(کنز الفوائد، ص۲۵۲، اکمال الدین، ج۲، ص۲۴۲)

۲۰۵) نفیل بن عبداللّٰہ، ۷۰۰ سال زندہ رہا۔

(تذکرۃ الخواص، ص۲۰۵)

زندہ رہے۔

(کتاب المعمّرین، ص ۵۰)

۲۱۲) ہنری جیکسن انگریز جو بورک انکلترا میں پیدا ہوا اور ۱۶۹ سال زندہ رہا جب اس کی عمر ۱۱۲ سال تھی تو وہ فلور فیلڈ کی جنگ میں محوِ جنگ رہا۔

(منتخب الاثر، ص ۲۷۹، تفسیر جواہر سے، ج ۱۷، ص ۲۲۴)

۲۱۳) حضرت ہود علیہ السّلام ان کی دعوت کا عرصہ، ۶۷۰ سال کا تھا اور ان کی قوم کی عمریں ۴۰۰ سال تھیں۔ کتاب مستطرف ہے کہ وہ ۹۶۲ سال زندہ رہے۔

(الشیعہ والرجعۃ، ج ۱، ص ۲۳۵)

۲۱۴) ہوشنگ بن کیومرث، ۵۰۰ سال زندہ رہے۔

(الشیعۃ والرجعۃ، ج ۱، ص ۲۳۱)

۲۱۵) یارد، ۹۶۲ سال زندہ رہے۔

(منتخب الاثر، ص ۲۷۶، توریت سے ماخوذ)

۲۱۶) حضرت الیاس علیہ السّلام ابن جریر طبری نے کہا کہ خضرؑ اور الیاسؑ زندہ ہیں، زمین میں سیر کرتے رہتے ہیں۔

(البحار، ج ۱۳، ص ۲۷)

۲۱۷) یحابر مالک بن عدد، ۵۰۰ سال زندہ رہا۔

(الشیعہ والرجعۃ، ج ۱، ص ۲۳۱)

۲۱۸) یزید بن جابر بن حرثان بن جزء بن کعب بن الحرث بن معاویہ بن وائل بن مران بن جعفی، ۱۵۰ سال زندہ رہا۔

(کتاب المعمّرین، ص ۶۵)

۲۱۹) الیسع بن خطوب بنی اسرائیل کے انبیا میں سے تھے، ۴۰۲ سال زندہ رہے ان کا تذکرہ الناسخ اور اخبار الدول نے کیا ہے۔

(الشیعۃ والرجعۃ، ج ۱، ص ۲۲۲)

امام مہدیؑ کے ظہور کی علامتیں

ہم اس فصل میں ظہور امام مہدیؑ کی علامات سے متعلّق کچھ روایات پیش کرر ہے ہیں جو رسولِ اکرمؐ اور ائمہؑ سے مروی ہیں۔ ان میں سے کچھ علامتیں حتمی ہیں جن کا وقوع پذیر ہونا لازمی ہے جیسا کہ امام جعفر صادقؑ کی بیان کردہ حدیث میں آیا ہے۔ بنی عبّاس کا اختلاف حتمی ہے اور ماہِ رجب میں سفیانی کا خروج (نکلنا) حتمی ہے۔

اور کچھ علامتیں غیر حتمی ہیں یعنی ممکن ہے کہ ان میں سے بعض کو محو کر دیا جائے اور کچھ کو باقی رکھا جائے۔ (یمحوا اللّٰہ مایشاء و یثبت و عندہ ام الکتاب) اللّٰہ جسے چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے باقی رکھتا ہے۔ اُمّ الکتاب اسی کے پاس ہے۔

بعض نشانیاں امام زمانہ کے ظہور سے بہت پہلے کی ہیں جیسے عام وضع اور کیفیت معاشرتی اور اجتماعی انحطاط اور اخلاقی دیوالیہ پن اور ان کے علاوہ دیگر علامات جن کے بارے میں آپ اس فصل میں عن قریب پڑھیں گے۔

اور بعض علامات آپ کے ظہور کے قریب کی ہیں جیسے بیدا (بیابان) کا دھنس جانا، آسمان سے ندا کا آنا اور نفسِ ذکیہ کا قتل ہونا وغیرہ۔

اب ہم ان احادیث کا ذکر شروع کرتے ہیں جو رسولِ اکرمؐ پھر ائمہؑ اور کچھ بڑے بڑے صحابہ کرام اور تابعین کے ذریعے ہم تک پہنچی ہیں۔

۱) نبی اکرمؐ نے فرمایا اس امّت کا مہدی ہم میں سے ہوگا۔ جب دنیا میں فتنہ وفساد اور خانہ جنگی ہونے لگے، اور فتنوں کا ظہور ہو اور راستے منقطع ہو جائیں اور بعض بعض پر چڑھائی کر دیں، نہ بڑا چھوٹے پر رحم کرے اور نہ ہی چھوٹا بڑے کی عزت وتوقیر کرے تو اللّٰہ تبارک وتعالےٰ اس وقت ہمارے مہدی کو امام حسینؑ کے صلب سے مبعوث کرے گا

اللّٰہ میرے بعد کتنے ائمہ ہوں گے؟ تو آں حضرت نے فرمایا: حسینؑ کے بعد نو (۹) ہوں گے اور نواں ان کا قائم ہوگا۔

(منتخب الاثر، ص۴۲۲)

۴) آں حضرتؐ سے حدیث معارج کے ذیل میں وارد ہوا ہے کہ ارشاد رب العزت ہوا کہ میں ان کے (یعنی علیؑ کے) صلب سے گیارہ مہدی نکالوں گا جو سب کے سب تمھاری ذریت میں سے ہوں گے، حضرت بتولؑ کے ذریعے اور ان کا آخری فرد وہ ہوگا عیسٰے ابن مریم جس کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ اس کے ذریعے میں ہلاکت سے نجات دوں گا اور اسی کے ذریعے میں لوگوں کو گم راہی سے راہِ ہدایت دکھاؤں گا اور اسی کے ذریعے میں اندھوں کو بینائی دے کر صحت یاب کروں گا اور اسی کے ذریعے میں بیماروں کو شفایاب کروں گا۔ میں نے دریافت کیا، اے میرے معبود! اے میرے مالک یہ کب ہوگا؟ تو خداوند عالم نے وحی کی، یہ اس وقت ہوگا جب علم اٹھ جائے گا اور جہالت ظاہر ہوگی، قاری بہت ہوں گے مگر عمل کم ہوگا، قتل زیادہ ہوگا، اور ہدایت کرنے والے فقہا کم ہوں گے، گم راہ کرنے والے اور خیانت کرنے والے فقہا زیادہ ہوں گے، شعرا کی کثرت ہوگی، اور تمھاری امّت قبروں کو مسجدوں میں تبدیل کردے گی، ظلم و جور اور فساد زیادہ ہوگا، مکر و فریب کا غلبہ ہوگا اور تمھاری امّت کو اسی کا حکم دیا جائے گا اور نیکیوں سے روکا جائے گا۔ مرد صرف مردوں پر اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی، امرا اور حکام کافر ہوں گے اور ان کے ساتھی فاجر ہوں گے اور ان کے مددگار ظالم ہوں گے اور ان کے مشیران اور صاحبانِ رائے فاسق ہوں گے اور اس وقت تین جگہوں پر گہن لگے گا چاند گرہن مشرق میں، اور چاند گرہن مغرب میں اور چاند گرہن جزیرۃ العرب میں اور تمھاری ذرّیت کے ایک فرد سے بصرہ کی تباہی ہوگی، حبشی لوگ جس کی پیروی کریں گے۔ اور اولاد حسین بن علی سے ایک شخص خروج کرے گا اور دجّال

آتی رہیں گی برابر برابر ایک دوسرے سے ملتی جلتی اگر تم چاہو تو میں تمھیں ان کے بارے میں آگاہ کرسکتا ہوں صعصعہ نے کہا، بے شک یا امیر المومنینؑ۔

تو امیر المومنینؑ نے فرمایا، یاد رکھو اس کی علامات یہ ہیں جب لوگ نماز کو وقت سے مؤخر کردیں گے، امانت کو ضائع کردیں گے، اور اس کی کوئی پرواہ نہ کریں گے۔ جھوٹ کو حلال سمجھیں گے، وہ سود کھائیں گے اور رشوتیں لیں گے، اونچی اونچی عمارتیں تعمیر کریں گے، اور دین کو دنیا کے عوض بیچ ڈالیں گے، احمقوں کو عامل (حاکم) بنائیں گے، عورتوں سے مشورے لیں گے، قطع رحمی کریں گے، خواہشات کی پیروی کریں گے، اور خون بہانا آسان سمجھیں گے۔ حلم و بردباری کو کم زوری سمجھا جائے گا اور ظلم وستم پر فخر و مباہات کریں گے، حکام فاجر اور بدکار ہوں گے، وزرا ظالم و جابر ہوں گے اور عرفا خیانت کار ہوں گے اور قرآن کے قاری فاسق ہوں گے، جھوٹی گواہیوں کا ظہور ہوگا، اور علی الاعلان فسق و فجور، بہتان تراشی، گناہ اور طغیانی و سرکشی ہو رہی ہوگی۔ قرآن کو آراستہ و پیراستہ کیا جائے گا اور مساجد کو نقش و نگار سے مزیّن کیا جائے گا اور اونچے اونچے مینار بنائے جائیں گے اور برے لوگوں کی عزت وتوقیر ہوگی۔ نماز کی صفوں میں لوگوں کی کثرت ہوگی، لیکن ان کی خواہشات جدا جدا اور مختلف ہوں گی، معاہدے توڑ دیئے جائیں گے اور جس کا وعدہ کیا جاچکا ہے یعنی قیامت وہ قریب ہوگی۔ دنیا کی لالچ کی وجہ سے عورتیں اپنے شوہروں کے ساتھ تجارت میں شریک ہوں گی، فاسقوں کی آواز تیز ہوگی اور وہ سنی جائے گی اور قوم کا سردار قوم کا پست ترین اور ذلیل شخص ہوگا۔ فاجر و بدکار کے شر کی وجہ سے اس سے ڈرا جائے گا، جھوٹے کی تصدیق کی جائے گی اور خیانت کار کو امین بنایا جائے گا۔ گانے والیاں ہوں گی اور گانے بجانے کے آلات بنائے جائیں گے، اور عورتیں گھڑ سواری کریں گے، عورتیں مردوں کی مشابہت اور مرد عورتوں کی مشابہت اختیار کرلیں گے، گواہ بنائے بغیر ہی گواہ گواہی دے گا اور دوسرا حق کو پہچانے بغیر ہی عزت وحرمت کی گواہی دے گا۔ تَفَقُّہ لادینیت کے لیے ہوگی۔ وہ دنیاوی

اپنے خیمے سے باہر آجانا، اور وہ آوازیں سب کے سب سنیں گے، دنیا کے تمام گوشوں میں کوئی فرد ایسا نہ ہوگا جو یہ کہے کہ اس نے وہ آواز نہیں سنی۔

(کشف الاستار، ص ۱۳۵)

۹) ابورومان نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے انھوں نے فرمایا کہ جب منادی آسمان سے ندا دے گا کہ حق آلِ محمد میں ہے تو اس وقت مہدی کا ذکر لوگوں کی زبان پر ہوگا اور لوگ اُن کے علاوہ کسی اور کا ذکر نہیں کریں گے۔

(الملاحم والفتن)

۱۰) امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ جب تمھارے حجاز میں آگ لگ جائے اور تمھارے نجف میں پانی جاری ہو جائے تو اُس وقت اس کے ظہور کی توقّع کرو۔

(الزام الناصب، ج۲، ص ۱۲۵ صراط مستقیم سے)

۱۱) امیرالمومنینؑ نے فرمایا ہے: آگاہ ہو جاؤ کہ اس کے خروج کی دس علامتیں ہیں:

۱) کوفے کے گلی کوچوں میں جھنڈوں کا لہرانا۔

۲) مسجدوں کو خالی چھوڑ دینا۔

۳) حاجیوں کا حج سے دوری اختیار کرنا۔

۴) خراسان کا دھنسنا۔

۵) اور خراسان میں پتھروں کا گرنا۔

۶) اور دمدار ستاروں کا طلوع ہونا۔

۷) ستاروں کا (قِران) باہمی مل جانا۔

۸) فتنہ و فساد خانہ جنگی۔

۹) قتل۔

۱۰) لوٹ مار اور غارت گری۔

یہ دس علامتیں ہیں، ایک علامت سے دوسری علامت تک عجیب وغریب

نامی شخص ہوگا اوراس کی پناہ گاہ بکریت ہوگی اورا سے دمشق کی مسجد میں قتل کردیا جائے گا۔اس کے بعدشعیب ابن صالح سمرقند سے نکلے گا پھراس کے بعدسفیانی ملعون وادی یابس سےخروج کرے گا اور وہ عتبہ بن ابی سفیان کی نسل سے ہوگا جب سفیانی ظاہر ہوگا توامام مہدیؑ اپنے آپ کومخفی رکھیں گےاوراس کے بعدآپ کاظہور ہوگا۔

(الغیبۃ للشیخ طوسی،ص ۲۸۵)

۱۶) جابر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقرؑ سے دریافت کیا کہ یہ امرکب ہوگا؟ تو امامؑ نے فرمایا اے جابر یہ ابھی کیسے ہوسکتا ہے،ابھی تو حیرہ اورکوفہ کے درمیان کثرت سے قتل عام نہیں ہوا۔

(الغیبۃ للشیخ طوسی،ص ۲۸۶)

۱۷) امام محمد باقرؑ نے فرمایا،خراسان سے سیاہ جھنڈے نکل کرکوفے کی طرف آ کر اتریں گے،پس جب مہدیؑ ظاہر ہوں تو آپ کی طرف سے بیعت لینے کے لیے پیغام بھیجا جائے گا۔

(الغیبۃ للشیخ طوسی،ص ۲۸۹)

۱۸) جابر بن یزید جعفی سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا اے جابر زمین پر بیٹھ جاؤ۔اور اپنے ہاتھوں اور پیروں کوحرکت نہ دینا جب تک وہ علامات اپنی آنکھوں سے دیکھ نہ لو، جو میں تم سے بیان کرر ہا ہوں اگرتم ادراک کرسکو وہ علامات یہ ہیں،سب سے پہلی علامت بنی عبّاس کا اختلاف کرنا، میں نہیں دیکھتا کہ تم اس تک پہنچ سکو گےلیکن میرے بعد وہ لوگوں سے بیان کرنا ایک منادی آسمان سے ندا دے گا اور دمشق کی جانب سے ایک آواز آئے گی۔اورشام میں جابیہ نامی بستی زمین میں دھنس جائے گی۔مسجد دمشق کی دائیں طرف کا ایک حصّہ گر جائے گا۔ترکوں میں سے خارجیوں کا ایک گروہ خروج کرے گا۔اس کے پیچھے روم میں فتنہ وفساد ہوگا۔عن قریب ترک بھائی آگے بڑھ کر جزیرہ میں اتر پڑیں گے اور روم کے خارجی آگے بڑھ کر رملہ میں اتریں

کتاب دی گئی ہے اس قرآن پر ایمان لے آؤ جو ہم نے نازل کیا وہ اس کی تصدیق کرتا ہے جو تمھارے پاس ہے تم ایمان لاؤ اس سے پہلے کہ ہم تمھارے چہرے بگاڑ دیں اور انھیں پیچھے کی طرف پھیر دیں۔

(النساء،۴۷)

امامؑ نے فرمایا: قائم اس روز مکہ میں خانہ کعبہ سے ٹیک لگائے ہوئے اس سے پناہ طلب ہوں گے۔ اور آواز دے کر کہیں گے، اے لوگو! ہم اللّٰہ تعالےٰ سے مدد طلب کرتے ہیں لوگوں میں سے کون ہماری دعوت کو قبول کرے گا۔ ہم تمھارے نبی کے اہلِ بیت ہیں۔ اور ہم دوسرے لوگوں کی بہ نسبت اللّٰہ اور محمدؐ کے زیادہ حق دار اور اولےٰ ہیں۔ اور جو آدم کے سلسلے میں مجھ سے حجّت کرے تو میں دوسرے لوگوں کی بہ نسبت آدم کا زیادہ حق دار ہوں اور جو نوح کے بارے میں مجھ سے حجّت کرے تو میں دوسرے لوگوں کی بہ نسبت نوح کا زیادہ حق دار ہوں اور جو ابراہیم کے بارے میں مجھ سے حجّت کرے تو میں دوسرے لوگوں کی بہ نسبت ابراہیم کا زیادہ حق دار ہوں۔ اور جو محمد کے بارے میں مجھ سے حجّت کرے تو میں دوسرے لوگوں کی بہ نسبت محمد کا زیادہ حق دار ہوں اور جو مجھ سے تمام انبیا کے بارے میں حجّت کرے تو میں دوسرے لوگوں کی بہ نسبت تمام انبیا کا زیادہ حق دار ہوں۔ کیا اللّٰہ تعالےٰ نے اپنی کتابِ محکم میں نہیں فرمایا ہے:

ان الله اصطفٰے اٰدم و نوحًا و اٰل ابراهیم و اٰل عمران علی العالمین ذریة بعضها من بعض والله سمیع علیم

''بے شک اللّٰہ نے آدم، نوح، آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام جہانوں میں چن لیا ہے۔ یہ ایک دوسرے کی اولاد تھے اور اللّٰہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔''

(آل عمران، آیت ۳۳۔۳۴)

میں بقیّہ آدم، ذخیرہ نوح، انتخاب ابراہیم اور حضرت محمدؐ کا پسندیدہ ہوں، آگاہ ہو جاؤ جو شخص کتاب اللّٰہ میں مجھ سے حجّت کرے گا تو میں سب لوگوں سے کتاب اللّٰہ

کی اولادِ رسولؐ ہونے میں تو کوئی اشکال نہیں اور یہ ائمہؑ جو علما ہیں اُن کے یکے بعد دیگرے وارث ہونے میں تو کوئی شبہہ نہیں۔ اب اگر یہ سارا معاملہ ان کے لیے مشکل ہوگا تو آسمانی آواز تو ان کے لیے مشکل نہ ہوگی جب اُن کا نام لے کر پکارا جائے گا اور ان کے والد اور اُن کے جد کا نام لیا جائے گا۔

(الغیبۃ از نعمانی، ص۱۵۲)

۱۹) محمد بن مسلم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقرؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا قائم ہم میں سے ہے ان کی نصرت رعب وداب کے ذریعے کی جائے گی، فتح و نصرت سے ان کی تائید کی جائے گی۔ ان کے لیے زمین کو لپیٹ لیا جائے گا یعنی مسافتیں کم ہو جائیں گی، ان کے لیے خزانے ظاہر ہوں گے، اور ان کا اقتدار مشرق و مغرب تک پہنچ جائے گا اور اللہ انھی کے ذریعے سے اپنے دین کو دیگر ادیان پر غالب کردے گا خواہ مشرکین کو ناگوار گزرے، زمین میں کوئی غیر آباد زمین نہیں ہوگی جو آباد نہ ہو جائے اور روح اللہ حضرت عیسٰے بن مریم (آسمان سے) نازل ہوں گے اور اُن کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

راوی کہتا ہے، میں نے سوال کیا: آپ کا قائم کب خروج کرے گا؟

تو امامؑ نے فرمایا: جب مرد عورتوں کے مشابہ اور عورتیں مردوں کی مشابہت اختیار کریں گی۔ اور مرد مردوں پر اکتفا کریں گے اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی۔ اور خواتین گھوڑے کی زین پر سواریاں کریں گی اور جھوٹی گواہیاں قبول کی جائیں گی، اور عادلانہ گواہیاں مسترد کردی جائیں گی۔ لوگ خون بہانے اور زنا کرنے کو معمولی تصور کریں گے، سود حلال سمجھا جائے گا، برے لوگوں کی زبان کے خوف سے ان سے ڈرا جائے گا، شام سے سفیانی کا خروج ہوگا اور یمن سے یمانی کا خروج ہوگا اور بیابان کا دھنس جانا اور رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان اہلِ بیت محمد کے ایک جوان کا قتل جن کا نام محمد بن الحسن نفسِ ذکیہ ہوگا اور آسمان سے آواز آئے گی کہ حق اس میں ہے اور اس کے

۲۱) امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ قیام قائم سے پہلے جو سال ہوگا اس میں بہت زیادہ بارشیں ہوں گی، درخت خرما پر ہی کھجوریں فاسد ہو جائیں گی، لہٰذا اس بارے میں ہرگز شک نہ کرنا۔

(الغیبۃ از شیخ طوسی، ص ۲۸۸)

۲۲) امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ بنی عبّاس کا باہمی اختلاف حتمی ہے اور سفیانی کا ماہِ رجب میں خروج کرنا حتمی ہے، اور نفس ذکیہ کا قتل ہونا بھی حتمی ہے، آسمان سے ایک منادی دن کے پہلے حصّے میں آواز دے گا جسے ہر قوم اپنی اپنی زبان میں سنے گا، آگاہ ہو جاؤ کہ حق علی اور اُن کے شیعوں میں ہے۔

(الخرائج والجرائح فصل بیسویں)

۲۳) امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ قائم کے قیام کرنے سے قبل یمانی اور سفیانی کا آنا اور منادی کا آسمان سے ندا کرنا، بیدا کا دھنس جانا، اور نفس ذکیہ کا قتل ہونا ہے

(اکمال الدین، ج ۲، ص ۳۶۲)

۲۴) امام جعفر صادقؑ نے فرمایا، قائم قیام نہیں کریں گے مگر یہ کہ اس موقع پر لوگوں میں خوف شدت کے ساتھ ہوگا۔ اور زلزلے ہوں گے، اور آزمائش ہوگی، اور لوگ مصیبتوں میں مبتلا ہوں گے، اور اس سے پہلے طاعون ہوگا، مغرب میں قاطع تلوار یعنی جنگ وجدال ہوگا اور لوگوں کے درمیان بہت شدید اختلاف رونما ہوگا، جس کی وجہ سے ان کے دین میں پراگندگی ہوگی، اور ان کے حالات میں تبدیلی وتغیر رونما ہوگا۔ یہاں تک کہ ہر فرد جب لوگوں کی یہ کیفیت دیکھے گا کہ لوگ ایک دوسرے کو کھانے کے لیے دوڑ رہے ہیں اور شکاری کتوں کی طرح حملہ آور ہیں تو وہ صبح وشام امام کے قیام کی تمنا کرے گا۔ جب امام کا خروج ہوگا تو اس وقت لوگ آپ کے ظہور سے مایوس اور ناامید ہو چکے ہوں گے، خوشا حال ان لوگوں کا جو ان کا زمانہ پاسکے اور ان کے اعوان وانصار میں شامل ہو سکے اور ویل وہلاکت ہو اس کے لیے جو آپ سے دور رہے، ان کی مخالفت

ہوئے سنا ہے کہ جو مجھے عبداللہ کی موت کی ضمانت دے گا میں اسے قائم کی ضمانت دوں گا۔ پھر فرمایا کہ جب عبداللہ کی موت واقع ہوگی تو پھر لوگ کسی ایک فرد پر مجتمع نہ ہوں گے اور یہ امر تمھارے صاحب سے ان شاء اللہ زیادہ دور نہیں ہوگا۔ سالہا سال کی حکومت ختم ہوجائے گی اور مہینوں اور دنوں کی حکومت رہ جائے گی، میں نے کہا، کیا یہ دور طولانی ہوگا۔ امام نے فرمایا، نہیں، ہرگز نہیں۔

(الغیبۃ از شیخ طوسی، ص ۲۸۷)

۳۰) ایک شخص نے امام علی بن موسیٰ الرضاؑ سے ظہور اور کشائش کے بارے میں سوال کیا تو امامؑ نے جواب دیا کیا تم تفصیلی جواب چاہتے ہو یا اجمالی؟ تو اس نے کہا، آپ مجھے اجمالی جواب مرحمت فرمائیں تو امام عالی مقام نے فرمایا کہ جب قیس کے جھنڈے مصر میں اور کندہ کے جھنڈے خراسان میں لہرائیں گے۔

(الخرائج والجرائح، فصل بیستم)

۳۱) امام رضاؑ نے فرمایا کہ ظہور امامؑ کی نشانیوں میں سے ایک وہ حادثہ ہے جو حرمین کے درمیان رونما ہوگا۔ میں نے دریافت کیا کہ حَدَث (حادثہ) سے کیا مراد ہے؟ تو فرمایا وہ تعصّب جو حرمین کے درمیان ہوگا اور فلاں شخص فلاں کی اولاد میں سے پندرہ سرداروں کو قتل کردے گا۔

(الغیبۃ از شیخ طوسی)

۳۲) محمد بن بشر نے کہا کہ میں نے محمد بن الحنفیہ سے سوال کیا کہ یہ امر کب تک طول پکڑے گا؟ اس نے کہا کہ محمد بن حنفیہ نے اپنے سر کو حرکت دی، پھر فرمایا: ابھی ایسا کیسے ہوسکتا ہے جب کہ ابھی زمانے نے تو ستایا ہی نہیں؟ ایسا کیسے ہوسکتا ہے جب کہ بھائیوں نے ایک دوسرے پر سختی اور جفا نہیں کی، ایسا کیسے ہوسکتا ہے جب کہ بادشاہ نے ابھی ظلم و ستم نہیں کیا، ایسے کیسے ہوگا جب کہ زندیق نے قزوین سے قیام نہیں کیا جو اس کی عزت کو خاک میں ملادے گا، اور اس سے نکلنے کو کفر قرار دے گا، اور اس کی فصیل کو تبدیل کردے

۳۷) سعید بن مسیّب نے کہا کہ شام میں فتنہ برپا ہوگا جب بھی وہ ایک طرف سے تھمے گا دوسری جانب سے اس کا شور و غوغا سنائی دے گا اور یہ اس وقت تک ختم نہ ہوگا جب تک منادی آسمان سے یہ سنا نہ دے کہ فلاں تمھارا امیر ہے۔

(الملاحم والفتن، ص ۲۶)

۳۸) کعب الاحبار نے کہا، مہدی کے خروج سے قبل ایک ستارہ مشرق سے طلوع ہوگا جس کی دُم بے حد روشن ہوگی۔

(کشف الاستار، ص ۱۳۶)

۳۹) شیخ مفید علیہ الرحمہ نے فرمایا: آثار و احادیث میں امام مہدیؑ کے قیام کے زمانے کا ذکر کرتے ہوئے کچھ علامتیں بیان کی گئی ہیں اور ان حوادث کا بیان ہے جو قیام سے پہلے ہوں گے اور نشانیاں اور دلائل موجود ہیں۔

ان میں سے چند یہ ہیں: سفیانی کا خروج، حسنی کا قتل، حکومت کے بارے میں بنی عبّاس کا اختلاف، نیمہ ماہِ رمضان کو سورج گرہن اور ماہ رمضان کے آخر میں چاند گرہن جو خلافِ عادت ہوگا۔ بیدا کا دھنسنا اور مشرق میں زمین کا دھنس جانا اور مغرب میں زمین کا دھنسنا اور زوال کے وقت سے لے کر اوقاتِ عصر کے وسط تک سورج کا ایک جگہ ٹھہرے رہنا، اور مغرب سے سورج کا طلوع ہونا، کوفے کے بیرونی حصّے میں نفس ذکیہ کا ستّر صالحین کے ساتھ قتل ہونا، اور رکن و مقام کے درمیان مرد ہاشمی کا ذبح کیا جانا، مسجد کوفہ کی دیوار کا گر جانا اور خراسان کی جانب سے کالے جھنڈوں کا آنا، یمانی کا نکلنا، مغربی کا مصر میں ظاہر ہونا اور شامات کو زیرِ نگیں بنانا اور ترکیوں کا جزیرہ میں نازل ہونا، روم کا رملہ میں آنا، مشرق میں ایک تارے کا طلوع ہونا اور ایسا روشن ہونا جیسا چاند روشن ہوتا ہے۔ پھر اس کا اس طرح مڑ جانا جیسے دونوں کنارے مل رہے ہوں اور آسمان میں سرخی کا ظاہر ہونا اور آسمان کے کناروں میں پھیل جانا، مشرق کے طول میں ایک آگ ظاہر ہوگی جو فضا میں تین دن یا سات دنوں تک باقی رہے گی، عرب بے لگام ہو کر شہروں

مردہ زمینوں میں زندگی کے آثار ہویدا ہوجائیں گے اور اس کی برکتیں ظاہر ہونے لگیں گی۔

پھر حضرت مہدی کے شیعوں میں جو حق کا اعتقاد رکھتے ہیں ان کی ہر مصیبت اور آفت ختم ہوجائے گی۔ اس کے بعد انھیں مکہ میں امام کے ظہور کا پتا چل جائے گا اور وہ لوگ مکہ کا قصد کریں گے تاکہ اُن کی نصرت کریں۔ جیسا کہ اس بارے میں روایات میں بیان کیا گیا ہے۔

اس کے بعد شیخ مفید علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ان احادیث میں سے بعض حتمی ہیں اور بعض مشروط ہیں، اور خدا بہتر جانتا ہے کہ کون سی کیا ہیں؟

جس طرح وہ احادیث و روایات کے اصول سے ثابت ہیں ہم نے انھیں اسی طرح بیان کر دیا ہے اور یہ سب آثار منقولہ پر مشتمل ہیں اور ہم اللّٰہ تعالٰے سے اعانت کے طلب گار ہیں اور اسی سے توفیق چاہتے ہیں۔

(الارشاد، ص ۳۸۵)

❁ ❁ ❁

الْمَذَلَّةِ عَلَى أَعْنَاقِهَا فَهُمْ مِنْ سِطْوَتِهِ خَائِفُوْنَ أَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ فَطَرْتَ بِهِ خَلْقَکَ فَكُلٌّ لَهُ مُذْعِنُونَ أَسْأَلُکَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ أَنْ تُنجزَ لِی أَمْرِی وَ تُعَجِّلَ لِی فِی الْفَرَجِ وَ تَكْفِيَنِیْ وَ تُعَافِيَنِی وَ تَقْضِیَ حَوَائِجِی السَّاعَةَ السَّاعَةَ اللَّيْلَةَ اللَّيْلَةَ إِنَّکَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ

امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ گویا کہ میں اس کے ساتھ ہوں اور وہ وادی السّلام سے سہلہ کی ندی کی طرف ایک آراستہ بلند و بالا گھوڑے پر سوار ہو کر نہایت شان و شوکت کے ساتھ جارہا ہے اور وہ اپنی دعا میں یہ کہہ رہا ہے: ”نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللّٰہ کے جس کا وجود حق ہے اور ثابت ہے، نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللّٰہ کے از روے ایمان اور مبنی بر صدق، نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللّٰہ کے عبادت کے اعتبار سے اور بندگی کی حیثیت سے اے اللّٰہ ہر مومن وحید کو عزت بخشنے والے، اور سرکش کو ذلت سے دوچار کرنے والے جب مختلف راستے مجھے تھکا دیتے ہیں اور زمین باوجود وسعت کے مجھ پر تنگ ہو جاتی تو اس وقت تو ہی میرا محافظ ہے۔ اے اللّٰہ تو نے مجھے خلق فرمایا جب کہ تو میری تخلیق سے مستغنی تھا اور اگر تیری نصرت میری شامل حال نہ ہوتی تو میں شکست خوردہ ہو جاتا، اے مقامات رحمت سے، رحمت کو منتشر کرنے والے اور برکتوں کو ان کے معادن سے نکالنے والے، اور اے وہ جس نے اپنی ذات کو ارفع و اعلیٰ رکھا ہوا ہے۔ پس اس کے اولیا اسی کی عزت سے معزّز ہوتے ہیں۔ اے وہ ذات جس کی سطوت و شوکت سے خوف زدہ ہو کر بادشاہوں نے اپنی گردنوں میں پستی و ذلّت کا جُوا ڈال رکھا ہے۔ میں تجھ سے تیرے اس نام کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جس کے واسطے سے تو نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا جو سب کے سب تیرے فرماں بردار ہیں۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور میرے امر کو پورا فرما دے، اور میرے ظہور میں تعجیل کر دے اور تو میرے لیے کافی ہو جا۔ مجھے عافیت عطا کر اور میری تمام حاجتوں کو برلا، ابھی اسی وقت آج کی رات، اسی شب، بے شک تو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَاسْتَجَبْتَ لَهُ وَمِنَ الْأَحْزَابِ نَجَّيْتَهُ وَ عَلَى أَعْدَائِكَ نَصَرْتَهُ وَ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِى إِذَا دُعِيتَ بِهِ أَجَبْتَ يَا مَنْ لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ يَا مَنْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا يَا مَنْ أَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا يَا مَنْ لاَ تُغَيِّرُهُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِى وَلاَ تَتَشَابَهُ عَلَيْهِ الْاَصْوَاتُ وَلاَ تَخْفٰى عَلَيْهِ اللُّغَاتُ وَلاَ يُبْرِمُهُ إِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ خِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ فَصَلِّ عَلَيْهِمْ بِأَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَ صَلِّ عَلَى جَمِيْعِ النَّبِيِّنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ الَّذِيْنَ بَلَّغُوْا عَنْكَ الْهُدَى وَ أَعْقَدُوا لَكَ الْمَوَاثِيْقَ بِالطَّاعَةِ وَ صَلِّ عَلَى عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ يَا مَن لاَّ يُخْلِفُ الْمِيعَادَ أَنْجِزْلِى مَا وَعَدْتَنِى وَاجْمَع لِى أَصْحَابِى وَ صَبِّرْهُم وَانْصُرْنِى عَلَى أَعْدَائِكَ وَ أَعْدَاءِ رَسُولِكَ وَلاَ تُخَيِّبْ دَعْوَتِى فَإِنِّى عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ أَسِيْرٌ بَيْنَ يَدَيْكَ سَيِّدِى أَنْتَ الَّذِىْ مَنَنْتَ عَلَيَّ بِهٰذَا الْمَقَامِ وَ تَفَضَّلْتَ بِهِ عَلَيَّ دُونَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تُنْجِزَ لِى مَا وَعَدْتَنِى اِنَّكَ اَنْتَ الصَّادِقُ وَلاَ تُخْلِفُ الْمِيعَادَ وَ اَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر

امامؑ قنوت میں پڑھا کرتے تھے:

اے ملک کے مالک، تو جسے چاہے اقتدار عطا کردے اور جس سے چاہے اقتدار کو چھین لے۔ جسے چاہے عزت بخشے اور جسے چاہے ذلت سے دوچار کردے۔ تمام تر خیر تیرے ہاتھ میں ہے۔ بے شک تو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اے صاحبِ عظمت، اے سخی، اے جلالت واکرام کے مالک، اے زبردست طاقت ور، اے شدید پکڑ کرنے والے، اے وہ کہ جو چاہے کرتا ہے، اے بڑی قوّت کے مالک، اے مہربان، اے مشفق، اے نرمی کا سلوک کرنے والے، اے زندہ جب کہ کوئی حیات نہ تھی، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، تیرے پوشیدہ اور چھپے ہوئے نام کے واسطے سے اے قائم بالذات

پکارا تھا اورتو نے انھیں نجات دے دی تھی اور آگ کو ان کے لیے ٹھنڈی اور باسلامت قرار دیا تھا اور میں تجھے اسی وسیلے سے پکارتا ہوں جس سے تیرے کلیم موسیٰ نے تجھے پکارا تھا اورتو نے ان کے لیے سمندر کو شگافتہ کردیا تھا اور موسیٰ اور بنی اسرائیل کو نجات دی تھی اور فرعون اور اس کی قوم کو پانی میں ڈبودیا تھا اور میں تجھے اسی وسیلے سے پکارتا ہوں جس سے تجھے حضرت عیسیٰ روح اللہ نے پکارا تھا اور تو نے انھیں دشمنوں سے نجات دی تھی۔ اور اپنی طرف بلندی عطا کی تھی اور میں تجھے اسی وسیلے سے پکارتا ہوں جس سے تیرے حبیب اور منتخب تیرے نبی محمدؐ نے پکارا تھا اور تو نے ان کی دعا کو قبول کرلیا تھا اور ہر گروہ سے انھیں نجات دی تھی اور انھیں دشمنوں کے مقابلے میں فتح سے ہمکنار کیا تھا۔ اور میں تجھ سے تیرے اس نام کے ذریعے سے سوال کرتا ہوں کہ جب اس کے ذریعے سے پکارا جاتا ہے تو قبولیت ہوتی ہے۔ اے وہ ذات جس نے اپنے علم سے ہر شے کا احاطہ کررکھا ہے اور ہر شے کی گنتی کررکھی ہے۔ اے وہ ذات کہ رات اور دن اس میں تغیر رونما نہیں کرتے اور آوازیں اس پر متشابہ نہیں ہوتیں اور زبانیں اس سے پوشیدہ نہیں رہتیں اور الحاح وزاری کرنے والوں کی فریاد اسے رنجیدہ نہیں کرتی۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو رحمت نازل فرما محمد وآل محمد پر جو تیری مخلوق میں سب سے پسندیدہ ہیں تو ان پر افضل ترین رحمت نازل فرما اور تو رحمت نازل فرما تمام انبیا اور مرسلین پر جنھوں نے تیری جانب سے ہدایت کا فریضہ انجام دیا اور تیرے لیے اطاعت کا عہد و پیمان لیا تو رحمت نازل فرما اپنے صالح بندوں پر اے وہ ذات جو وعدہ خلاف نہیں ہے تو نے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کردے اور میرے لیے میرے اصحاب کو جمع کردے ان کی ضمانت لے لے اور اپنے دشمنوں اور اپنے رسول کے دشمنوں کے خلاف ان کی مدد فرما اور میری دعا کو ناکام نہ ہونے دے کیوں کہ میں تیرا بندہ، تیری کنیز کا فرزند ہوں اور تیرے سامنے قیدی ہوں، میرے مالک تو ہی ہے جس نے مجھے اس مقام تک رسائی دلائی اور تو نے اپنی دیگر مخلوقات کے مقابل میں مجھے فضیلت عطا کی

یااللّٰہ اگر میں نے تیری اطاعت کی ہے تو تیرا ہر عمل لائق ستائش ہے اور اگر میں نافرمانی کروں تو حجّت و دلیل تیرے پاس ہے، مسرت و شادمانی اور کشائش تیری جانب سے ہے، منزّہ ہے وہ جس نے انعام و احسان کیا، پاک ہے وہ جس نے قدرت کے باوجود مغفرت سے کام لیا، بارالہا! اگر میں نے تیری نافرمانی کی ہے تو سب سے محبوب ترین شے میں تیری اطاعت کی ہے اور وہ تجھ پر ایمان لانا ہے، میں نے کسی کو تیرا بیٹا نہیں بنایا اور نہ ہی کسی کو تیرا شریک قرار دیا ہے۔ مجھ پر تیرا ہی احسان ہے، میرا تجھ پر کوئی احسان نہیں ہے، اے میرے معبود میں نے جو تیری نافرمانی کی ہے وہ از روے تکبر نہیں ہے اور نہ ہی تیری بندگی سے نکلنا مقصود ہے، اور نہ ہی تیری ربوبیت کا انکار کرنا ہے البتّہ میں نے اپنی خواہش کی اطاعت کی اور شیطان نے مجھے پھسلایا لہٰذا تیری طرف سے مجھ پر واضح حجّت قائم ہے اگر تو مجھ پر عذاب کرے گا تو میرے گناہوں کے سبب ہوگا جس کا ظلم سے کوئی تعلّق نہ ہوگا اور اگر تو مجھے معاف کردے اور مجھ پر رحم کرے گا تو اس لیے کہ تو سخی اور کریم ہے۔ اے صاحبِ کرم، اے کرم کرنے والے...(کہتے رہو یہاں تک کہ سانس رک جائے) اے ہر چیز سے امن بخشنے والے اور ہر شے تجھ سے خوف زدہ ہے میں ہر چیز کے امن اور ہر شے کے خوف کے بارے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تو رحمت نازل فرما محمد و آل محمد پر اور یہ کہ مجھے امان عطا کر میری ذات کے لیے، میرے اہل و عیال واولاد کے لیے اور ان تمام چیزوں میں جن کا تو نے مجھ پر احسان کیا ہے، یہاں تک کہ نہ میں کسی سے ڈروں اور نہ ہی کسی چیز سے بچاؤ کی تدبیر کروں، بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، اللّٰہ ہمارے لیے کافی اور وہی بہترین نگہبان ہے۔ اے وہ جو ابراہیم کے لیے نمرود سے کافی ہوا، اے وہ جو موسیٰ کے لیے فرعون سے کافی ہوا، میں سوال کرتا ہوں کہ محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور یہ کہ تو فلاں ...... ابن فلاں ...... کے شر سے میرے لیے کافی ہوجا۔ (پھر اس کے بعد سجدے میں جائے اور اپنی حاجت طلب کرے)۔

(مہج الدعوات، ص ۲۹۵)

حتی اذا اخذت الارض زخرفها و ازینت
(یہاں تک کہ جب زمین نے اپنی رونق پکڑ لی اور لہلہا اٹھی)

(یونس،۲۴)

اور فرمایا:

فلما آسفونا انتقمنا منھم
(پس جب انھوں نے ہم کو غصہ دلایا تو ہم نے انھیں سزا دی)

(زخرف،۵۵)

غایت ہمارے نزدیک منتہی ہوچکی اور ہم بھی تیرے غضب پر غضب ناک ہوئے ہیں اور نصرت حق کی خاطر ہم ان کے مقابلے میں غصہ کر رہے ہیں، اور تیرے حکم کے وارد ہونے کے مشتاق ہیں، اور تیرے وعدے کے پورا ہونے کا انتظار کر رہے ہیں اور تیرے دشمنوں کے لیے جو تیرا وعدہ ہے ہم اس کی توقّع کر رہے ہیں، پروردگارا تو اس کا اذن مرحمت فرما اور اس کے راستے کھول دے اور اس کے خروج کو آسان بنادے اور اس کی راہوں کو ہموار کردے، اور اس کے گھاٹ کو عام کردے اور اس کے لشکر کی نصرت فرما اور مددگاروں کا ساتھ دے اور ظالم قوم پر اپنا عذاب جلد نازل فرما، اور اپنے سخت مخالف دشمنوں کے لیے اپنے انتقام کی تلوار کو آگے کر اور بدلہ لے لے بے شک تو سخی، جواد اور کارساز ہے۔

(مکیال المکارم ۳۲۸، منتخب الاثر ۵۲۲)

۵ من دعاء له علیه السّلام: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الۡمُرۡسَلِينَ وَ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَ حُجَّةِ رَبِّ الۡعَالَمِيۡنَ الۡمُنۡتَجَبِ فِي الۡمِيۡثَاقِ الۡمُصۡطَفَى فِي الظِّلَالِ الۡمُطَهَّرِ مِنۡ كُلِّ آفَةٍ الۡبَرِیءِ مِنۡ كُلِّ عَيۡبٍ الۡمُؤَمَّلِ لِلنَّجَاةِ الۡمُرۡتَجَى لِلشَّفَاعَةِ الۡمُفَوَّضِ اِلَيۡهِ دِيۡنُ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ شَرِّفۡ بُنۡيَانَهُ وَ عَظِّمۡ بُرۡهَانَهُ وَ اَفۡلَحۡ (اَفۡلِجۡ) حُجَّتَهُ وَ ارۡفَعۡ دَرَجَتَهُ وَ

بِنِعْمَتِکَ وَ غَذَّيْتَهُمْ بِحِكْمَتِکَ وَ اَلْبَسْتَهُمْ مِنْ نُورِکَ وَ رَفَعْتَهُمْ فِی مَلَكُوتِکَ وَ حَفَفْتَهُمْ بِمَلائِكَتِکَ وَ شَرَّفْتَهُمْ بِنَبِيِّکَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَيْهِمْ صَلاةً كَثِيرَةً دَائِمَةً طَيِّبَةً لا يُحِيطُ بِهَا اِلَّا اَنْتَ وَلا يَسَعُهَا اِلَّا عِلْمُکَ وَلا يُحْصِيهَا اَحَدٌ غَيْرُکَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى وَلِيِّکَ الْمُحْيِى سُنَّتَکَ الْقَائِمِ بِاَمْرِکَ الدَّاعِى اِلَيْکَ الدَّلِيْلِ عَلَيْکَ وَ حُجَّتِکَ عَلَى خَلْقِکَ وَ خَلِيْفَتِکَ فِی اَرْضِکَ وَ شَاهِدِکَ عَلَى عِبَادِکَ اللّٰهُمَّ اَعِزَّ نَصْرَهُ وَ مُدَّ فِیْ عُمْرِهِ وَ زَيِّنِ الْاَرْضَ بِطُولِ بَقَائِهِ اللّٰهُمَّ اكْفِهِ بَغْىَ الْحَاسِدِيْنَ وَ اَعِذْهُ مِنْ شَرِّ الْكَائِدِيْنَ وَازْجُرْ عَنْهُ اِرَادَةَ الظَّالِمِينَ وَ خَلِّصْهُ مِنْ اَيْدِى الْجَبَّارِيْنَ اللّٰهُمَّ اَعْطِهِ فِی نَفْسِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ وَ شِيعَتِهِ وَ رَعِيَّتِهِ وَ خَاصَّتِهِ وَ عَامَّتِهِ وَ عَدُوِّهِ وَ جَمِيْعِ اَهْلِ الدُّنْيَا مَا تُقِرُّ بِهِ عَيْنَهُ وَ تَسُرُّ بِهِ نَفْسَهُ وَ بَلِّغْهُ اَفْضَلَ اَمَلِهِ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّکَ عَلَى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اللّٰهُمَّ جَدِّدْ بِهِ مَا مُحِىَ مِنْ دِيْنِکَ وَ اَحْىِ بِهِ مَا بُدِّلَ مِنْ كِتَابِکَ وَ اَظْهِرْ بِهِ مَا غُيِّرَ مِنْ حُكْمِکَ حَتّٰى يَعُودَ دِيْنُکَ بِهِ وَ عَلَى يَدَيْهِ غَضًّا جَدِيْدًا خَالِصًا مُخْلَصًا لا شَکَّ فِيْهِ وَلا شُبْهَةَ مَعَهُ وَلا بَاطِلَ عِنْدَهُ وَلا بِدْعَةَ لَدَيْهِ اللّٰهُمَّ نَوِّرْ بِنُوْرِهِ كُلَّ ظُلْمَةٍ وَ هُدَّ بِرُكْنِهِ كُلَّ بِدْعَةٍ وَاهْدِمْ بِعِزَّتِهِ كُلَّ ضَلالَةٍ وَاقْصِمْ بِهِ كُلَّ جَبَّارٍ وَ اَخْمِدْ بِسَيْفِهِ كُلَّ نَارٍ وَ اَهْلِکْ بِعَدْلِهِ كُلَّ جَائِرٍ وَ اَجْرِ حُكْمَهُ عَلَى كُلِّ حُكْمٍ وَ اَذِلَّ بِسُلْطَانِهِ كُلَّ سُلْطَانٍ اللّٰهُمَّ اَذِلَّ كُلَّ مَنْ نَاوَاهُ وَ اهْلِکْ كُلَّ مَنْ عَادَاهُ وَامْكُرْ بِمَنْ كَادَهُ وَاسْتَاْصِلْ بِمَنْ جَحَدَ حَقَّهُ وَاسْتَهَانَ بِاَمْرِهِ وَسَعَىٰ فِی اِطْفَاءِ نُورِهِ وَ اَرَادَ اِخْمَادَ ذِكْرِهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى وَ عَلِيٍّ الْمُرْتَضَى وَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَالْحَسَنِ الرِّضَا وَالْحُسَيْنِ الْمُصْطَفَى وَ جَمِيْعِ الْاَوْصِيَاءِ وَ مَصَابِيْحِ الدُّجَى وَاَعْلامِ الْهُدَى وَ مَنَارِ التُّقَى وَالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى وَالْحَبْلِ الْمَتِيْنِ

کے امام رسولوں کے وارث اور رب العالمین کی حجّت پر اور رحمت نازل فرما خلف صالح مہدی مومنین کے امام رسولوں کے وارث اور رب العالمین کی حجّت پر، یااللّٰہ تو رحمت نازل فرما محمد اور ان کے اہلِ بیت ائمّہ پر جو ہدایت کرنے والے اور ہدایت یافتہ ہیں، جو صاحبان علم، سچے، نیکوکار اور متّقین ہیں، تیرے دین کے ستون، تیری توحید کے رکن تیری وحی کے ترجمان اور مخلوقات پر تیری حجّت اور زمین پر تیرے جانشیں ہیں جنھیں تو نے اپنی ذات کے لیے منتخب کرلیا ہے اور اپنے بندوں پر انھیں مصطفیٰ بنایا ہے اور اپنے دین کے لیے انھیں پسندیدہ قرار دیا ہے اور اپنی معرفت سے انھیں مخصوص کرلیا ہے اور اپنی کرامت سے انھیں بلند مرتبہ بنایا ہے اور اپنی رحمت سے انھیں ڈھانپ دیا ہے اور اپنی نعمت سے ان کی پرورش کی ہے اور انھیں اپنی حکمت و دانش کی غذا فراہم کی ہے اور انھیں اپنے نور کا لباس پہنایا ہے اور انھیں ملکوت میں رفعت عطا کی ہے۔ اور اپنے فرشتوں سے انھیں گھیر رکھا ہے اور اپنے نبی کے ذریعے انھیں فضل و شرف سے نوازا ہے یااللّٰہ تو رحمت نازل فرما محمد اپنے ولی پر اپنی سنّت کے زندہ کرنے والے پر جو تیرے امر سے قائم ہے جو تیری جانب دعوت دینے والا ہے جو تیری دلیل ہے جو مخلوق پر تیری حجّت ہے، اور زمین پر تیرا جانشیں ہے اور بندوں پر تیرا گواہ ہے۔ پروردگارا تو اسے نصرت کی عزت دے اس کی عمر میں وسعت دے اور اس کی بقا کو طول دے کر زمین کو زینت عطا کردے، بارالہا تو حاسدین کے ظلم سے اس کے لیے کافی ہوجا اور مکاروں کے شر سے اسے اپنی پناہ دے دے اور ظالموں کے ارادے کو اس سے روک دے اور جباروں کے شکنجوں سے اسے نجات دے یااللّٰہ تو اس کی ہستی اس کی اولاد، اس کے پیروکار، اس کی رعایا، اس کے خاص لوگ، اس کے عام افراد اس کے دشمن اور تمام اہلِ دنیا کو وہ کچھ عطا کردے جو اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جائے اور اس کا دل فرحاں و شاداں ہوجائے اور دنیا و آخرت میں اس کی افضل ترین آرزوؤں کو اس تک پہنچا دے بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

۶﴾ من دعاء له عليه السّلام. يَا نُورَ النُّورِ يَا مُدَبِّرَ الْاُمُورِ يَا بَاعِثَ مَنْ فِیْ الْقُبُورِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ لِیْ وَ لِشِیْعَتِیْ مِنَ الضَّیْقِ فَرَجًا و مِنَ الْهَمِّ مَخْرَجًا وَ اَوْسِعْ لَنَا الْمَنْهَجَ وَ اَطْلِقْ لَنَا مِنْ عِنْدِکَ مَا یُفَرِّجُ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهُ یَا کَرِیْمُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اے نور کے نور، اے امور کی تدبیر کرنے والے، اے ساکنان قبر کو دوبارہ زندگی عطا کرنے والے تو رحمت نازل فرما محمدؐ و آل محمدؐ پر اور تو قرار دے میرے اور میرے شیعوں کے لیے تنگی کے بعد فراخی اور غم سے نکلنے کا راستہ اور تو ہمارے لیے راستے کو وسیع کر دے اور تو ہمارے لیے اپنی جانب سے ایسی بھلائی عطا کر جو ہمیں غم سے نجات دیدے اور تو ہمارے ساتھ وہ سلوک کر جس کا تو اہل ہے اے کریم اے رحم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

(الجنۃ الواقیہ للداماد ۲۶ ویں فصل)

۷) من دعاء له عليه السّلام للضيق والشدة: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَبِّ اَسْاَلُکَ مَدَدًا رُوحَانِیًّا تُقَوِّی بِهِ قُوَی الْکُلِّیَّةِ وَالْجُزْئِیَّةِ حَتّٰی اَقْهَرَ عِبَادِی نَفْسِی کُلَ نَفْسٍ قَاهِرَةٍ فَتَنْقَبِضَ لِی اِشَارَةُ رَقَائِقِهَا انْقِبَاضًا تَسْقُطُ بِهِ قُوَاهَا حَتّٰی لاَ یَبْقَی فِی الْکَوْنِ ذُو رُوحٍ اِلَّا وَ نَارُ قَهْرِی قَدْ اَحْرَقَتْ ظُهُوْرَهُ یَا شَدِیْدُ یَا شَدِیْدُ یَا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ یَا قَهَّارُ اَسْاَلُکَ بِمَا اَوْدَعْتَهُ عِزْرَائِیْلَ مِنْ اَسْمَائِکَ الْقَهْرِیَّةِ فَانْفَعَلَتْ لَهُ النُّفُوسُ بِالْقَهْرِ اَنْ تُودِعَنِی هَذَا السِّرَّ فِی هَذِهِ السَّاعَةِ حَتّٰی اُلِیْنَ بِهِ کُلَّ صَعْبٍ وَ اُذَلِّلَ بِهِ کُلَّ مَنِیْعٍ بِقُوَّتِکَ یَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِیْنِ.

امام علیہ السّلام کی دعا تنگی اور سختی کے موقع پر:

شروع اللّٰہ کے نام سے جو نہایت مشفق اور بڑا مہربان ہے۔ اے میرے رب میں تجھ سے روحانی مدد کا طلب گار ہوں جس کے ذریعے تو میری کلی اور جزئی قوّتوں کو

امام علیہ السّلام کی دعا:

شروع اللّٰہ کے نام سے جو نہایت مشفق اور بڑا مہربان ہے۔ اے فرد کے مالک، اے گروہوں کو شکست دینے والے، اے دروازوں کو کھولنے والے، اے اسباب کو فراہم کرنے والے تو ہمارے لیے ایسے اسباب مہیا کر دے جس کی تلاش ہمارے بس میں نہیں ہے بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلوات اللہ علیہ وعلٰے الہ اجمعین

(اعیان الشیعہ، ج۴، ص۵۳۸)

۹) من دعا له عليه السّلام قَد علمه سجيناً فَخَلص.

اِلٰهِیُ عَظُمَ الْبَلآءُ وَ بَرِحَ الْخَفآءُ وَانْكَشَفَ الْغِطآءُ وَانْقَطَعَ الرَّجَاءُ وَ ضَاقَتِ الْاَرْضُ وَ مُنِعَتِ السَّمآءُ وَ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَ اِلَیْکَ الْمُشْتَکٰی وَ عَلَیْکَ الْمُعَوَّلُ فِی الشِّدَّةِ وَالرَّخَآءِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ اُولِی الْاَمْرِ الَّذِیْنَ فَرَضْتَ عَلَیْنَا طَاعَتَهُمْ وَ عَرَّفْتَنَابِذٰلِکَ مَنْزِلَتَهُمْ فَفَرِّجْ عَنَّا بِحَقِّهِمْ فَرَجًا عَاجِلًا قَرِیْبًا کَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ یَا مُحَمَّدُ یَاعَلِیُّ یَاعَلِیُّ یَامُحَمَّدُ اِکْفِیَانِیْ فَاِنَّکُمَا کَافِیَانِ وَانْصُرَانِیْ فَاِنَّکُمَا نَاصِرَانِ یَامَوْلَانَا یَاصَاحِبَ الزَّمَانِ اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ اَدْرِکْنِیْ اَدْرِکْنِیْ اَدْرِکْنِیْ اَلسَّاعَةَ اَلسَّاعَةَ اَلسَّاعَةَ اَلْعَجَلَ اَلْعَجَلَ اَلْعَجَلَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ.

آپ کی دعا جو آپ نے ایک قیدی کو تعلیم دی اور اس نے رہائی پائی:

میرے معبود آزمائشیں بڑی ہیں، رسوائی کا سامنا ہے، پردے ہٹ چکے ہیں امیدیں منقطع ہو گئیں، زمین تنگ ہے، آسمان کے دروازے بند ہیں بس تیرا ہی سہارا ہے، تو ہی فریادرس ہے اور تمام سختیوں اور آسانیوں میں تجھی پر بھروسا ہے یا اللّٰہ تو رحمت نازل فرما محمد وآل محمد پر جو اولوالامر ہیں جن کی اطاعت تو نے ہم پر فرض قرار دی ہے اور اس طرح تو نے ان کی منزلت سے آشنا کیا بس ان کے حق کے طفیل پلک جھپکتے ہی بلکہ

خدایا تو ہمیں ہدایت کی توفیق، معصیت سے بُعد، نیّت کی صداقت اور قابل احترام چیزوں کا عرفان عطا کر دے۔ اور تو ہمیں ہدایت اور استقامت کے ذریعے با عزت بنا دے اور تو ہماری زبانوں کو صحیح اور دانائی کی باتوں پر درست رکھ اور تو ہمارے دلوں کو علم اور معرفت سے بھر دے اور تو ہمارے شکم کو حرام اور شبہے والی اشیا سے پاک کر دے۔ اور تو ہمارے ہاتھوں کو ظلم اور چوری سے روک دے اور تو ہماری آنکھوں کو فسق و فجور اور خیانت سے پھیر دے اور ہمارے کانوں کو بیہودہ باتوں اور غیبت سے بند کر دے، پرروردگارا! تو ہمارے علما کو نواز دے زہد و نصیحت سے اور طلبہ کو محنت اور رغبت سے اور سننے والوں کو اتّباع موعظت سے اور مسلمان مریضوں کو شفا اور راحت سے اور ان کے مرحومین کو لُطف و رحمت سے اور ہمارے بزرگوں کو وقار اور تسکین قلب سے اور جوانوں کو مغفرت اور توبہ سے اور عورتوں کو حیا اور عفت سے اور دولت مندوں کو تواضع اور بلند ہمتی سے اور محتاجوں کو صبر اور قناعت سے اور مجاہدین کو کمک اور غلبہ سے اور قیدیوں کو نجات اور راحت سے اور امیروں کو عدل اور شفقت سے اور رعایا کو انصاف اور اچھی سیرت سے حاجیوں اور زائروں کو زادِ سفر اور اخراجات میں برکت عطا کر دے اور حج و عمرہ کا جو فریضہ تو نے ان پر واجب قرار دیا ہے اسے تو ادا کر دے (یعنی ادا کرنے کے اسباب فراہم کر دے۔) اپنے فضل و کرم سے اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

(مصباح کفعمی، ص ۲۸۱)

۱۱) من دعاء له عليه السّلام.

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مَنْ نَاجَاكَ وَ بِحَقِّ مَنْ دَعَاكَ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَفَضَّلْ عَلَى فُقَرَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالْغِنَى وَالسَّعَةِ وَ عَلَى مَرْضَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالشِّفَاءِ وَالصِّحَةِ وَالرَّاحَةِ وَعَلَى اَحْيَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِاللُّطْفِ وَالْكَرَامَةِ وَ عَلَى اَمْوَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ وَ عَلَى غُرَبَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِاللُّطْفِ وَالْكَرَمِ

قَدِيُرٌ بِرَحُمَتِکَ يَا اَرُحَمَ الرَّاحِمِينَ.

امام علیہ السّلام کی دعا حاجت روائی کے لیے:

بے حد مہربان اور نہایت مشفق اللّٰہ کے نام سے۔تو وہ اللّٰہ ہے کہ تیرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے تو نے ہی مخلوقات کو پہلے خلق فرمایا اور انھیں دوبارہ زندگی عطا کرے گا، اور تو ہی وہ اللّٰہ ہے کہ تیرے سوا کوئی اور معبود نہیں تو ہی تمام امور کی تدبیر کرنے والا اور قبروں میں مدفون ہستیوں کو دوبارہ زندہ کرنے والا ہے اور تو وہ اللّٰہ ہے کہ تیرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں تو ہی رزق کو روکنے والا اور اس میں وسعت عطا کرنے والا ہے اور تو ہی وہ اللّٰہ ہے کہ تیرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں تو زمین اور اس میں بسنے والوں کا ذمّے دار ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اس نام کے واسطے سے کہ جب بھی اس واسطے سے سوال کیا جاتا ہے تُو دعا کو قبول کرتا ہے اور جب اس وسیلے سے تجھ سے مانگا جاتا ہے تُو عطا کر دیتا ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں حضرت محمدؐ اور ان کے اہلِ بیت کے واسطے سے اور ان کے اس حق کے واسطے سے کہ جسے تُو نے اپنے اوپر لازم قرار دیا ہے کہ تو محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور تو میری حاجت روائی کر ابھی اسی وقت اے میرے سردار، اے میرے آقا اے فریادرس میں تجھ سے ہر اس نام کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جس سے تو نے اپنے آپ کو موسوم کیا ہے یا علم غیب میں اپنے نزدیک اسے ترجیح دی ہے یہ کہ تو رحمت نازل فرما محمد اور آل محمد پر اور اس سختی اور پریشانی سے مجھے بہت جلد نجات دلا دے اے قلوب و ابصار کو منقلب کرنے والے، اے دعاؤں کو سننے والے، بے شک تو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے تجھے اپنی رحمت کا واسطہ اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

(منتخب الاثر، ص ۵۲۱، کلمہ طیب سے)

۱۳) من دعاء له عليه السّلام.

اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَسُاَلُکَ اَنُ تُصَلِّىَ عَلَى مُحَمَّدٍ نَبِيِّ رَحُمَتِکَ وَ کَلِمَةِ نُورِکَ وَ اَنُ تَمُلَاَ قَلُبِى نُورَ الُيَقِينِ وَ صَدُرِى نُورَ الُاِيُمَانِ وَ فِكُرِى نُورَ النِّيَّاتِ وَ

يَحۡذَرُوۡنَ اِلَهَ الۡحَقِّ آمِينَ يَا ذَالۡجَلَالِ وَالۡاِكۡرَامِ يَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِيۡنَ

امام علیہ السّلام کی دعا:

یااللّٰہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم پر رحمت کو نازل کردے جو تیرے نبی رحمت ہیں اور تیرے نور کا کلمہ ہیں اور یہ کہ تو میرے دل کو نور یقین سے پُر کردے اور میرے سینے کو نور ایمان سے بھردے اور میری فکر کو نیّتوں کے نور اور میرے عزم کو علم کے نور اور میری قوّت کو عمل کے نور اور میری زبان کو سچائی کے نور اور میرے دین کو بصیرتوں کے نور اور میری چشم کو ضیا کے نور اور میرے کان کو حکمت کے نور اور میری مودّت کو محمد وآل محمد علیہم السّلام کی دوستی کے نور سے بھردے یہاں تک کہ جب میں تجھ سے ملاقات کروں تو میں نے تجھ سے جو عہد و پیمان کے تھے ان کو پورا کر چکا ہوں اے ولی اور لائق حمد تو مجھے اپنے رحمت میں ڈھانپ لے۔ اے اللّٰہ تو رحمت نازل فرما محمد بن الحسن پر جو زمین پر تیری حجّت ہیں اور تیرے بلاد میں تیرے خلیفہ ہیں تیرے راستے کے داعی (بلانے والے) ہیں تیرے عدل پر قائم ہیں تیرے امر کو پھیلانے والے ہیں مومنین کے دوست ہیں اور کافرین کے لیے ہلاکت ہیں اور تاریکیوں کو منور کرنے والے اور حق کو روشن کرنے والے اور حکمت وصداقت سے بولنے والے اور تیری زمین پر تیرا مکمّل کلمہ ہیں جن کا انتظار کیا جارہا ہے جو خائف ہیں ولی وناصح ہیں جو نجات کا سفینہ ہدایت کا پرچم کائنات کی آنکھوں کے نور اور ہر فرد سے افضل، غم والم کے بادلوں کو ہٹانے والے ہیں جو زمین کو عدل وداد سے اسی طرح بھردیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللّٰہ تو رحمت نازل فرما اور ان کے ذریعے اپنے دین کی مدد کر، اے اللّٰہ تو ان کے ذریعے اپنے اولیا اور ان کے دوستوں کی مدد فرما، ان کے شیعہ اور انصار کی نصرت فرما، اور ہمیں بھی ان لوگوں میں سے قرار دے خدایا تو انھیں اپنی پناہ میں رکھ ہر باغی، سرکش اور تمام مخلوقات کے شر سے اور ان کی ہر چیز سے، پیچھے سے دائیں اور بائیں سے ہر طرف سے حفاظت

اور ایسی شفا عطا کردے جس میں کوئی سقم نہ ہو اور رحمت نازل فرما حضرت محمد اور ان کی پاکیزہ آل پر۔

(منتخب الاثر، ص۲۰، جنۃ الماوی اور بلد الامین سے)

۱۵ من دعاء له عليه السّلام: اَللّٰهُمَّ رَبَّ النُّورِ الْعَظِيْمِ وَ رَبِّ الْكُرْسِيِّ الرَّفِيْعِ وَ رَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُورِ وَ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُورِ وَ رَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُورِ وَ مُنْزِلَ الزَّبُورِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِيْمِ وَ رَبَّ الْمَلائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَنْتَ اِلٰهُ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَ اِلٰهُ مَنْ فِي الْاَرْضِ لاَ اِلٰـهَ فِيهِمَا غَيْرُكَ وَ اَنْتَ جَبَّارُ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَ جَبَّارُ مَنْ فِي الْاَرْضِ وَلاَ جَبَّارَ فِيهِمَا غَيْرُكَ وَ اَنْتَ خَالِقُ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَ خَالِقُ مَنْ فِي الْاَرْضِ لاَ خَالِقَ فِيهِمَا غَيرُكَ وَ اَنْتَ حَكَمُ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَ حَكَمُ مَنْ فِي الْاَرْضِ لاَ حَكَمَ فِيهَا غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَ بِنُورِ وَجْهِكَ الْمُشْرِقِ الْمُنِيرِ وَ مُلْكِكَ الْقَدِيمِ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي اَشْرَقَتْ بِهِ السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُونَ وَ بِاسْمِكَ الَّذِي يَصْلُحُ عَلَيْهِ الْاَوَّلُونَ وَ الْآخِرُونَ يَا حَيًّا قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ وَ يَا حَيًّا بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ وَ يَا حَيًّا حِينَ لاَ حَيَّ يَا مُحْيِيَ الْمَوْتَى وَ يَا حَيُّ يَا لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ اَسْاَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَارْزُقْنِي مِنْ حَيْثُ اَحْتَسِبُ وَ مِنْ حَيْثُ لاَ اَحْتَسِبُ رِزْقًا وَاسِعًا حَلالًا طَيِّبًا وَ اَنْ تُفَرِّجَ عَنِّي كُلَّ غَمٍّ وَ كُلَّ هَمٍّ وَ اَنْ تُعْطِيَنِي مَا اَرْجُوهُ وَ آمُلُهُ اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

امام علیہ السّلام کی دُعا:

اے اللّٰہ اے نورِ عظیم کے پروردگار، اے بلند و بالا کرسی کے پروردگار اے موج زن سمندر کے رب، اور توریت و انجیل کو نازل کرنے والے، اے سائے اور حرارت

امام مہدی علیہ السّلام کے خطوط

ہم اس فصل میں امام مہدی علیہ السّلام کے چند خطوط پیش کرر ہے ہیں جوانھوں نے اپنے شیعوں اور چاہنے والوں کوتحریر کیے تھے جن میں سے کچھ خطوط ان سوالوں کے جواب پر مشتمل ہیں جوآپ سے دریافت کیے گئے تھےاور کچھ خطوط امام مہدی علیہ السّلام نے خود اپنی جانب سے اپنے کچھ مخلصین کوتحریرفرمائے ہیں جوان کے اعوان و انصار تھے۔ یہ خطوط جس چیز کی جانب رہنمائی کرتے ہیں ان میں سب سے اہم یہ ہے کہ ان خطوط کے ذریعے امام مہدیؑ نے اپنے شیعوں سے رابطہ کیا ان کے امور سے واقفیت حاصل کی اوران کے معاملات کا خیال رکھا۔

ہم ان میں سے کچھ خطوط ہدیۂ ناظرین کرر ہے ہیں:

ا۔امامؑ کا خط محمد بن ابراہیم بن مہز یار کے نام:

تم نے اپنے اطراف میں رہنے والے ہمارے موالیوں کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ ہم سمجھ چکے ہیں تم ان سے کہو: کیا تم لوگوں نے اللّٰہ تبارک وتعالےٰ کا یہ قول نہیں سنا۔

یاایها الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔اے ایمان والو! تم اللّٰہ کی اطاعت کرواور رسول کی اورتم میں جو صاحبان امر ہیں ان کی اطاعت کرو۔

کیا اللّٰہ تعالےٰ نے قیامت تک رونما ہونے والے امور کا حکم نہیں دیا ہے۔

کیا تمھیں نظر نہیں آتا کہ خداوند عالم نے تمھارے لیے پناہ گاہیں بنارکھی ہیں تم جن کی طرف پناہ لیتے ہو، آدم علیہ السّلام سے لے کر ظاہر ہونے والے امام حسن عسکریؑ

ہے کہ خداوند عالم نے انھیں تم جیسا فرزند عطا کیا ہے جو ان کا جانشیں بنا اور ان کے بعد ان کا قائم مقام قرار پایا ہے۔

۳۔ اسحاق بن یعقوب سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے محمد بن عثمان عمری سے عرض کی کہ مجھے وہ مکتوب واپس کردیں جس میں، ان مسائل سے متعلّق میں نے سوالات کیے تھے جو تو ان کے جوابات توقیع کی صورت میں اور امام زمانہؑ کے ہاتھ کی تحریر مجھے موصول ہوئی جو یہ تھی:

کہ تم نے محمد بن عثمان سے جو سوال کیا ہے اللہ تمھاری رہنمائی کرے اور تمھیں ثابت قدم رکھے، میرے گھرانے کے لوگ اور ہمارے چچا کی اولاد جو میرے بارے میں انکار کرتے ہیں تو تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تبارک وتعالےٰ اور کسی فرد کے مابین کوئی قرابت داری نہیں ہے۔ چنانچہ جو بھی میرا منکر ہے۔اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس کا راستہ حضرت نوحؑ کے بیٹے کا راستہ ہے اب رہا میرے چچا جعفر اور ان کی اولاد کا راستہ تو وہ حضرت یوسف کے بھائیوں کا راستہ ہے۔

فقاع (جو کی شراب) پینا حرام ہے شلماب میں کوئی مضائقہ نہیں۔

ہم تمھارے اموال کو قبول نہیں کرتے ہیں مگر محض اس لیے کہ تم پاک و پاکیزہ رہو اب جس کی مرضی مال لے کر آئے اور جس کی مرضی اس کا سلسلہ منقطع کردے اللہ تعالےٰ نے مجھے جو کچھ عطا کر رکھا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تمھیں دیا ہے۔اب رہا ظہور فرج کا معاملہ تو یہ اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے، جو لوگ اس کا وقت متعین کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ امام حسینؑ قتل نہیں ہوئے تو یہ کفر، تکذیب اور گمراہی ہے۔

جہاں تک نئے واقعات کے رونما ہونے کا تعلّق ہے تو اس موقع پر ہماری احادیث کے روایت کرنے والوں کی طرف رجوع کرو کیوں کہ وہ تم پر میری حجت ہیں اور میں ان پر اللہ کی حجت ہوں

دیا جائے تو تم کو بری لگیں۔

میرے آبا و اجداد میں سے کوئی ایسا نہ تھا جس کی گردن میں طاغوت زمانہ میں سے کسی کی مصالحت اور مصلحت کی رسی نہ ہو اور مَیں جس وقت خروج کروں گا تو طواغیت میں سے کسی کی مصالحت کی رسی میری گردن میں نہ ہوگی۔

جہاں تک میری غیبت میں مجھ سے استفادہ کا سوال ہے تو جس طرح سورج بادلوں کے پیچھے چھپ کر لوگوں کو فائدہ پہنچا رہا ہے وہی میری مثال ہے، میں زمین والوں کے لیے اسی طرح امان کا باعث ہوں جس طرح ستارے آسمان والوں کے لیے امان ہیں۔ لایعنی باتوں کے لیے سوالوں کا دروازہ بند کردو جن چیزوں کا کافی علم تمھیں عطا کیا جا چکا ہے ان کے بارے میں تکلیف نہ کرو۔

اور تعجیل فرج کی زیادہ دعا کرتے رہا کرو اس لیے کہ اسی میں تمھارے لیے کشائش ہے۔ اے اسحاق بن یعقوب تم پر سلام ہو اور ہر اس فرد پر سلام ہو جو ہدایت کی پیروی کرنے والا ہو۔

۴۔ شیخ معتمد ابوعمرو العامری رحمۃ اللّٰہ تعالےٰ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا! کہ ابن ابی غانم قزوینی اور شیعوں کی ایک جماعت کے درمیان خلف (یعنی امام حسن عسکریؑ کے جانشیں) کے بارے میں اختلاف ہوگیا۔ ابن ابی غانم نے بیان کیا کہ ابومحمد امام حسن عسکریؑ تشریف لے گئے اور ان کا کوئی جانشیں نہیں ہے اس کے بعد ان لوگوں نے ایک مکتوب لکھ کر ناحیہ (امام زمانہؑ) کی جانب روانہ کیا اور اس میں باہمی اختلاف کا تذکرہ کیا۔

ان کے خط کے جواب میں امام مہدیؑ **علی ابائہ الصلوات و التسلیم** کا جواب ان کی اپنی تحریر میں موصول ہوا:

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

اللّٰہ تبارک وتعالےٰ ہمیں اور خاص کر تم لوگوں کو فتنوں سے محفوظ رکھے اور ہمیں

رہے اور امام ماضی (حسن عسکریؑ) سعید وفقید ہو کر اپنے آبا و اجداد کے طریقے پر چلے گئے جس طرح ایک نعل دوسرے نعل کے مقابل میں ہوتا ہے۔

ہمارے پاس ان کا علم اور ان کی وصیّت ہے اور انھی کی نسل سے ان کا جانشیں ہے جو ان کی جگہ پُر کیے ہوئے ہے۔

ان کے مقام ومنزلت کے بارے میں نہیں جھگڑے گا مگر وہ جو ظالم اور خطا کار ہوگا اور میرے علاوہ نہ کوئی دعوٰے کرے گا الا یہ کہ وہ جو منکر اور کافر ہو۔ اور اگر یہ نہ ہوتا کہ امر خداوندی مغلوب نہیں ہوسکتا اور اس کا راز آشکار نہیں ہوسکتا تو پھر ہمارے حق میں تمھارے سامنے ایسی باتیں ظاہر ہوتیں جن سے تمھاری عقلیں حیران ہو جاتیں اور تمھارے تمام شکوک برطرف ہو جاتے لیکن اللّٰہ نے جو چاہا وہ ہوا۔ ہر کام کے لیے وقت معین ہے تم اللّٰہ سے ڈرو تم ہم کو تسلیم کرو اور امر وحکم کو ہماری طرف پلٹا دو امر ہماری طرف اسی طرح صادر ہوتا ہے جس طرح ہماری طرف سے وارد کیا جاتا ہے جو بات تم سے چھپائی گئی ہے اسے ظاہر ومنکشف کرنے کی سعی نہ کرو اور دائیں طرف یا بائیں طرف جھکنے کی بجائے درمیانی راہ اختیار کرتے ہوئے ہماری طرف مودّت اور محبت کے ساتھ واضح راستہ اپناؤ۔ میرا کام نصیحت کرنا تھا سو میں نے کر دیا اب اللّٰہ تم پر اور مجھ پر شاہد ہے۔

اگر تمھاری اصلاح، تم پر مہربانی اور تم پر شفقت کرنے کے لیے ہمارے پاس محبت نہ ہوتی تو ہم تمھارے بجائے اِن کے ساتھ مصروف عمل ہوتے۔ جس کا ہم سے امتحان لیا گیا ایسے ظالم سے نزاع کرنا جو سرکش اور گم راہ ہے جو مسلسل گم راہی میں پڑا ہوا ہے وہ اپنے پروردگار کا مخالف اور دشمن ہے اور اس چیز کا دعوٰے کرتا ہے جو اس کے لیے نہیں ہے وہ ان کے حق کا انکار کرتا ہے اللّٰہ نے جن کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے جو شخص ظالم اور غاصب ہے

رسول اللّٰہؐ کی دختر حضرت فاطمۃ الزہرا کی ذات اقدس میں میرے لیے

وہ فتنوں میں کس طرح ملوث ہو چکے ہیں اور حیرت میں بھٹک رہے ہیں اور دائیں بائیں بغلیں بجا رہے ہیں انھوں نے دین کو چھوڑ دیا ہے یا وہ شک میں مبتلا ہیں یا انھیں حق سے عناد ہے۔ یا جو کچھ سچی روایات اور احادیث صحیحہ نے بتایا ہے وہ اس سے جاہل ہیں۔ یا باوجود ے علم کے وہ اسے بھلا بیٹھے ہیں کہ زمین کبھی بھی حجت سے خالی نہیں رہ سکتی خواہ وہ حجت ظاہر ہو یا مخفی ہو کیا انھوں نے نبی اکرمؐ کے بعد ائمّہ کے انتظام کو یکے بعد دیگرے ملاحظہ نہیں کیا یہاں تک کہ امر خداوندی امامِ ماضی یعنی حسن بن علی تک پہنچا تو وہ اپنے آبا و اجداد کے قائم مقام ہوئے کہ حق کی جانب ہدایت کریں اور لوگوں کو سیدھی راہ پر لے جائیں۔ وہ نور ساطع اور شہاب لامع اور قمر ظاہر تھے (یعنی پھیلنے والا نور، چمکنے والا ستارہ اور چودھویں کا چاند تھے)

پھر اللّٰہ تبارک وتعالےٰ نے ان کے لیے وہ پسند کر لیا جو اس کے پاس ہے لہٰذا وہ اپنے آبائے کرام علیہم السّلام کے راستے پر مکمّل طور سے گام زن ہوتے ہوئے روانہ ہو گئے۔

ان کا عہد جو انھوں نے کیا تھا اور ان کی وہ وصیّت جس کے ذریعے انھوں نے اپنا وصی مقرّر فرمایا تھا وہ موجود ہے اللّٰہ تبارک وتعالےٰ اپنے حکم سے ایک مدت تک کے لیے اسے پوشیدہ کر دیا ہے اور اس نے ان کی جائے اقامت کو اپنی سابقہ قضا و قدر کے مطابق مخفی رکھا۔

اس کا مقام ہمارے درمیان ہے اور اس کا فضل و شرف ہمارے لیے ہے۔

اللّٰہ نے جس بات سے منع فرما دیا ہے اگر وہ اذن مرحمت فرماتا اور جو اس کا حکم نافذ ہو چکا ہے اسے ختم کر دیتا تو ہم ان کو بہترین تدبیر، واضح دلائل اور روشن علامت کے ساتھ حق کو دکھلا دیتے لیکن اللّٰہ تعالےٰ کی تقدیریں مغلوب نہیں ہوتیں اور اس کے ارادوں کو بدلا نہیں جا سکتا اور اس کی توقیع (تحریر) سے آگے نہیں بڑھا جا سکتا۔

ان پر لازم ہے کہ وہ خواہشات کا اتّباع ترک کر دیں اور اسی اصل پر قائم رہیں

سنو جو بھی ایسا کرے گا وہ ملعون ہے اور ہم روز قیامت اس کے دشمن ہوں گے کیوں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے۔ اللہٰ تعالیٰ نے جسے حرام قرار دیا ہے اسے ہماری عترت کی جانب سے حلال کرنے والا میری زبان اور ہر نبی مُجاب (جن کی دعا قبول ہوتی ہے) کی زبانی ملعون ہے۔ جس نے ہم پر ظلم ڈھایا تو وہ اس زمرے میں شامل ہو جائے گا جنھوں نے ہم پر ظلم ڈھایا ہے اور اس پر خدا کی لعنت ہو اس لیے کہ اللہٰ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

الا لعنة الله علی الظالمین

آ گاہ ہو جاؤ کہ ظالمین پر خدا کی لعنت ہے۔

۷۔ ابوالحسین محمد بن جعفر اسدی رضی اللہٰ عنہ سے انھوں نے سعد بن عبداللہٰ اشعری سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ شیخ صدوق احمد بن اسحاق اشعری رحمۃ اللہٰ نے فرمایا کہ ان کے پاس ہمارے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے آ کر اطّلاع دی کہ جعفر بن علی نے ایک خط لکھ کر اپنا تعارف کرایا ہے اور اس خط !! کے ذریعے وضاحت کی ہے کہ وہی اپنے بھائی امام حسن عسکریؑ کے بعد قیم (قائم مقام) ہیں اور یہ کہ انھیں حلال و حرام کا علم ہے جس کی ضرورت اکثر پڑتی ہے اور اس کے علاوہ دیگر تمام علوم بھی ان کے پاس ہیں۔ (احمد بن اسحاق کہتے ہیں)

کہ جب میں نے یہ خط پڑھا تو میں امام صاحب الزمان علیہ السّلام کو یہ خط لکھا اور جعفر کا خط بھی اس کے ساتھ روانہ کر دیا تو اس بارے میں یہ جواب برآمد ہوا:

بسم اللہٰ الرّحمٰن الرّحیم

تمھارا خط موصول ہوا اللہٰ تمھاری عمر دراز کرے اور وہ خط بھی ملا جو تم اس کے ساتھ بھیجا تھا۔ خط میں الفاظ کے اختلاف اور غلط مندرجات کے ساتھ بار بار جن باتوں کو دہرایا گیا ہے وہ تمام باتیں میری معلومات میں آ گئی ہیں اور اگر تم بھی تدبر کرو گے تو جن باتوں سے واقف ہو گیا ہوں ان میں سے کچھ باتیں تم بھی جان لو گے۔ تمام حمد اللہٰ

کیا تھا اوران کے عصا کو اژدہا بنا کر واضح ثبوت فراہم کیا تھا اوران میں سے وہ بھی تھے جو اذنِ خدا سے مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے اوراذنِ خداوندی سے کوڑھی اورمبروص کو اچھا کردیتے تھے اوران میں سے وہ بھی تھے جنھیں اللّٰہ تعالٰے نے پرندوں کی بولی سکھا دی تھی اور ہرطرح کی اشیا ان کے لیے مہیا کردی تھیں ان سب کے بعد اللّٰہ تبارک و تعالٰے نے حضرت محمد مصطفٰیؐ کو رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا ان پر اپنی نعمتیں تمام کر دیں اوران کی ذات پر انبیا کا سلسلہ ختم ہوگیا اورانھیں تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا اوران کی صداقت کے لیے جو کچھ ظاہر کرنا تھا وہ ظاہر کیا اور معجزات و دلائل کی صورت میں جن امورکو واضح کرنا تھا انھیں واضح کردیا پھر آں حضرت صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ و سلّم کی رحلت ہوگئی اس عالم میں کہ وہ حمید سعید اورفقید تھے (قابل تعریف، نیکوکار اور بے مثال) اوراللّٰہ نے آں حضرتؐ کے بعد امرکو ان کے بھائی فرزندِعم، ان کے وصی اور وارث علی بن ابی طالبؑ کے سپرد کیا پھر ان کی اولاد میں تشریف لانے والے اوصیا تک یکے بعد دیگرے یہ سلسلہ جاری وساری رہا۔ اللّٰہ تعالٰے نے ان ہستیوں کے ذریعے اپنے دین کو زندہ رکھا اپنے نورکو ماہ تمام بنایا اوران کے مابین اوران کے بھائیوں کی اولاد، اور چچا کی اولاد اور نیچے تک پہنچنے والے تمام رشتہ داروں میں واضح فرق قائم کردیا جس کے ذریعے حجت کو محجوج اورامام کو ماموم سے پہچانا جا سکتا ہے اس لیے کہ اللّٰہ تعالٰے نے انھیں گناہوں سے محفوظ رکھا اورانھیں عیوب سے مبرا قرار دیا اورانھیں گندگی سے پاک رکھا اور ملابست سے انھیں منزہ یا بنایا اورانھیں اپنے علم کے مخزن اوراپنی حکمت کا امین اوراپنے رازسربستہ کی منزل قرار دیا۔ اوردلائل کے ساتھ ان کیتائید کی اوراگر ایسا نہ ہوتا تو تمام لوگ ایک جیسے ہوتے اور ہرشخص اللّٰہ کے امر کا مدعی ہوجاتا اورایسے عالم میں حق کو باطل سے اور عالم کو جاہل سے ممتاز کرنا مشکل ہوجاتا اوراس مبطل اوراللّٰہ پرافترا کرنے والے (یعنی جعفر بن علی) نے اللّٰہ پر جھوٹا الزام لگایا ہے اس لیے کہ اس کا دعوٰے غلط ہے میں نہیں جانتا کہ وہ کس بنیاد اورامید پر یہ دعوٰے کررہا ہے اگراس کا یہ

تو اے نبی آپ فرما دیجیے تو یہ بتلاؤ کہ تم خدا کو چھوڑ کر جن چیزوں کی عبادت کرتے ہو کہ انھوں نے زمین میں کیا کچھ پیدا کیا ہے یا آسمان کی تخلیق میں ان کی شرکت ہے میرے پاس اس سے پہلے کی کوئی کتاب ہو تو میرے پاس لے آؤ یا کوئی مضمون موجود ہو تو دکھا دو اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔ اور اس شخص سے زیادہ گم راہ کون ہوگا جو خدا کو چھوڑ کر ایسے معبود کو پکارے جو قیامت تک بھی ان کا جواب نہیں دے سکتے اور ان بتوں کو ان کے پکارنے کی بھی خبر نہیں اور جب تمام لوگ قیامت کے دن محشور ہوں گے تو یہ معبود ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادت کا انکار کریں گے۔

لہٰذا اے (احمد بن اسحاق) اللّٰہ تمھاری توفیقات میں اضافہ کرے جو کچھ اس ظالم نے تم سے بیان کیا ہے تم اس بارے میں اس سے سوال کرو، اس کا امتحان لو اور اس سے کتاب خدا کی کسی آیت کی تفسیر دریافت کرو یا نماز واجب کے حدود کے بارے میں دریافت کرو اور اس کے واجبات کا سوال کرو تمھیں اس کی حالت اور علمی صلاحیت کا اندازہ ہو جائے گا۔ اور تم پر اس کا عیب اور نقص واضح ہو جائے گا اور اللّٰہ اس کے لیے کافی ہے اللّٰہ حق کی حفاظت اہلِ حق کی خاطر کرے اور حق کو اس کے مستقر تک پہنچا دے اللّٰہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ امامت دو بھائیوں حسنؑ اور حسینؑ کے بعد امام حسینؑ کے خاندان میں رہے گی اور جب اللّٰہ تعالیٰ کا حکم آئے گا اور ہمیں اجازت مرحمت ہوگی اس وقت حق ظاہر ہوگا اور باطل مضمحل ہو جائے گا اور تم سے دور ہو جائے گا میں اللّٰہ سے رجوع کرتا ہوں کہ ہمیں غیرے محفوظ رکھے ہم پر کرم کرتا رہے اور اس کی سرپرستی قائم رہے اللّٰہ ہی ہمارے لیے کافی اور بہترین محافظ ہے رحمت خدا نازل ہو محمدؐ اور آل محمدؐ پر۔

(الغیبۃ الطّوسی، ۱۸۸)

۸۔ امام علیہ السّلام کا خط شیخ مفید کی طرف ماہ صفر ۴۱۰ھ میں:

برادر عزیز، ہم دم رشید، شیخ مفید ابی عبداللّٰہ محمد بن محمد بن نعمان خدا ان کے

ہوتا تو تم پر مصیبت کے پہاڑ ٹوٹ پڑتے اور دشمن تمھیں مغلوب کر دیتے۔ اللّٰہ تبارک و تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور جو فتنہ تمھارے خلاف اٹھا ہوا ہے اس سے الگ تھلگ رہ کر ہماری تائید و نصرت و حمایت کرتے رہو۔

(البحار ۱۳/۲۴۶)

۞ ۞ ۞

ان محمدًا رسول الله“ کی صدا نہ دی جارہی ہو اور یہ خدا کا قول ہے: ”**وله اسلم من فی السموات والارض طوعا و کرها والیه یُرجعون**“ اور رفاعہ بن موسٰی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السّلام سے اللّٰہ تعالٰی کے قول: ”**وله اسلم من فی السموت والارض طوعا و کرها**“ کے بارے میں سنا ہے کہ اس سے مراد ہے کہ جب قائم آل محمد امام مہدی علیہ السّلام تشریف لائیں گے تو کوئی ایسی زمین باقی نہ بچے گی جہاں **اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا رسول الله** کی صدا سنائی نہ دے۔

(ینابیع المودۃ، ص۴۲۱)

امام محمد باقر علیہ السّلام سے مروی ہے کہ کسی دین کا پیروکار ایسا نہ بچے گا جو اسلام کا اظہار نہ کرے اور ایمان کا اعتراف نہ کرے کیا تم نے اللّٰہ تعالٰی کا یہ قول نہیں سنا **وله اسلم من فی السموات والارض طوعا و کرها والیه یرجعون**۔

(کشف الغمہ، ص۳۲۰)

۲) اللّٰہ تعالٰی کا قول:

هو الذی ارسل رسوله بالهدٰی و دین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون

(اللّٰہ وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دیں خواہ یہ بات مشرکین کو کتنی ہی نا گوار کیوں نہ ہو)۔

(سورہ توبہ، آیت ۳۳)

امیر المومنین علیہ السّلام نے فرمایا: جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ کوئی دیہات باقی نہ بچے گا جس میں لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کی شہادت (گواہی) کی آواز صبح و شام نہ سنی جائے۔

(البحار، ج۱۳، ص۱۷)

مفضل نے امام صادق علیہ السّلام سے اس کی تاویل کے بارے میں دریافت

دیں اور نیکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں اور تمام امور کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے۔

(سورۂ حج، آیت ۴۱)

(ینابیع المودة، ص ۴۲۵)

۵) اللّٰہ تعالےٰ کا قول:

وعد الله الذين اٰمنوا منكم و عملوا الصالحات ليستخلفنهم فى الارض كما استخلف الذين من قبلهم وليمكنن لهم دينهم الذى ارتضىٰ لهم و ليبدلنهم من بعد خوفهم امنا يعبدو ننى ولا يشركون بى شيئاً

''جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے اللّٰہ نے ان سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ انھیں زمین میں ضرور خلافت عطا کرے گا جیسے اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلافت عطا کی تھی اور ان کے لیے ان کے دین کو تمکنت (پائیداری) عطا کرے گا جو ان کے لیے چنا ہے اور انھیں خوف کے بعد امن عطا کرے گا وہ صرف میری عبادت کرنے والے ہوں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک قرار نہ دیں گے۔''

(نور، ۵۵)

امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ اس سے مراد قائمؑ اور ان کے اصحاب ہیں۔

(الغیبۃ للنعمانی، ۱۲۸)

۶) اللّٰہ تعالےٰ کا قول:

و نريد ان نمن على الذين استضعفوا فى الارض و نجعلهم ائمة و نجعلهم الوارثين.

اور ہم چاہتے ہیں کہ ان لوگوں پر احسان کریں جنھیں زمین میں کم زور بنا دیا گیا ہے، ہم انھیں امام قرار دیں اور انھیں وارث بنا دیں۔

(قصص، ۵)

امیر المومنین علیہ السّلام سے مروی ہے کہ وہ آل محمد ہیں اللّٰہ جن کے مہدی کو بڑی جد و جہد کے بعد مبعوث کرے گا انھیں عزت عطا کرے گا اور ان کے دشمنوں کو

امام مہدی علیہ السّلام کی سیرت

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی سیرت کے آثار اسلام کے نشر ہونے اور اعلاے کلمۃ اللہ میں نظر آتے ہیں آں حضرتؐ کی دعوت کا اہم ستون اور بیداری کا محور آپ کی سیرت طیبہ تھی اور ائمہّ کرام علیہم السّلام کی سیرت بھی آں حضرتؐ کی سیرت کا تسلسل اور انھی کے نشانات قدم تھے ہم اس فصل میں امام مہدی کی سیرت کے پہلوؤں سے متعلّق اوران کی طرزِ حکومت کے بارے میں جو کچھ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و سلّم اور ائمہّ علیہم السّلام سے وارد ہوا ہے ان میں سے کچھ کا تذکرہ کریں گے۔

۱۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:

وہ زمین کو عدل وداد سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔

(جس کتاب نے امام مہدیؑ کا تذکرہ کیا ہے اس حدیث کو ضرور لکھا ہے۔)

۲۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً اللہ میری عترت میں سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا جس کے سامنے کے دانت کشادہ ہوں گے جس کی پیشانی روشن ہوگی وہ زمین کو عدل وداد سے بھر دے گا اور دولت کی ریل پیل ہوگی۔

(کشف الغمۃ، ص ۳۲۸)

۳۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:

تمھیں مہدی کی بشارت ہو جو میری عترت میں سے قریش کا ایک فرد ہوگا وہ اس وقت خروج کرے گا جب لوگوں میں باہمی اختلاف بڑھ جائے گا اور زلزلے آئیں گے وہ زمین کو عدل و داد سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ آسمان اور زمین کے باشندے اس سے راضی ہوں گے وہ درست طریقے سے

انڈیل دیں گے کہ وہ اٹھانے پر قادر نہ ہوگا۔

(اسعاف الراغبین ،نورالابصار کے حاشیہ پر،ص ۱۳۵)

۷۔ رسولِ اکرم صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ وہ میرے نشانات قدم پر چلے گا وہ خطا نہیں کرے گا۔

(منتخب الاثر،ص ۴۹۱،فتوحات مکیہ سے)

۸۔ امیرالمومنین علیہ السّلام نے فرمایا:

مہدی تمام شہروں میں اپنے نمائندوں کو یہ پیغام بھیجیں گے کہ وہ لوگوں سے عدل کا برتاؤ کریں۔

(کشف الاستار،ص ۱۴۵)

۹۔ امیرالمومنین علیہ السّلام نے فرمایا:

احمدی پرچم کا مالک،تلوار کے ساتھ قیام کرنے والا،اپنی باتوں میں ہر اعتبار سے صادق ہوگا وہ زمین میں حکومت کرے گا اور سنّت وفرض کو زندہ کرے گا۔

(منتخب الاثر،ص ۱۵۸)

۱۰۔ امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا وہ تمھیں ایک سال میں دو مرتبہ جو دوعطا سے نوازے گا اور ہر مہینے دوبار رزق کی تقسیم کرے گا۔

(الغیبۃ للنعمانی،ص ۱۲۶)

۱۱۔ ابوجعفر امام باقر علیہ السّلام نے فرمایا: جب ہم اہلِ بیت کا قائم قیام کرے گا تو وہ برابری کی بنیاد پر مال تقسیم کرے گا اور رعایا کے ساتھ انصاف کرے گا۔اس کے پاس مال دنیا جمع ہوجائے گا اس وقت وہ لوگوں سے کہے گا آؤ اس مال کی طرف جس کے لیے تم نے رشتہ داروں سے رشتہ ناطہ توڑا تھا اور جس کے لیے تم نے بے گناہوں کا خون بہایا تھا،اور اس سلسلے میں تم نے اللّٰہ نے جسے حرام قرار دیا تھا اسے بھی حاصل کرنے کی کوشش کی وہ لوگوں کو وہ کچھ عطا کرے گا اس سے پہلے کسی اور نے جو عطا نہیں کیا ہوگا۔

ظاہر کر دے گی اور اس کی برکتیں نظر آئیں گی اور تم میں سے کسی فرد کو صدقہ دینے کے لیے کوئی جگہ نہ ہوگی اور نہ ہی عطیہ دینے کے لیے، اس لیے کہ تمام مومنین خوش حال اور مرفہ الحال ہوں گے۔

(اعیان الشیعہ، ج ۳، ص ۵۳۱)

۱۵۔ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا اس (مہدی) کا لباس موٹا اور کھردرا ہوگا اور اس کا کھانا جو کی بے ذائقہ روٹی ہوگی۔

(الغیبہ للنعمانی، ص ۱۲۳)

۱۶۔ امام صادق علیہ السّلام نے مہدی علیہ السّلام کے بارے میں ایک حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا وہ ہر بدعت کو زائل کر دے گا، اور ہر سنّت کو جاری کر دے گا، وہ قسطنطنیہ چین اور دیلم کے پہاڑوں کو فتح کرے گا۔

(الارشاد شیخ مفید، ص ۳۹۳)

۱۷۔ امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا:

جب اللہ تبارک وتعالےٰ قائم کو خروج کی اجازت مرحمت فرمائے گا تو وہ منبر پر جا کر لوگوں کو اپنی جانب بلائیں گے اور اللہ کی قسم کھا کر لوگوں کو اپنے حق کی دعوت دے گا اور وہ ان لوگوں کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی سیرت پر چلے گا اور ان کے عمل کے مطابق عمل کرے گا۔

(کشف الاستار، ص ۱۸۱)

۱۸۔ امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا:

وہ (مہدی) لوگوں کے درمیان سنّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے مطابق زندگی گزارے گا اور ان کے درمیان آں حضرت کے عمل کے مطابق عمل کرے گا۔

(الارشاد شیخ مفید، ص ۳۹۱)

۱۹۔ امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا:

امام مہدی علیہ السّلام کی مدح میں اشعار اور قصیدے

شعرائے کرام نے دنیا کو اہلِ بیت علیہم السّلام کی مدح سرائی سے پُر کر رکھا ہے، شاید ہی کوئی ایسا دیوان ہو جو مدح اہلِ بیت سے خالی ہو، اس میں کسی تعجب کی گنجائش نہیں ہے اس لیے کہ اہلِ بیت وہ 'ثقل' ہیں جنھیں رسولِ اکرم نے مسلمانوں کے درمیان چھوڑا ہے۔ اور یہی ائمّہ حق ہیں اور مخلوقات کے قائد ہیں اور وہ اس کے بعد بھی مظلوم اور مغلوب رہے اور انسان فطری اعتبار سے مظلوم کا ساتھ دیتا ہے اور ظالم کے ظلم اور سرکشی کو ناپسند کرتا ہے۔

اور امام مہدی علیہ السّلام عترتِ طاہرہ میں سے ہیں، آخری امام ہیں اور وہ امام ہیں جو حق کے ساتھ قائم ہے شعرا نے کثرت کے ساتھ امام علیہ السّلام کی مدح سرائی کی ہے اور ان کے قصائد اور قطعات سے کتابیں بھری ہوئی ہیں اگر ہم ان سب کو جمع کر کے پیش کریں تو ہم اپنے مقصد سے دور چلیں جائیں گے ہمارے نزدیک سب سے اہم کام یہ ہے کہ متقدّمین شعرا کے دواوین جو امام مہدی علیہ السّلام کی مدح میں ہیں انھیں شائع کیا جائے۔

ہمارے پاس جلیل القدر شعرا کے اتنے اشعار ہیں جو دیوان سے بھی بڑھ کر ہیں جنھیں انھوں نے صرف ایک قصیدے کی رد میں لکھا تھا جو چوتھی صدی ہجری میں بغداد میں امام مہدی علیہ السّلام کے وجود کا انکار کرنے کے لیے لکھا گیا تو اس وقت نجف اشرف اور اطراف کے شعرا نے مقابلہ کرتے ہوئے قصائد تحریر کیے اور اس طرح بہترین اور عمدہ اشعار کا ایک ایسا ذخیرہ تیار ہو گیا جو ایک ضخیم دیوان سے زیادہ ہے اس مختصر سے تذکرے کے بعد ہم امام مہدی علیہ السّلام کے بارے میں وہ اشعار تحریر کر

۲۔ امیرالمومنین علیہ السّلام نے فرمایا:

سقی الله قائمنا صاحب	اللّٰہ سیراب کرے ہمارے قائم کو جو صاحب
القیامة و الناس فی دابها	قیامت ہے اور لوگ مشقتوں میں مبتلا ہوں گے
هو المدرک الثار لی یا حسین	اے حسین وہی میرا اور تمھارا انتقام لے گا
بل لک فاصبر لا تعابها	لہٰذا اس کی محنت ومشقت پر صبر کرنا
لکل دم الف الف وما	ہر خون کے بدلے بدلے میں ہزار ہزار کو قتل کرے گا
یقصر فی قتل احزابها	اور وہ احزاب (گروہوں) کے قتل میں کوتاہی نہیں کرے گا
هنالک لا ینفع الظالمین	اس وقت ظالموں کو فائدہ نہ پہنچائے گا
قول بعذر و اعقابها	کوئی معذرت نامہ اور اس کا انجام

۳۔ اور امیرالمومنین علیہ السّلام نے فرمایا:

بنی اذا ماجاشت الترک فانتظر	اے میرے لال جب ترک جوش میں آ جائیں تو انتظار کر
ولایة مهدی یقوم و یعدل	اس وقت مہدی کی حکومت عدل کی بنیاد پر قائم ہو جائے گی
و ذل ملوک الارض من آل هاشم	زمین کے بادشاہ بنی ہاشم کی حکومت کو تسلیم کر لیں گے
ویویع منهم من یلذ و یهزل	اور صحت مند اور کم زور (سب کے سب) ان کی بیعت کر لیں گے
صبی من الصبیان لا رای عنده	اس زمانے میں ناتجربہ کار بچے حکومت کریں گے

کیوں نہیں کر لیتے میں نے کہا بے شک اے فرزند رسول:

و قبر بطوس يالها من مصيبة　　　الحت على الاحشاء بالزفرات

الى الحشر حتى يبعث الله قائما　　　يفرج عنا الهمّ والكربات

۶۔ عیسٰے بن الفتح نے امام حسن عسکریؑ سے سوال کیا اے میرے آقا کیا آپ کی کوئی اولاد ہے؟ تو امام علیہ السّلام نے فرمایا: خدا کی قسم عن قریب میرا فرزند ہوگا جو زمین کو عدل وداد سے بھر دے گا مگر اس وقت نہیں ہے پھر امام نے یہ اشعار پڑھے:

لعلك يوما ان ترانى كانما　　　بنى حوالى الاسود اللوابد

فان تميما قبل ان تلدالحصى　　　اقام زمانا وهو فى الناس واحد

۷۔ ابولصلت سے مروی ہے کہ دعبل نے کہا جب میں نے اپنے آقا امام علی الرضا علیہ السّلام کے سامنے یہ قصیدہ پڑھا اور اس شعر پر میں نے اپنے قصیدہ کو ختم کیا۔

خروج امام لامحالة قائم　　　يقوم على اسم الله والبركات

يميز فينا كل حق و باطل　　　ويجزى على النعماء والنقمات

یہ سن کر امام رضا علیہ السّلام نے گریہ کیا پھر اپنا سر بلند کر کے فرمایا اے خزاعی روح القدس نے تمھاری زبان سے ان اشعار کو جاری کرایا کیا تمھیں علم ہے کہ وہ امام کون ہوگا؟ میں نے جواب دیا مجھے علم نہیں البتہ میں نے آپ لوگوں سے سنا ہے کہ ایک امام آئے گا جو زمین کو عدل سے بھر دے گا۔ تو امام رضا علیہ السّلام نے فرمایا اے دعبل میرے بعد میرا بیٹا محمد آئے گا اس کے بعد اس کا بیٹا علی ہوگا اور اس کے بعد اس کا فرزند حسن ہوگا اور حسن کے بعد اس کا دل بند حجّت قائم المنتظر ہوگا جو غیبت میں رہے گا اور جب ظاہر ہوگا تو اس کی اطاعت کی جائے گی اگر دنیا کے باقی رہنے میں ایک دن بچے گا تو اللّٰہ اس دن کو طولانی بنا دے گا یہاں تک کہ ہمارا قائم ظہور کرے گا اور وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی۔

(الفصول المھمۃ، ص۲۳۳، البحار، ج۱۳، ص۴۱)

فسوف تصلاہ سقر تو عن قریب وہ جہنم کی آگ میں جلے گا

(ینابیع المودۃ، ص۴۴۲)

۹۔ ورد بن زید کمیت بن زید اسری کا بھائی امام محمد باقر علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کی مدح ایک قصیدے کے ذریعے کی جس کا مطلع یہ تھا:

کم حزت فیک من احواز و ایفاع

واوقع الشوق بی قاعًا الی قاع

نوٹ: اَور بھی بہت قصائد تھے جنھیں اختصار کو مدِّنظر رکھتے ہوئے اِس کتاب میں شامل نہیں کیا گیا۔

اولادِ فاطمہ سے ہوگا۔

(مسند ابی داؤد کتاب المہدی ج ۴،ص ۱۵۱)

۴۔ رسول اللہؐ نے فرمایا یہ دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک عرب پر میرے اہلِ بیت میں سے ایسے شخص کی حکومت نہ ہوجائے جس کا نام میرے نام سے مطابقت رکھتا ہوگا۔

(صحیح ترمذی، ج ۲،ص ۳۶)

۵۔ عبداللہ فرماتے ہیں کہ ہم رسولِ اکرمؐ کی خدمت اقدس میں موجود تھے اتنے میں بنی ہاشم کے چند جوان آتے ہوئے نظر آئے جب رسولؐ نے انھیں دیکھا تو آپ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں اور رنگت تبدیل ہوگئی میں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم مسلسل آپ کے چہرۂ اقدس پر ناگواری کے آثار دیکھ رہے ہیں تو حضور پرنور نے فرمایا ہم اہلِ بیت وہ ہیں اللہ نے جن کے لیے دنیا کے مقابل میں آخرت کو پسند فرمایا لیا ہے اور میرے اہلِ بیت میرے بعد مصائب کا سامنا کریں گے اور انھیں بے وطن اور گوشہ نشینی پر مجبور کردیا جائے گا یہاں تک کہ مشرق سے ایک قوم آئے گی جن کے پاس سیاہ پرچم ہوں گے وہ لوگ خیر (مال و دولت) طلب کریں گے لوگ انھیں وہ نہیں دیں گے تو وہ قتال کریں گے اور ان کی مدد کی جائے گی اس کے بعد وہ لوگ ان کا مطالبہ پورا کرنے پر راضی ہوں گے۔ لیکن یہ لوگ ایسے قبول نہیں کریں گے یہاں تک کہ وہ میرے اہلِ بیت کے ایک فرد کو وہ سب کچھ سپرد کردیں گے تو وہ دنیا کو عدل سے اسی طرح بھردے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی جسے بھی وہ زمانہ ملے اسے چاہیے کہ وہ ان کے پاس پہنچے خواہ اسے برف پر پیٹ کے بل چل کر آنا پڑے۔

(سنن ابن ماجہ، ج ۲،ص ۲۶۹)

۶۔ حضورِ اکرمؐ نے فرمایا میری امّت کے دو گروہ ہیں اللہ نے جنھیں جہنم سے محفوظ رکھا ہے۔ ایک وہ گروہ جو اہلِ ہند سے جنگ کرے گا اور دوسرا وہ گروہ جو حضرت عیسٰے بن مریم کے ساتھ ہوگا۔

(سنن نسائی، ج ۶،ص ۴۳)

اختلاف کے باوجود بھی امام مہدیؑ کے بارے میں تالیف کتب میں مسابقت کی کوشش کی ہے۔اوران کے بارے میں بیان کی جانے والی احادیث کوجمع کیا ہے۔

ہم ان میں سے کچھ کتابوں کا تذکرہ کررہے ہیں:

۱۔ ابراز الوهم المكنون من كلام ابن خلدون تاليف احمد بن صديق البخاری مطبوعہ مطبعہ ترقی دمشق ۱۳۴۷ھ۔

(مہدی منتظر، ص۱۴)

۲۔ احوال صاحب الزمان تاليف سعد الدين الحموی۔

(منتخب الاثر، ص ۳۲۹)

۳۔ اخبار المهدی تاليف حماد بن يعقوب الرواجنی۔

(مہدی منتظر، ص۱۴)

۴۔ اربعين "حديث فی المهدی تاليف ابی العلاء همدانی

(محبّ الدین طبری نے ذخائر العقبیٰ میں نقل کیا ہے)

۵۔ اربعين حديث فی المهدی: تاليف! حافظ ابی نعيم احمد بن عبدالله اصفهانی۔

(اربلی نے کشف الغمہ میں اور سیوطی نے عرف الوردی میں نقل کیا ہے)

۶۔ البيان فی اخبار صاحب الزمان. الحافظ ابی عبدالله محمد بن يوسف بن محمدنوفلی قرشی كنجی شافعی.

(مطبوعہ نجف اشرف مقدمہ مہدی خراسان ۱۳۸۲ھ)

۷۔ البرهان فی علامات مهدی آخر الزمان تاليف علی بن حسام الدين المتقی الهندی مؤلف كنز العمال اس کا ایک نسخہ مکتبۃ امیر المومنین عمومی نجف اشرف میں اور دوسرا نسخہ بایزید ترکی میں ہے جس کا نمبر ۸۲۹ ہے۔

(مقدمہ ینابیع المؤدۃ، ص ۸)

۱۴۔ رسالة فی الاحادیث القاضیة بخروج المهدی تالیف بدر الملة محمد بن اسماعیل الیمنی الصنعانی المتوفی ۱۵۷۔

(مہدی منتظر،ص ۶)۱

۱۵۔ رسالة فی المهدی ضمن مجموعة نمبر ۳۷۵۸ مکتبہ اسعد آفندی سلیمانیہ ترکی۔

(مقدمہ ینابیع المودۃ ص ۱۱)

۱۶۔ العرف الوردی فی اخبار المهدی تالیف جلال الدین السیوطی الشافعی۔

(ضمن کتاب الحاوی، ج ۲،ص ۱۲۳۔۱۲۶)

۱۷۔ العطر الوردی فی شرح القطر الشهدی فی اوصاف المهدی تالیف محمد بن محمد بن احمد الحسینی البلبیسی ۱۳۰۸ میں اس کی شرح لکھی۔

(مقدمہ ینابیع المودۃ،ص ۱۳)

۱۸۔ عقدالدرد فی اخبار المهدی المنتظر تالیف یوسف بن یحییٰ بن علی المقدسی الشافعی المتوفی ۶۸۵۔

(اس کتاب کے نسخے نجف اشرف، کربلا اور ترکی کے کتب خانوں میں مخطوطات کی شکل میں موجود ہیں۔
گنجی نے اس کتاب سے اپنی دونوں کتابوں ایبان اور کفایۃ الطالب میں نقل کیا ہے۔)

۱۹۔ علامات المهدی تالیف جلال الدین السیوطی۔

(مقدمہ ینابیع االمودہ،ص ۱۴)

۲۰۔ فرائد فوائد الفکر فی الامام المهدی المنتظر تالیف مرعی بن یوسف الکرمی المقدسی الحنبلی المتوفی سنۃ ۱۰۳۱ اس کا ایک نسخہ مجموعہ نمبر ۱۴۴۶ کے ضمن میں مکتبہ عاشر آفندی سلیمانیہ ترکی میں ہے۔

(مقدمہ ینابیع المودۃ،ص ۱۴)

۲۱۔ فوائد الفکر فی المهدی المنتظر تالیف مرعی بن یوسف

۲۸۔ النجم الثاقب فی بیان انّ المھدی من اولاد علی بن ابی طالب
۸۷صفحات پر مشتمل مکتبہ لالہ لی سلیمانیہ نمبر ۶۷۹۔

(مقدمہ ینابیع المودۃ، ص۱۸)

۲۹۔ الھدیۃ المھدویۃ تالیف ابی الرجاء محمد ھندی۔

(مہدی منتظر، ص۱۸)

۳۰۔ الفواصم عن الفتن القواصم تالیف العالم علامۃ علی بن برھان الدین الحلبی الشافعی۔

(السیرۃ الحلبیۃ، ج۱، ص۲۲۷)

۱۰۔	جواھر العقدین	السمھودی الشافعی
۱۱۔	خریدۃ العجائب	ابن الوردی
۱۲۔	الدر المنظم	محمد بن طلحۃ الشافعی
۱۳۔	روضۃ الاحباب	السیّد جمال الدین
۱۴۔	الریاض الزاھرۃ	عبداللہ المطیری
۱۵۔	سمط النجوم العوالی	عبدالملک العصامی
۱۶۔	شواہد النبوۃ	الجامی
۱۷۔	غایۃ الماموول	منصور علی ناصف
۱۸۔	الفتادی الحدیثۃ	ابن حجر
۱۹۔	الفتوحات المکیہ	محی الدین ابن العربی
۲۰۔	فرائد السمطین	الحموینی الشافعی
۲۱۔	الفریدۃ الجوھریۃ فی الائمۃ الاثنی عشریۃ	ابوالسیادۃ عبداللہ بن ابراہیم
۲۲۔	فصل الخطاب	محمد بن محمد البخاری
۲۳۔	الفصول المھمۃ	علی بن الصباغ المالکی
۲۴۔	المحاکمہ فی تاریخ ال محمد	القاضی بہلول بہجت
۲۵۔	مرأۃ الاسرار	عبدالرحمٰن
۲۶۔	رسالۃ فی مناقب الائمۃ	عبدالحق الدھلوی
۲۷۔	مشارق الانوار	حسن العدوی
۲۸۔	مطالب السؤول	محمد بن طلحۃ الشافعی
۲۹۔	معراج الوصول	شمس الدین الزرندی
۳۰۔	نورالابصار	الشبلنجی
۳۱۔	ینابیع المودّۃ	القندوزی الحنفی
۳۲۔	الیواقیت والجواھر	الشعرانی

۱۰)	اعذب الموارد	الیمانی دیکھو، جمع الفوائد	ج ۲، ص ۳۴۷
۱۱)	انوار التنزیل	البیضاوی	ج ۴، ص ۱۳۲
۱۲)	البراھین الساباطیہ	الساباطی، دیکھو کشف الاستار	ص ۵۳
۱۳)	بہجۃ النفوس	الشعرانی دیکھو مشارق الانوار	ص ۱۱۵
۱۴)	تاج العروس	الواسطی	ج ۱۰، ص ۴۰۸
۱۵)	التاریخ	البخاری، دیکھو سنن ابن ماجہ	ج ۲، ص ۵۱۹
۱۶)	التاریخ الکبیر	ابن عساکر	ج ۲، ص ۶۲
۱۷)	تاریخ بغداد	الخطیب البغدادی	ج ۴، ص ۳۸۸
۱۸)	التاریخ	ذھبی، دیکھو الامام المنتظر	ص ۱۱
۱۹)	تاویل مختلف الحدیث	ابن قتیبہ	ص ۲۳۶
۲۰)	ایضاح لطافۃ المقال	الدھلوی دیکھو الامام الثانی عشر	ص ۲۹
۲۱)	تاریخ الخمیس	الدیار بکری	ج ۲، ص ۳۸۲
۲۲)	التذکرۃ	القرطبی دیکھو الزام الناصب	ج ۴، ص ۳۰۵
۲۳)	تفسیر القرآن الکریم	الثعلبی، دیکھو کشف الاستار	ص ۱۴۶
۲۴)	تتمۃ المختصر	ابن الوردی	ج ۲، ص ۲۳۲
۲۵)	تلخیص المستدرک	الذھبی	ج ۴، ص ۴۶۴
۲۶)	تیسیر الوصول	الشیبانی	ج ۴، ص ۱۸
۲۷)	ثمار القلوب	الثعلبی، دیکھو الامام المنتظر	ص ۱۰
۲۸)	الجامع لاحکام القران	القرطبی	ج ۱۶، ص ۱۰۶
۲۹)	الجامع الصغیر	السیوطی	ج ۲، ص ۱۳۱
۳۰)	الجفر	البسطامی، دیکھو لوامع العقول	ج ۳، ص ۶۹۶
۳۱)	الجمع بین الصحاح الستۃ	العبدری دیکھو المصلح المنتظر	ص ۱۰۹

۵۳) الریاض النضرة	المحب الطبری	ج۲،ص۲۳۷
۵۴) الزوائد	دیکھو سنن ابن ماجہ	ج۲،ص۵۱۹
۵۵) سبائک الذھب	السویدی	ص۷۸
۵۶) السنن الکبری	البیھقی	ج۹،ص۱۸۰
۵۷) سیرة الامام العاشر	البدری	ص۱۲۲
۵۸) السیرة الحلبیة	الحلبی	ج۱،ص۲۲۶
۵۹) شرح الدائرة	الصفدی دیکھو البرھان فیما جاء فی صاحب الزمان	ص۸۰
۶۰) شرح دیوان امیرالمومنینؑ	المیبدی دیکھو منتخب الاثر	ص۳۳۲
۶۱) شرح صحیح الترمذی	ابن العربی	ج۹،ص۷۷
۶۲) شذرات الذھب	الحنبلی	ج۲،ص۱۴۱
۶۳) شرح السیر	السھیلی دیکھو الاشاعة	ص۱۷۰
۶۴) شرح الشرقاوی	دیکھو مشارق الانوار	ص۱۱۵
۶۵) شرح صحیح الترمذی	ابن العربی	ج۹،ص۷۸
۶۶) شرح النہج	ابن ابی الحدید	ج۲،ص۴۳۶
۶۷) شعب الایمان البیھقی	دیکھو کشف الاستار	ص۶۳
۶۸) الشفاء	دیکھو ینابیع المؤدّة	ص۴۳۹
۶۹) صحاح الاخبار	الرفاعی دیکھو منتخب الاثر	ص۳۳۷
۷۰) الصحیح	ابن حبان دیکھو الصواعق المحرقہ	ص۱۶۳
۷۱) الصواعق المحرقہ	ابن حجر	ص۱۶۳
۷۲) الطبقات الکبری	ابن سعد دیکھو الخمسة من الصحاح الستة	ج۳،ص۳۴۰
۷۳) العبقری الحسان	دیکھو منتخب الاثر	ص۳۴۱

۹۵)	کفایۃ الطالب	الکنجی	ص۳۱۲
۹۶)	کنوز الحقائق	المناوی دیکھو مشارق الانوار	ص۱۱۱
۹۷)	لسان العرب	ابن منظور	ج۲۰، ص۲۲۹
۹۸)	لسان المیزان	ابن حجر، ج۲	ص۱۱۹
۹۹)	اللمعات	عبدالحق دیکھو منتخب الاثر	ص۳
۱۰۰)	لوامع العقول	الکشمخاوی	ج۳، ص۶۹۶
۱۰۱)	المبتدا	الکسائی المصلح المنتظر	ص۳۹
۱۰۲)	مجمع الزوائد	الھیثمی	ج۹، ص۱۶۵
۱۰۳)	المختصر فی اخبار البشر	ابوالفداء	ج۳، ص۵۸
۱۰۴)	المختصر	الشعرانی دیکھو مشارق الانوار	ص۱۱۱
۱۰۵)	المرقاۃ فی شرح المشکوۃ	المتقی دیکھو کشف الاستار	ص۴۰
۱۰۶)	المسائل الظریفۃ	المجد ولی دیکھو اسعاف الراغبین	ص۱۳۸
۱۰۷)	المستدرک علی الصحیحین	الحاکم	ج۴، ص۴۶۵
۱۰۸)	المسند	احمد بن حنبل	ج۳، ص۴۸
۱۰۹)	مسند امیر المومنین	الدارقطنی دیکھو المصلح المنتظر	ص۳۹
۱۱۰)	المسند	الحسن بن سُفیان دیکھو سنن ابن ماجہ	ج۲، ص۵۱۹
۱۱۱)	مسند فاطمۃ	الدارقطنی دیکھو المصلح المنتظر	ص۳۹
۱۱۲)	مشارق الانوار	العدوی	ص۱۱۴
۱۱۳)	مشکاۃ المصابیح	التبریزی	ج۲، ص۱۲۲
۱۱۴)	مصابیح السنۃ	البغوی	ج۲، ص۱۹۳
۱۱۵)	مظہر الصفات	الشیخ عطار دیکھو کشف الاستاء	ص۵۹
۱۱۶)	المعجم	ابن الاعرابی دیکھو فتح الباری	ج۶، ص۳۸۵

۱۳۹)	النہایۃ	ابن الاثیر	ج۴،ص۲۴۹
۱۴۰)	النوادر	الدھلوی دیکھو کشف الاستار	ص۳۵
۱۴۱)	وفیات الاعیان	ابن خلکان	ج۳،ص۳۱۶
۱۴۲)	حاشیہ مسند احمد بن حنبل	احمد محمد شاکر دیکھو المصلح المنتظر	
۱۴۳)	الھدایۃ	حسین بن ھمدان دیکھو الزام الناصب	ج۱،ص۳۴۰
۱۴۴)	ھدایۃ السعداء	ملک العلما دیکھو البرہان	ص۳۷

۱۲۔ ابوالحسن السحری	مقدمہ کتاب البیان فی اخبار صاحب الزمان	ص ۴۵
۱۳۔ ابوذر الھروی	فتح الباری	ج ۶، ص ۳۸۶
۱۴۔ ابوالشیخ الاصبھانی	مقدمہ کتاب البیان فی اخبار صاحب الزمان	ص ۴۵
۱۵۔ ابوعمرو الدانی	مقدمہ کتاب البیان فی اخبار صاحب الزمان	ص ۴۵
۱۶۔ ابویعلی	غایۃ المامول	ج ۵، ص ۳۶۲
۱۷۔ الاوزاعی	اسد الغابۃ	ج ۱، ص ۲۶۰
۱۸۔ البزاز	اسعاف الراغبین نور الابصار کے حاشیہ پر	ص ۱۳۴
۱۹۔ البغوی	مقدمہ کتاب البیان فی اخبار صاحب الزمان	ص ۴۵
۲۰۔ الحربی	مقدمہ کتاب البیان فی اخبار صاحب الزمان	ص ۴۵
۲۱۔ المحظرمی	المصلح المنتظر	ص ۳۹
۲۲۔ الرویانی	مشارق الانوار	ص ۱۱۲
۲۳۔ السعد التفتازانی	مشارق الانوار	ص ۱۱۴
۲۴۔ الطیبی	فتح الباری	۳۸۶/۶
۲۵۔ عبدالغفار الفارسی	جوھرۃ الکلام	ص ۱۶۱
۲۶۔ عمرو بن ابراہیم الاوسی	غایۃ المرام	ص ۶۹۷
۲۷۔ العلقمی	السراج المنیر	ج ۳، ص ۲۲۱
۲۸۔ الماوردی	اسعاف الراغبین نور الابصار کے حاشیے پر	ص ۱۳۶
۲۹۔ نصر بن حماد	الصواعق المحرقہ	ص ۱۶۰

۵۔ مولانا جلال الدین رومی نے امام مہدیؑ کا تذکرہ ائمّہ اہلِ بیتؑ کی مدح کرتے ہوئے کیا ہے۔

(ینابیع المودۃ، ص۴۷۲)

۶۔ العارف الشیخ حسن العراقی نے امامؑ سے ملاقات کا دعوٰے کیا ہے۔

(الیواقیت والجواھر، ج۲، ص۱۴۳)

۷۔ المولٰے حسین بن علی الکاشفی صاحب جواہر التفسیر۔

(منتخب الاثر، ص۳۳۹)

۸۔ شمس الدین التبریزی نے امام مہدیؑ کا ذکر ائمّہ اہلِ بیت علیہم السّلام کی مدح کرتے ہوئے کیا ہے۔

(ینابیع المودۃ، ص۴۷۲)

۹۔ الشیخ علی الخواص۔

(الیواقیت والجواہر، ج۲، ص۱۴۳)

۱۰۔ عماد الدین الحنفی

(منتخب الاثر، ص۳۴۰)

۱۱۔ القطب المدار

(کشف الاستار، ص۵۲)

۱۲۔ الشیخ عطار النیشاپوری نے امام مہدیؑ کا ذکر کیا ہے۔

(ینابیع المودۃ، ص۴۷۲)

۱۳۔ محمد بن محمد المالکی نے اپنے فتوٰے میں آپؑ کے وجود کا اقرار کیا ہے۔

(منتخب الاثر، ص۶)

۱۴۔ السیّد النسیمی نے امام مہدیؑ کا ذکر ائمّہ، اہلِ بیتؑ کی مدح کے ذیل میں کیا ہے۔

(ینابیع المودۃ، ص۴۷۲)

امام مہدیؑ اہلِ سنّت کے علماے اعلام کی نظر میں

اس فصل میں ہم علماے امّت اور مشہور دانشوروں کی گفتار پیش کررہے ہیں۔ ان سب نے امام مہدیؑ کا صراحت کے ساتھ اعتراف کیا ہے اور انھوں نے یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ وہ امام عالی مقام ہی ہوں گے جو دنیا کو عدل وداد سے اسی طرح بھردیں گے جس طرح وہ ظلم وجور سے بھرچکی ہوگی۔

اس فصل میں بھی ہم سابقہؔ الذکر فصلوں کی طرح علماے اہلِ سنّت کا اجماع پاتے ہیں ماسوائے چند کے کہ سب نے یہ گواہی دی ہے کہ امامؑ کا وجود ذی جود ہے اور یہ وہی ہیں جن کے بارے میں رسولِ اکرم نے بشارت دی تھی کہ وہ ظہور فرمائیں گے اور ان کی حکومت ہوگی اور اُن کا اقتدار قائم ہوگا۔

ہم ان میں سے صرف چند علما کا تذکرہ کررہے ہیں:

۱۔ ابن جوزی نے ایک روایت میں یہ تذکرہ کیا ہے کہ حضرت عیسےٰؑ امام مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ اگر حضرت عیسےٰؑ امام کی حیثیت سے آگے ہوں تو اشکال واقع ہوگا کہ انھیں اس لیے ترجیح دی گئی کہ وہ نائب رسول یا نئی شریعت لےکر آئے تھے۔ اسی وجہ سے وہ بحیثیت ماموم کے نماز پڑھیں گے تاکہ اعتراض باقی نہ رہے اور شبہے کا ازالہ ہوجائے۔

(ارشادالساری، ج ۵، ص ۴۱۹)

۲۔ ابن کثیر نے وہ حدیث بیان کرتے ہوئے جس میں ہے کہ مشرق کی جانب سے کالے جھنڈے آئیں گے یہ کہا ہے کہ یہ وہ جھنڈے نہیں ہیں جنھیں ابومسلم خراسانی لےکر آگے بڑھا تھا اور اس نے بنی امیہ سے حکومت چھینی تھی بلکہ یہ دوسرے سیاہ جھنڈے

مہدی پوری دنیا کے قائد ور ہبر ہیں۔''

(کشف الاستار، ص۴۵)

۶۔ شہاب الدین احمد بن حجر الھیثمی نے فرمایا ابوالقاسم محمد جو حجّت میں ان کے والد کی وفات کے وقت ان کی عمر پانچ سال تھی۔ خداوند عالم نے ان کو اسی عمر میں حکمت عطا فرما دی تھی ور انھی کو قائم منتظر کہا جاتا ہے۔

(الصواعق المحرقہ، ص۱۲۴)

۷۔ ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسی بیہقی، فقیہ شافعی، جو حافظ کبیر کے نام سے مشہور ہیں انھوں نے کہا کہ لوگوں نے مہدی کے امر میں اختلاف کیا ہے ایک جماعت نے توقف کیا ہے اور علم کو اس کے عالم کے ساتھ مختص قرار دیا ہے اور ان کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ فاطمہ بنت رسول اللہ کی اولاد میں سے ہوں گے ان کو خدا جب چاہے پیدا کرے گا اور اپنے دین کی نصرت کے لیے ان کو مبعوث کرے گا۔ اور ایک گروہ کا یہ کہنا ہے کہ مہدی موعود کی ولادت باسعادت بروز جمعہ ۱۵ رشعبان المعظم ۲۵۵ھ کو ہو چکی ہے اور وہی امام مہدی ہیں جو حجت، القائم المنتظر کے لقب سے ملقب ہیں ان کا نام محمد ہے اور وہ حسن عسکری کے فرزند ہیں وہ سرمن رای (سامرا) کے سرداب میں داخل ہو گئے اور وہ لوگوں کی نگاہوں سے مخفی ہیں، انھیں اپنے خروج کا انتظار ہے۔ عن قریب وہ ظہور فرمائیں گے اور زمین کو عدل وداد سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی اور ان کی طولانی عمر اور اتنے زمانے کا گزر جانا کوئی امر محال نہیں جیسے حضرت عیسٰے اور خضر طویل حیات پا رہے ہیں اور یہ شیعوں اور بالخصوص امامیہ کا عقیدہ ہے اور اہلِ کشف کی ایک جماعت نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔

(البرھان علی وجوب صاحب الزمان، ص۷۹)

۸۔ قاضی احمد جو ابن خلکان کے نام سے مشہور ہیں وہ فرماتے ہیں ابوالقاسم محمد بن الحسن العسکری بن علی الہادی بن محمد الجواد جن کا تذکرہ پہلے کیا جا چکا ہے۔ یہ امامیہ کے

۱۱۔ اسماعیل حقی نے کہا: حضرت عیسیٰ اور مہدی جب دونوں جمع ہوں گے تو حضرت عیسیٰ شریعت اور امامت کے ساتھ اور مہدی تلوار و خلافت کے ساتھ حضرت عیسیٰ ولایت مطلقہ کے خاتم اور حضرت مہدی خلافت مطلقہ کے خاتم ہیں۔

(روح البیان، ج ۸، ص ۳۸۵)

۱۲۔ قاضی بہلول بہجت نے کہا: امام ابوالقاسم محمد المہدی ۱۵/شعبان المعظم ۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے ان کی والدہ ایک ام ولد (کنیز) تھیں ان کا نام نرجس خاتون تھا اور جب ان کے والد کا انتقال ہوا تو ان کی عمر ۵ سال تھی امام کی دو غیبتیں ہیں پہلی کا نام غیبت صغریٰ ہے اور دوسری کو غیبت کبریٰ کہا جاتا ہے اور وہ اب بھی زندہ ہیں اور جب اذن الٰہی ہوگا تو ظہور فرمائیں گے اور زمین کو عدل و داد سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

(تاریخ آل محمد، ص ۲۷۰)

۱۳۔ امام ابواسحاق ثعلبی نے اپنی تفسیر میں اصحاب کہف کے قصے کے ذیل میں فرمایا وہ اپنی خواب گاہ کی جانب واپس چلے گئے اور آخری زمانے تک وہ محوِ خواب رہیں گے جب امام مہدی کے خروج کا زمانہ ہوگا امام مہدی ان پر سلام کریں گے تو امام مہدی کی خاطر اللہ انھیں زندہ کرے گا اس کے بعد وہ دوبارہ سو جائیں گے اور پھر وہ قیامت کے آنے تک نہیں اٹھیں گے۔

(کشف الاستار، ص ۱۶۴)

۱۴۔ جعفر بن سیار شامی نے کہا کہ مہدی کی ردِ مظالم (مظلوموں کی دادرسی) اس کیفیت کی ہوگی اگر کسی آدمی کی ڈاڑھ کے نیچے کوئی چیز چھپی ہوگی تو وہ بھی اسے ظالم سے چھین کر مظلوم کو واپس کر دیں گے۔

(الملاحم والفتن، ص ۵۴)

۱۵۔ قاضی جواد ساباطی نے کہا کہ آں حضرتؐ کے قول صریح کے ساتھ جو نص بعینہ

کے وقت آٹھ شعبان ۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے۔

(الزام الناصب، ج۱،ص۳۴۰)

۱۸۔ خیر الدین زرکلی نے کہا محمد بن حسن عسکری الخالص بن علی الہادی ابوالقاسم امامیہ (شیعہ اثنا عشریہ) کے آخری امام ہیں اور وہ ان کے نزدیک مہدی بنیں گے ان کے القاب صاحب الزمان، منتظر حجّت اور صاحب سرداب ہیں ان کی ولادت سامرا میں ہوئی جب ان کے والد کا انتقال ہوا تو ان کی عمر پانچ سال تھی۔

(الاعلام، ج۶،ص۳۱۰)

۱۹۔ قاضی شہاب الدین بن شمس الدین بن عمر الہندی جو ملک العلما کے نام سے مشہور ہیں انھوں نے اپنی کتاب ''ہدایۃ السعداء'' میں کہا اہلِ سنّت کا قول ہے کہ خلفا اربعہ کی خلافت نص سے ثابت ہے یہی حافظیہ کا عقیدہ ہے نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے ''**الخلافه بعدی ثلاثون سنة**'' میرے بعد خلافت تیس سال رہے گی اور وہ مکمّل ہوئی حضرت علیؑ پر اور اسی طرح بارہ اماموں کی خلافت ہے جن میں پہلے امام حضرت علی کرم اللّٰہ وجہہ ہیں اور ان کی خلافت کے بارے میں حدیث میں آیا ہے کہ خلافت تیس سال رہے گی دوسرے امام الشاہ حسنؑ تھے رسولِ اکرمؐ نے فرمایا یہ میرا بیٹا سردار ہے اس کے ذریعے دو مسلمانوں میں صلح ہوگی۔ تیسرے امام شاہ حسینؑ تھے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ حسین بن علی کے بعد نو ائمّہ ہوں گے جن میں آخری قائم (علیہ السّلام) ہوگا۔

جابر بن عبداللّٰہ الانصاری نے کہا کہ میں فاطمہ بنت رسول اللّٰہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور ان کے سامنے کچھ الواح تھیں جن میں ان کے اولاد میں آنے والے ائمّہ کے اسما تھے میں نے گیارہ ناموں کو شمار کیا جن میں آخری نام قائم علیہ السّلام کا تھا۔

(البرھان علی وجود صاحب الزمان، ص۷۳)

۲۰۔ شیخ کامل عارف صلاح الدین صفدی نے اپنی کتاب ''شرح الدائرۃ'' میں کہا کہ مہدی موعود ائمّہ ہیں بارھویں امام ہیں ان میں سے پہلے سیّدنا علی ہیں اور ان میں

کی ولادت شب جمعہ ۱۵ رشعبان المعظم ۲۵۵ھ میں ہوئی اورشواھد النبوۃ کی روایت کے مطابق ۲۳ رمضان ۲۸۵ھ میں سر من رآی (سامرہ) میں ولادت ہوئی اور وہ بارھویں امام ہیں اور کنیّت اور نام میں وہ شریعت کے ملجاو مادی آں حضرتؐ کے مطابق ہیں اوران کے القاب شریفہ ہیں: مہدی الحجت ، القائم ، المنتظر ، صاحب الزمان ، خاتم الاثنی عشر اوران کے والد حسن عسکریؑ کی وفات کے وقت ان کی عمر پانچ سال تھی اور وہ مسند امامت پر جلوہ فگن ہوئے جس طرح اللہ تبارک وتعالےٰ نے یحیٰے بن زکریاؑ کو بچپن میں ہی حکمت اور کرامت عطا فرمادی تھی۔ اور حضرت عیسےٰؑ بھی بچپن ہی میں بلند مرتبے پر فائز ہو چکے تھے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے انھیں بھی کم سنی میں امام بنایا اوران سے جو بہ معمولی (خوارق عادات) معجزات ظاہر ہوئے ان کی تعداد کم نہیں ہے جن کی اس مختصر سی کتاب میں گنجائش ہو سکے۔ اور فرمایا کہ صاحب کتاب ''مقصد اقصےٰ'' نے بیان کیا ہے کہ حضرت شیخ سعد الدین حموی نجم الدین کے خلیفہ نے امام مہدیؑ سے متعلّق بہت سی چیزوں کا ذکر کیا ہے اس کے مثل اقوال اور تصرفات کا لانا ممکن نہیں۔ اور فرمایا کہ جب مہدی ظہور فرمائیں گے تو وہ ولایت مطلقہ کو ظاہر کر دیں اور وہ مخفی نہیں رہے گی۔ اور وہ مذاہب کے اختلافات کو ختم کر دیں گے اور بد اخلاقی کو زمانے سے مٹا دیں گے۔ جیسا کہ احادیث نبوی میں ان کے اوصاف حمیدہ مذکور ہوئے ہیں۔

اور آخری زمانے میں وہ مکمّل طور سے ظہور فرمائیں گے اور چار دانگ عالم کو ظلم و جور سے پاک کر دیں گے اور ایک ہی مذہب کا غلبہ ہوگا اور اجمالی طور سے یہ کہا جائے کہ جب دجّال برے افعال کا ارتکاب کرنے والا موجود ہے اور ظاہر ہوگا اور ابھی تک مخفی ہے اور زندہ ہے اور اسی طرح عیسےٰؑ موجود ہیں اور لوگوں کی نگاہوں سے مخفی ہیں تو اگر فرزند رسول عوام الناس کی نظروں سے چھپے ہوئے ہوں اور اس معینہ وقت میں جو تقدیر الٰہی کے تقاضے کے مطابق ہوگا وہ علانیہ طور سے ظاہر ہوں گے جیسے عیسےٰ او دجّال ظاہر ہوں گے یہ بات اکابرین کی جماعت اور اہلِ بیت رسول اللہ کے اقوال سے ثابت ہے

المہدی رضی اللّٰہ عنہ ہیں اور پہلے سے نبی اکرم حضرت محمدؐ اوران کے جداکرم حضرت علیؑ اوران کے باقی آباواجداد سے جو صاحبان شرف ومراتب ہیں ان کے بارے میں ملت اسلامیہ میں نص آچکی ہے۔اوروہ مہدی صاحب سیف (تلوار) قائم منتظر ہیں جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہوا ہے اور قیام سے قبل ان کی دوغیبتیں ہوں گی۔

(منتخب الاثر،ص ۳۳۶)

۲۸۔ مورخ عبدالملک العصامی مکی نے کہا ہے وہ امام محمد مہدی بن حسن عسکری بن علی النقی بن محمد الجواد بن علی الرضا بن موسےٰ الکاظم بن جعفرالصادق بن محمد الباقر بن علی زین العابدین بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللّٰہ عنہم اجمعین بروز جمعہ ۱۵/شعبان المعظم ۲۵۵ ھ کو متولّد ہوئے اور کہا گیا ہے کہ ۲۵۶ ھ میں پیدا ہوئے اور یہی صحیح ہے اور ان کی والدہ ام ولد (کنیز) تھیں جن کا نام صقیل یا سوس یا نرجس تھا اوران کی کنّیت ابوالقاسم ہے اوران کے القاب الحجۃ، الخلف الصالح، القائم، المنتظر، صاحب الزمان اور مہدی ہیں اومہدی لقب زیادہ مشہور ہے۔آپ کا حلیہ یہ ہے۔میانہ قد نوجوان حسین چہرے اور بالوں والے، ستواں ناک، کشادہ پیشانی، جب ان کے والد کی وفات ہوئی تو ان کی عمر پانچ سال تھی۔

(سمط النجوم العوالی،ج ۴،ص ۱۳۸)

۲۹۔ میرے آقا عبدالوہاب شعرانی نے کہا: مہدیؑ امام حسن عسکریؑ کے فرزند ہیں اور ان کی ولادت ۱۵/شعبان ۲۵۵ ھ کو ہوئی اور وہ باقی ہیں یہاں تک کہ حضرت عیسےٰؑ کے ساتھ مجتمع ہوں۔

(الیواقیت والجواہر،ج ۲،ص ۱۴۳)

۳۰۔ سیّد جمال الدین عطاء اللّٰہ ''روضۃ الاحباب'' میں فرماتے ہیں گفتگو بارھویں امام محمد بن الحسنؑ کے بارے میں، اس مبارک ہستی کی ولادت باسعادت جو صدف ولایت کا گوہر آب دار ہے اور معدنِ ہدایت کا جوہر صفا ہے ۱۵/شعبان المعظم ۲۵۵ ھ کو

کہ حضرت عیسٰیؑ نمازِ فجر کے وقت آسمان سے نازل ہوں گے تو وہ مہدیؑ کے پیچھے نماز ادا کریں گے جب کہ مہدیؑ ان سے یہ کہیں گے اے روح اللّٰہ آپ آگے بڑھیے تو روح اللّٰہ جواب دیں گے نہیں آپ آگے بڑھیے یہ آپ کے لیے قائم کی گئی ہے اور ایک روایت میں ہے حضرت عیسٰی اس وقت نازل ہوں گے جب نماز شروع ہو چکی ہوگی تو مہدیؑ الٹے پاؤں پلٹیں گے تا کہ عیسٰی آگے بڑھ جائیں عیسٰیؑ ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے: مہدیؑ آپ آگے بڑھیے اور جب نماز سے فارغ ہو جائیں گے تو حربہ لے کر دجّال کے پیچھے روانہ ہو جائیں اور ''لد'' کے مشرقی دروازے کے قریب اسے قتل کر دیں گے۔ اور فرمایا کہ حدیث میں آیا ہے کہ مہدیؑ عیسٰیؑ کے ساتھ خروج کریں گے اور دجّال کو قتل کرنے میں ان کی مدد کریں گے اور یہ بھی آیا ہے کہ مہدی عترتِ پیغمبر اکرمؐ سے تعلّق رکھتے ہیں اور فاطمہؑ کی اولاد سے ہیں اور فرمایا کہ میں نے امام مہدیؑ منتظر کے حالات زندگی کو جداگانہ طور پر ایک تالیف میں شامل کر دیا ہے جو بھرپور کتاب ہے مؤلف نے اس کا نام ''**الفواصم عن الفتن القواصم**'' رکھا ہے۔

(السیرۃ الحلبیۃ، ج۱،ص ۶۲۶ ۔ ۲۲۷)

۳۳۔ عالم محدث علی متقی بن حسام الدین اپنی کتاب ''مرقات'' میں جو ''مشکاۃ'' کی شرح ہے، ائمّہ علیہم السّلام کے بارے میں حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا ان میں سب سے پہلے علی ہیں ان کے بعد حسن اور حسین ہیں پھر زین العابدین محمد باقر، جعفر صادق، موسٰے الکاظم، علی رضا، محمد تقی، علی نقی، حسن عسکری اور ان کے بعد محمد مہدی رضوان اللّٰہ تعالٰے علیہم اجمعین ہیں۔

(کشف الاستار، ص ۴۰)

۳۴۔ شیخ علاّمہ علی بن محمد بن احمد مالکی جو ابن الصباغ کے نام سے مشہور ہیں فرماتے ہیں کہ بارھویں فصل ابوالقاسم محمد حجت، خلف صالح ابن ابی محمد الحسن الخالص کے بارے میں اور وہ بارھویں امام ہیں اور ان کی تاریخ ولادت، دلائل امامت اور ان کے کچھ

۳۸۔ محمود بن وهیب القراغولی بغدادی حنفی فرماتے ہیں: تیسویں مجلس محمد مہدیؓ کے فضائل کے بارے میں: وہ محمد بن الحسن الخالص بن علی الہادی بن محمد الجواد بن علی الرضا بن موسےٰ الکاظم بن جعفر الصادق بن محمد الباقر بن علی زین العابدین بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللّٰہ عنہم ان کی والدہ ام ولد (کنیز) تھیں جنھیں نرجس کہا جاتا ہے اور ایک قول کے مطابق ان کا نام صقیل یا اس کے علاوہ کوئی اور نام تھا اور ان کی کنّیت ابوالقاسم اور ان کے القاب المہدیؑ القائم، المنتظر، صاحب الزمان اور الحجت امامیہ کے نزدیک ہیں اور ان کا حلیہ یہ ہے کہ جوان رعنا، درمیانہ قد کے مالک، خوب صورت (وجیہ وشکیل) اور بارہ ائمّہ میں آخری امام ہیں امامیہ کے قول کے مطابق وہ مہدیؑ سرمن رای (سامرہ) میں ۲۵۵ھ کو پیدا ہوئے۔

(جوھرۃ الکلام،ص ۱۵۷)

۳۹۔ شیخ محی الدین ابن العربی ''فتوحات'' میں فرماتے ہیں: جان لو کہ مہدیؑ کا خروج کرنا لازمی ہے لیکن وہ اس وقت تک خروج نہیں کریں گے جب تک دنیا ظلم و جور سے بھر نہ جائے تاکہ وہ اسے عدل وداد سے پر کردیں۔ اور ان کا تعلّق عترت (اولاد) پیغمبر اکرمؐ اور فاطمہ زہراؑ کی اولاد سے ہے اور ان کے جد امام حسین بن علی بن ابی طالب ہیں اور ان کے والد امام حسن عسکری ابن امام علی النقی ابن امام محمد تقی ابن امام علی الرضا ابن الامام موسےٰ الکاظم ابن امام جعفر الصادق ابن امام محمد الباقر ابن امام زین العابدین علی بن الحسین ابن الامام علی ابن ابی طالب رضی اللّٰہ عنہم۔ ان کا نام رسول اللّٰہ کے نام کے مطابق ہے مسلمان رکن اور مقام کے درمیان ان کی بیعت کریں گے وہ صورت اور سیرت میں پیغمبر اکرمؐ کے مانند ہوں گے اور اخلاق پیغمبر ان میں موجود ہوگا۔ کوئی فرد بھی اخلاق میں پیغمبر جیسا نہیں ہوسکتا۔ باشندگان کوفہ ان کے نزدیک سب سے بڑھ کر خوش قسمت ہوں گے وہ سب میں برابر برابر مال تقسیم کریں گے اور رعایا میں عدل قائم کریں گے خضر ان کے سامنے چلیں گے۔ وہ پانچ سال، سات سال یا نو سال حکومت کریں

گا اور وہ اپنے لشکر سمیت صحرا میں دھنس جائے گا اور جو بھی اس لشکر میں مجبوراً ازبردستی شامل ہوا تھا وہ اپنی نیّت کے مطابق محشور ہوگا۔

اپنی کتاب فتوحات میں وہ دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ اللّٰہ تعالےٰ نے مہدیؑ کا وزیر بنانے کے لیے ایک گروہ کو چن لیا ہے جنھیں اللّٰہ تعالےٰ نے اپنی غیبت کے پوشیدہ مقام پر چھپا دیا ہے اور وہ انھیں کشف وشہود کے ذریعے حقائق سے باخبر رکھتا ہے اور جو اللّٰہ کا امر بندوں کے لیے ہے ان سے بھی آگاہ کرتا ہے۔ مہدیؑ ان کے مشاورت کے بغیر کوئی کام انجام نہیں دیتے اور وہ لوگ ان صحابہ کے نقش قدم پر ہیں جنھوں نے اپنے رب سے جو معاہدہ کیا تھا اسے پورا کر دکھایا اور ان کا تعلّق عجم سے ہے ان میں کوئی بھی عرب کا باشندہ نہیں ہے۔ لیکن وہ لوگ عربی میں گفتگو کرتے ہیں اور ان کا ایک محافظ ہے جو ان کا ہم جنس نہیں ہے اور اس نے کبھی بھی نافرمانی نہیں کی ہے وہ مخصوص وزیروں میں سے ہے اور ان وزرا کی تعداد نو سے زیادہ اور پانچ سے کم نہیں ہے۔ اس لیے رسول اللّٰہ نے ان کی مدت اقامت میں شک کیا ہے کہ ان کی خلافت پانچ سال سے نو سال تک ہوگی اسی شک کی وجہ سے جو وزرا کے بارے میں ہوا ہے کہ ہر وزیر ان کے ساتھ ایک سال رہے گا اگر وہ پانچ وزرا ہوں گے تو امام مہدیؑ کی حکومت پانچ سال ہوگی اور اگر نو وزرا ہوں گے تو امام نو سال زندہ رہیں گے اور ہر سال کے حالات مختلف ہوں گے۔ اور ہر وزیر ایک علم کے ساتھ مختص ہوگا اور ان سب کو قتل کر دیا جائے گا سوائے ایک شخص کے ''مرج عکا'' میں اس خدائی دعوت پر اللّٰہ تعالےٰ نے جسے درندوں، پرندوں اور کیڑوں مکوڑوں کا دسترخوان بنایا تھا۔ اور جو ایک شخص بچے کا کیا وہی ہے جسے اللّٰہ تعالےٰ نے اپنے قول میں مستثنٰی قرار دیا ہے: **و نفخ فی الصور فصعق من فی السموات و من فی الارض الاماشاء الله** (یا وہ اس صور پھونکے جانے پر مر جائے گا۔)

شیخ محی الدین فرماتے ہیں کہ میں نے امام مہدیؑ کی مدّتِ اقامت کے بارے میں شک کیا کہ وہ دنیا میں کتنے عرصے تک امام کی حیثیت سے رہیں گے اس لیے کہ میں

۴۱۔ شیخ الاسلام ابوالمعالی محمد سراج الدین الرفاعی اپنی کتاب ''صحاح الاخبار فی نسب السادۃ الفاطمیہ الاخیار'' میں امام ابوالحسن الہادی علیہ السّلام کے حالات زندگی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ امام علی الہادی بن امام محمد الجواد علیہما السّلام ہیں اور ان کا لقب النقی ہے العالم الفقیہ، الامیر الدلیل، العسکری اور النجیب ہے وہ مدینۂ منورہ میں ۲۱۲ھ میں متولّد ہوئے اور معتز العبّاسی کی خلافت کے زمانے بروز دوشنبہ ۳ رجب ۲۴۵ھ کو زہر سے شہید کر دیے گئے ان کی پانچ اولاد تھی الامام حسن العسکری، الحسین، محمد، جعفر اور عائشہ، امام حسن عسکریؑ کے فرزند، صاحب سرداب حجّت منتظر ولی اللّٰہ امام مہدیؑ ہیں۔

(منتخب الاثر، ص ۳۳۷)

۴۲۔ مولوی محمد حسن سنبھلی نے فرمایا خلیفۂ برحق امام مہدیؑ کے وجود مسعود پر سب متفق ہیں، احادیث متواترہ سے یہ ثابت ہے اور اس کی تخریج کی ہے احمد، اور دیگر پانچ محدثین نے، حاکم، نصر بن حماد، ابونعیم، رویانی، طبرانی، ابن حبان وغیرھم نے صحابہ کرام کی ایک جماعت سے اور بہت زیادہ طریقوں سے۔

(نظم الفرائد فی حاشیۃ شرح العقائد النسفیہ ۲۳۱)

۴۳۔ علّامہ ابوالولید محمد بن شحنہ نے فرمایا اور ان حسن کے ایک بیٹا پیدا ہوا جو منتظر تھا وہ ان کا بارھواں ہے اسے مہدیؑ قائم، حجّت اور محمد کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ان کی ولادت باسعادت ۲۵۵ھ کو ہوئی۔

(روضۃ المناظر فی ھامش الکامل لابن اثیر، ج ۱۱، ص ۱۸۰)

۴۴۔ علّامہ زمانہ استاد شیخ محمد صبان نے فرمایا ایک روایت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ مہدیؑ ابوبکر اور عمر سے افضل ہیں بلکہ انھیں کچھ انبیا پر بھی افضلیت حاصل ہے ''عرف الوردی فی اخبار المہدیؑ) میں فرمایا کہ اس حدیث کی تاویل ایسی ہی ہے جیسی اس حدیث کی تاویل ہے بان من وراء کم زمان صبر للمتمسک فیه اجر

۴۸۔ شیخ عارف محمد جو شیخ عطار کے نام سے مشہور ہیں انھوں نے اپنی کتاب ''مظہر الصفات'' میں فرمایا روے زمین پر ہزاروں اولیا اللہ تعالےٰ سے ظہور مہدی کی تمنا کر رہے ہیں، میرے معبود ہمارے مہدیؑ کو پردہ غیب سے باہر لا تا کہ عدل کی دنیا واضح ہو جائے۔

صد ہزاراں اولیا روے زمین
از خدا خواہند مہدیؑ را یقین
یا الٰہی مہدیم از غیب آر
تا جہانِ عدل گردد آشکار

ہمارا مہدیؑ جو ہادی ہے متقین کا تاج ہے، برج اولیا کا بہترین مخلوق ہے۔ اے وہ ہستی جسے ولایت کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہے اور دلوں اور روحوں پر جس کا نور ثبت ہو چکا ہے اے وہ ذات جو اس زمانے میں اولیا میں سب سے آخری ولی ہے اور تو ہر اعتبار سے پوشیدہ ہے جس طرح روحیں پوشیدہ رہتی ہیں۔

اے وہ جو پوشیدہ اور ظاہر ہے تیرا بندہ عطار تیرے حضور ثنا خواں بن کر آیا ہے۔

(کشف الاستار، ص ۵۹)

۴۹۔ محمد بن علی الشوکانی نے اپنی کتاب ''التوضیح فی تواتر ماجاء فی المنتظر والدجال والمسیح'' میں فرمایا ہے: حضرت عیسیٰؑ کے نازل ہونے کے بارے میں ۲۹ احادیث وارد ہوئی ہیں پھر انھوں نے ان احادیث کو بیان کیا ہے اور فرمایا اور ہم جن تمام احادیث سے سیراب ہوئے ہیں وہ حد تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں جو صاحب علم و فضل اور باخبر ہے اس سے یہ بات مخفی نہیں ہے، ہم جن احادیث سے سیراب ہوئے ہیں ان سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مہدی منتظر کے بارے میں جتنی احادیث وارد ہوئی ہیں وہ متواتر ہیں اور حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے بارے میں بھی جو احادیث ہیں وہ متواتر ہیں اور جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہو اور تھوڑا بہت انصاف ہو اس کے لیے یہی کافی ہے اور اللہ

۵۱۔سیّد محمد مرتضٰے حسینی واسطی حنفی نے فرمایا مہدیؑ وہ ہیں اللّٰہ نے جن کی ہدایت حق کی جانب کی ہے اور یہ نام اُن کے غالب ناموں میں مستعمل ہے اور اسی وجہ سے ان کا نام مہدیؑ رکھا گیا جن کے بارے میں بشارت دی گئی ہے کہ وہ آخری زمانے میں تشریف لائیں گے اللّٰہ تعالےٰ ہمیں ان کے انصار میں قرار دے۔

(تاج العروس، ج۱۰، ص۴۰۸)

۵۲۔ علاّمہ ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم جو ابن منظور کے نام سے مشہور ہیں فرماتے ہیں: مہدی وہ ہیں جنھیں اللّٰہ نے حق کی جانب رہنمائی کی ہے اور مہدی ان کے ناموں میں سے ایک نام ہے جو تمام اسما پر غالب ہے اور اسی وجہ سے انھیں مہدیؑ کہا جاتا ہے نبی اکرمؐ نے جن کے بارے میں بشارت دی ہے کہ وہ آخری زمانے میں تشریف لائیں گے۔

(لسان العرب ۲۰/۲۲۹)

۵۳۔ شیخ شمس الدین محمد بن یوسف زرندی نے کتاب ''معراج الوصول الی معرفۃ فضیلۃ آل الرسول'' میں فرمایا ہے۔ بارھویں امام مشہور کرامات کے مالک ہیں جن کی قدر و منزلت علم اور اتبّاعِ حق کی وجہ سے عظیم ہے اور حق کے ساتھ ان کے نشانات قائم ہیں وہ حق کے راستے کی دعوت دینے والے ہیں امام ابوالقاسم محمد بن الحسن۔

اس کے بعد انھوں نے حضرت مہدیؑ کی تاریخ ولادت بیان کی ہے۔

(الزام الناصب ۱/۳۳۹)

۵۴۔ علاّمہ فقیہ الحرمین ابوعبداللّٰہ محمد بن یوسف قرشی کنجی شافعی فرماتے ہیں ۲۵ واں باب اس امر کی رہنمائی میں کہ امام مہدیؑ وقت غیبت سے لے کر اب تک زندہ اور موجود ہیں اور ان کا باقی رہنا محال نہیں ہے یہ اسی طرح باقی ہیں جیسے حضرت عیسٰےؑ اور حضرت خضرؑ جو اولیا اللّٰہ میں سے ہیں وہ باقی ہیں اور اللّٰہ تعالےٰ کے دشمن دجّال اور ابلیس کا باقی رہنا، ان تمام کا باقی رہنا کتاب وسنّت سے ثابت ہے سب کا اس بات پر اتّفاق ہے۔

ممالک اسلامیہ پر غالب آجائے گا۔ مسلمان اس کی پیروی کریں گے وہ ان کے درمیان عدل قائم کرے گا اور دین کی مدد کرے گا اور اس کے بعد دجّال آئے گا اور عیسےٰؑ نازل ہو کر اسے قتل کردیں گے یا مہدیؑ کے ساتھ اس کو قتل کرنے میں تعاون کریں گے۔ اور مہدیؑ کے بارے میں صحابہؓ کرام کی منتخب جماعت نے روایت کی ہے اور بڑے بڑے محدثین نے ان احادیث کی تخریج کی ہے جیسے ابوداؤ، ترمذی، ابن ماجہ، طبرانی ابی یعلی، بزار، امام احمد حاکم رضی اللہ عنہم اجمعین جس نے احادیث مہدیؑ کی تمام احادیث کو ضعیف قرار دیا ہے وہ غلطی پر ہے جیسے ابن خلدون وغیرہ اور جو یہ روایت ہے کہ لا مہدی الا عیسےٰ بن مریم (کوئی مہدیؑ نہیں ہے سوائے عیسےٰ بن مریم کے) تو یہ روایت ضعیف ہے جیسا کہ بیہقی اور حاکم اور ان کے علاوہ دیگر محدثین نے کہا ہے

(غایۃ المامول ۵/۳۶۲ نے کہا ہے۔)

۵۷۔ عالم فاضل شیخ مومن شبلنجی نے کہا: ایک فصل محمد بن حسن خالص بن علی الہادی بن محمد الجواد بن علی الرضا بن موسےٰ الکاظم بن جعفر الصادق بن محمد الباقر بن علی زین العابدین بن الحسین بن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم کے مناقب کے ذکر میں اور ان کے بارے میں رسولِ اکرم سے جو احادیث وارد ہوئی ہیں۔

(نور الابصار، ص ۱۵۴)

۵۸۔ ہارون الرشید خلیفہ عبّاسی نے کہا جب اس کی مجلس میں مہدیؑ اور اس کے عدل کا تذکرہ کیا گیا میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ تم لوگ مہدیؑ سے مراد میرے باپ مہدیؑ کو لے رہے ہو۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور ان سے ان کے آباو اجداد نے انھوں نے ابن عبّاس سے روایت کی اور وہ عبّاس بن عبدالمطّلب سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے ان سے فرمایا اے چچا میری اولاد میں سے ۲۱ خلفا حکومت کریں گے اس کے بعد ناپسندیدہ باتیں ظاہر ہوں گی اور سخت مصیبتیں پیش آئیں گی پھر میری اولاد میں سے مہدیؑ کا ظہور ہوگا اللہ تعالےٰ ایک رات میں اس کے معاملے کو درست کردے گا۔ وہ

تتمّۂ کلام

یہ صفحات امام مہدیؑ کے موضوع پر نہایت سرعت کے ساتھ معلومات فراہم کرنے کا ذریعہ ہیں۔ہم نے ان صفحات میں چند آیات واحادیث کو پیش کیا ہے جو امام مہدیؑ کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔اور ہم نے اس کتاب میں ان کے آباواجداد کے نصوص جو ان کے بارے میں ہیں اور ان کی ولادت کی بشارت بھی پیش کی ہے جس طرح ہم نے بڑے بڑے صحابہ کرام اور تابعین ذوی الاحترام کے کلمات کو بھی جو انھوں نے امام مہدیؑ کے بارے میں کہے ہیں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ان سب کا اجماع امام مہدیؑ کے قیام اور ان کے ظہور کے بعد ان کا حکم تسلیم کرنے کو واضح کرتا ہے اور ہم نے بحث کو مخصوص کیا ہے امامؑ سے وارد ہونے والے کچھ خطوط اور دعاؤں اور اس کے علاوہ سیرت کے دیگر پہلوؤں سے اور کتاب کا خاتمہ اس عنوان پر ہوا ''امام مہدیؑ اہلِ سنّت کی کتابوں میں'' اس فصل میں ہم نے سیکڑوں مصادر اہلِ سنّت کو معرض بحث قرار دیا ہے اور ان تمام نصوص کو پیش کیا ہے جو وجود مبارک امام مہدیؑ کو واضح کرتی ہیں، اور ان کی امامت کو ثابت کرتی ہیں اور ان کے ظہور پر ایمان لانے اور ان کی حکومت کے قائم ہونے کی نشان دہی کرتی ہیں۔

جو بھی اس کتاب کی ورق گردانی کرے گا اور اس کے علاوہ دیگر مصادر پر نظر ڈالے تو اسے اسلاف کے تمام صحابہ اور تابعین اور ان کے علاوہ علما کا اس بات پر اجماع دکھائی دے گا کہ امام مہدیؑ قیام فرمایں گے اور لوگ ان کے ظہور کے بعد ان کے مطیع و منقاد ہو جائیں گے۔اور سب کے سب امام کے ظہور کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ یہ اور وہ بعد کی تخلیق نہیں ہے۔ہم نے اس بارے میں قرآن کریم سے استفادہ کیا ہے اور احادیث